فیضانِ فیض

مُقالات و مکاتیب

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد ملتانی ؒ

مرتب

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی
رفیق القاسم اکیڈمی و مدرس جامعہ ابوہریرہ

القاسم اکیڈمی • جامعہ ابوہریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیضانِ فیض

(مقالات ومکاتیب)

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمدؒ

Marfat.com

جملہ حقوقِ اشاعت بحق القاسم اکیڈمی محفوظ ہیں

فیضانِ فیض

(مقالات و مکاتیب)

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمدؒ

83981

پیش لفظ .... مولانا عبدالقیوم حقانی

ترتیب .... مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

کمپوزنگ .... جان محمد جانؔ رکن القاسم اکیڈمی

ضخامت .... ۱۸۴ صفحات

تعداد 1100

اشاعتِ اوّل .... محرم الحرام ۱۴۳۲ھ دسمبر 2010

ناشر .... القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

یہ کتاب درج ذیل اداروں سے مل سکتی ہے

صدیقی ٹرسٹ، صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی

انجمن خدام الدین، شیرنوالہ گیٹ، لاہور

مکتبہ حقانی، مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

مکتبہ رشیدیہ، سردار پلازہ، اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ کلاتھ مارکیٹ، راجہ بازار، راولپنڈی

مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

زم زم پبلشرز، نزد مقدس مسجد، اردو بازار، کراچی

مولانا خلیل الرحمن راشدی صاحب، جامعہ ابوہریرہ، چنوں موم ضلع سیالکوٹ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضانِ فیض

(مقالات ومکاتیب)

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمدؒ

ذخیرہ

مرتب :

مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

رفیق القاسم اکیڈمی ومدرس جامعہ ابوہریرہ

القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ' خالق آباد نوشہرہ

Marfat.com

☆ ☆ ☆

جن کی شریانوں میں خوں حجاج بن یوسف کا ہے
ان کے سر پر خنجر براں چلاتا ہے قلم
اہلِ تسلیم و رضا کو ماسوا سے کاٹ کر
خوف اک اللہ کا دل پہ بٹھاتا ہے قلم

☆ ☆ ☆

Marfat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ ۱۵

عرض مرتب ۲۳

باب اوّل ...... مقالات ومضامین ۲۵

ماہنامہ القاسم کا سوالنامہ ۲۷

دینی مدارس نافعیت کے تین راستے ۳۰

تبلیغی جماعت اور تربیت کا انداز ۳۰

تحصیل علم اور صاحبِ نسبت اساتذہ ۳۱

اردو؛ انگریزی ادب کا حصول ۳۱

فقہ اسلامی کا ماٰخذ ومصدر ۳۲

محدثین کے مسالک ۳۲

اہلِ حدیث علماء کے مباحث ۳۳

علم الفقہ، علم التصوف اور علم الکلام ۳۳

سعودی عرب میں اسلامی قانون ۳۴

افغانستان میں اسلامی قانون ۳۴

فقہ حنفی کی بنیاد ۳۵

Marfat.com

اسلامی تمدن کی وسعت ۳۶
قرأتِ سبعہ قطعی وحی ۳۷
علامہ سید سلیمان ندوی' چند حسین یادیں ۳۸
تربیت کا نرالہ اور انوکھا انداز ۳۸
نمازِ استسقاء ۳۸
نمازِ تہجد ۳۹
عرس کی جگہ جلسہ ۳۹
رُو دیئے ۳۹
اللہ ۳۹
ایٹمی طاقت حاصل کرنا اہلِ اسلام کا مذہبی فریضہ ہے ۴۰
ملکی سلامتی کی دفاع وحفاظت ۴۱
ذمہ دار اور غیر ذمہ دار ۴۱
امریکہ سب سے زیادہ غیر ذمہ دار ۴۲
اقوامِ متحدہ کو تین طلاق ۴۲
فقہی جزئیات اور فروعی مسائل کی شرعی حیثیت ۴۳
تیرہ صد سالہ علمی سلسلہ ۴۴
دلیل ختم نبوت ۴۵
قلب دردمند' ذہن ارجمند' زبانِ ہوشمند ۴۶
آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ۴۶

Marfat.com

قلمی اور علمی جہاد ---------------- ۴۷
تازہ مثال ---------------- ۴۸
طالبان حکومت ---------------- ۴۸
تنبیہ ---------------- ۴۹
انسان کہاں سے آیا؟ کیوں آیا؟ اور کہاں جانا ہے؟ ---------------- ۵۰
اسلام دینِ رحمت ہے ---------------- ۵۴
رحمت کے معانی ---------------- ۵۴
رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ---------------- ۵۵
مخلوق اللہ کا کنبہ ---------------- ۵۵
والدین کا مرتبہ و مقام ---------------- ۵۶
والدین کو دیکھنے کا ثواب ---------------- ۵۷
جنت ماں کے قدموں تلے ---------------- ۵۸
ماں باپ کی فرمانبرداری ---------------- ۵۸
بیٹی کے حقوق ---------------- ۵۸
لڑکی کی تربیت پر اجر و ثواب ---------------- ۵۹
بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ---------------- ۶۱
یتیموں کے حقوق ---------------- ۶۱
بیوہ کے حقوق ---------------- ۶۳
بیمار کے حقوق ---------------- ۶۳

Marfat.com

رشتہ داروں کے حقوق ---------- ۶۴
ہمسایہ کے حقوق ---------- ۶۵
غلاموں کے حقوق ---------- ۶۶
فائدہ ---------- ۶۸
اسلامی برادری کے حقوق ---------- ۶۸
مسلمانوں کی خیر خواہی ---------- ۷۰
مسلمان کو گالی دینا اور لڑنا ---------- ۷۱
انسانی برادری کے حقوق ---------- ۷۲
قیدیوں سے اچھے سلوک کا تلقین ---------- ۷۳
جانوروں کے حقوق ---------- ۷۴
اللہ کی رحمت وسیع ہے ---------- ۷۹
ہزاروں سال پہلے سے ---------- ۸۰
حکومتِ الٰہی اور رحمتِ عامہ ---------- ۸۱
عفو و درگذر ---------- ۸۲
سابقہ گناہ معاف ---------- ۸۲
ایک کا بدلہ دس سے سات سو تک ---------- ۸۳
ایک لاکھ کے برابر ثواب ---------- ۸۴
ستر گنا فضیلت و ثواب ---------- ۸۵
نماز سے صغائر معاف ---------- ۸۵

Marfat.com

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت ۸۶
مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت ۸۶
نزولِ رحمت کا سبب ۸۶
جمعہ کے دن درود شریف کی فضیلت ۸۷
آگ اور نفاق سے برأت ۸۷
سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف ۸۸
سال بھر صیام وقیام کے برابر ثواب ۸۸
عیادتِ مریض کا اجر وثواب ۸۸
شہادت کی صورتیں ۸۹
مسلمان کے جنازہ میں شرکت پر اجر ۸۹
کھجور کا صدقہ ۹۰
شبِ قدر کی فضیلت ۹۰
روزے کا اجر اللہ خود دے گا ۹۰
شعبان کی آخری تاریخ کو پیغمبر اسلام کا خطاب ۹۱
سحری کھانے میں برکت ۹۱
تلاوتِ قرآن کا ثواب ۹۱
حاملِ قرآن کے والدین کا اعزاز ۹۲
حافظِ قرآن کی شفاعت ۹۲
ذکر اللہ کی اہمیت وفضیلت ۹۲

Marfat.com

عفو کی اُمید و دُعا ۹۳
رحمتِ الٰہی کی وسعت ۹۴
شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۹۵
ثنا خوانانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ۹۶
اسمِ محمد قبل از ولادتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹۶
شانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ۹۷
فائدہ ۹۸
بابِ ختم نبوت ۹۸
منکرِ ختم نبوت کا حکم ۱۰۰
موضوعِ ختمِ نبوت پر پہلی کتاب ۱۰۰
بعثتِ نبوی کا مقصد ۱۰۱
علامہ عثمانی ایک جامع شخصیت ۱۰۲
علامہ عثمانی کا کچھ نسبی تعارف ۱۰۳
ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ ۱۰۴
ترجمہ شیخ الہندؒ کی خوبیاں ۱۰۶
علامہ شبیر احمدؒ کا مقام شیخ الاسلام مدنی کی نگاہ میں ۱۰۷
فتح الملہم شرح مسلم ۱۰۹
فتح الملہم فی شرح صحیح مسلم ۱۱۳
فتح الملہم شرح صحیح مسلم ۱۱۶

Marfat.com

علامہ عثمانیؒ بہ حیثیت خطیبِ اعظم ---------- ۱۱۸
اہتمام ---------- ۱۲۰
سیاست پاکستان کی تعمیر ---------- ۱۲۰
مصطفیٰ کمال اتاترک ---------- ۱۲۱
حقیقت ---------- ۱۲۱
علامہ عثمانی کا ملتان ورودِ مسعود ---------- ۱۲۲
علامہ عثمانیؒ کے تفسیری جواہر پارے ---------- ۱۲۳
ردّ عیسائیت ---------- ۱۲۳
ردّ دہریت فکرِ کائنات سے پہلے ذکرِ خالق کائنات ضروری ہے ---------- ۱۳۰
کفر میں تکوینی حکمت ---------- ۱۳۱
معراجِ جسمانی حق ہے ---------- ۱۳۲
سورۂ رحمٰن کی ابتدائی آیات کا مضمون ---------- ۱۳۸

باب دوم ...... تبرکات وتأثرات مکتوبات و پیغامات اور حقانی تصنیفات پر تبصرے ۱۴۱

محیرالعقول ترقی ---------- ۱۴۲
توضیح السنن ---------- ۱۴۳
رئیس المفسرین کا واقعہ ---------- ۱۴۴
جان نثاری وتفویض کا حق ---------- ۱۴۵

Marfat.com

والدین کے احسانات اور حسنِ سلوک	۱۴۷
اماں جی مرحومہ و مغفورہ کے لئے ایصالِ ثواب	۱۴۷
کنارۂ بحرِ محبت	۱۴۹
ہمہ نوع دینی کارنامے	۱۵۱
نظامِ تعلیم و تربیت	۱۵۱
دعوت و تبلیغ اور جہاد	۱۵۱
لامتناہی سلسلۂ تصنیف	۱۵۲
البنایۂ اصلاح شدہ جدید اشاعتی قالب میں	۱۵۳
اسلامی فقہ اسلامی قانون ہے	۱۵۵
مکتوبِ تحسین بر سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق	۱۵۶
برق رفتاری اور مولانا حقانی	۱۵۷
ترجمان القرآن	۱۵۸
شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ، مقدس فرشتہ بصورتِ انسانِ کامل	۱۶۰
بارہ سو صفحات کا خلاصہ	۱۶۰
باکمال شخصیت	۱۶۱
جہادِ افغانستان میں حصہ	۱۶۱
قلم اعجاز رقم	۱۶۲
مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور دل کی روشنی	۱۶۳
موفق من اللہ شخصیت	۱۶۳

Marfat.com

خصوصی کمالات کے جامع ---------- ۱۶۴
دیوبند سے تعلق ---------- ۱۶۴
شرح شمائل ترمذی پر ایک وقیع علمی تحریر ---------- ۱۶۷
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل ونہار ---------- ۱۶۸
شروح شمائل ترمذی ---------- ۱۷۰
قاسم العلوم میں خطبۂ صدارت ---------- ۱۷۱
حقائق السنن سے اقتباسات ---------- ۱۷۱
اسوۂ حسنہ کا عظیم سرمایہ ---------- ۱۷۲
محیر العقول ترقی ---------- ۱۷۲
دُرِّ یتیم اور جوہرِ مکین ---------- ۱۷۳
کامیاب وکامران شاگرد ---------- ۱۷۴
اتباعِ صحابہؓ کے امین ---------- ۱۷۴
ماہنامہ ''القاسم'' میں اشاعت ---------- ۱۷۵
سوانح قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ تبصرہ، تجزیہ، اصلاح اور تصدیق ---------- ۱۷۶
اکابر ملت کے کمالات کی اشاعت ---------- ۱۷۶
قادیانی مسئلہ کبھی حل نہ ہوتا ---------- ۱۷۷
امتیازات سے بے نیاز ---------- ۱۷۷
عمر بن عبدالعزیزؒ کا عکسِ جمیل ---------- ۱۷۸
استدراک ---------- ۱۷۸

Marfat.com

خودکار فولادی مشین ۱۷۹
درسِ علم و عرفان، رُشد و ہدایت کا منبع ۱۸۰
تذکرہ و سوانح سید سلیمان ندوی ۱۸۱
القاسم کے لئے مضمون کا اہتمام ۱۸۲
علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر کے لئے خصوصی تحریر ۱۸۳
شرح شمائل سبقاً سبقاً پڑھتا ہوں ۱۸۴

☆ ☆ ☆

ہمیشہ تذکرہ کرتے ہیں سب پیر و جواں ان کا
قلم تھا جرأتِ اظہار میں شعلہ فشاں ان کا
بلا کی سادگی اس میں، غضب کی دلکشی اس میں
ڈھلا تھا کہکشاں کے روپ میں طرزِ بیاں ان کا

☆ ☆ ☆

Marfat.com

پیش لفظ

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علٰی خاتم الرسالة اما بعد!

شیخ الحدیث مولانا فیض احمدؒ مسلسل محنت' ریاضت' مجاہدہ اور مطالعہ و استفادہ اور افادہ میں مصروف شخصیت کا نام تھے۔ ان کی اداؤں سے عالمانہ وقار' صوفیانہ انکسار' چھلکتا تھا، لب ولہجہ میں تقدس اور تلطف نمایاں ہوتا تھا، ریاکاری سے نفرت تھی، بردباری ان کی فطرت تھی، لباس میں امارت نہیں، نفاست چھلکتی تھی، ان کا مسلک اعتدال ان کے فکری اور ذہنی توازن کی دلیل ہے۔

مولانا فیض احمدؒ کو احقر سے بے حد شفقت' محبت اور خصوصی عنایت کا تعلق تھا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے زمانے میں محدثِ کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے ملاقات واستفادہ کے لئے تشریف لاتے تو قیام میرے ہاں ہوتا۔ میری چھوٹی سے بیٹھک کو غنیمت سمجھتے، نماز باجماعت' وقت سے پہلے مسجد میں جانے' نوافل اور تہجد کا اہتمام ہوتا۔ گفتگو بہت دھیمی اور نستعلیقی ہوتی، چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑے بڑے مضامین بیان فرماتے تھے۔

وفاق المدارس کے اجلاسوں میں شرکت کے لئے شیخ الحدیث حضرت

Marfat.com

مولانا عبدالحق مجھے اپنے نمائندہ کے طور پر بھیجا کرتے تھے، یہ اجلاس اوائل میں قدیم قاسم العلوم اور بعد میں قاسم العلوم گلگشت کالونی میں منعقد ہوا کرتے تھے۔ مولانا فیض احمد ان دنوں قاسم العلوم کے مہتمم تھے، بایں ہمہ عظمت و مصروفیت کے تمام اضیاف' اکابر علماء و مشائخ سمیت مجھ حقیر و فقیر اور ایک ادنیٰ طالب علم کا بھی اسی طرح خیال رکھتے تھے، جس طرح اکابر علماء کا خیال رکھتے تھے، نصاب کمیٹی کے اجلاس میں میری نو واردگی' کمسنی اور اجنبیت کے پیش نظر' بات بات پر میری حوصلہ افزائی کرتے' سرپرستی فرماتے' مجھے شہ دیتے اور میری کسی تجویز' رائے اور بیان پر مسلسل تحسین کرتے رہتے۔

قاسم العلوم گلگشت میں کسی مشاورت یا امتحانات کے پرچے دیکھنے کے سلسلہ میں قیام تھا۔ اکابر کا اجتماع تھا، مشائخ تشریف فرما تھے، شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم اللہ خان' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہید' مولانا جمیل خان شہید' مگر خطبۂ جمعہ کے لئے میرا انتخاب فرمایا۔ وفاق المدارس کے سابق ناظمِ تعلیمات مولانا مفتی محمد انور شاہ کو ساتھ لاکر، پنی بزرگی' مشیخت اور عظمت کے باوجود مجھ سے درخواست کی (حالانکہ انہیں حکم دینا چاہئے تھا) کہ جامعہ قاسم العلوم کی جامع مسجد میں جمعہ کی تقریر تمہیں کرنی ہے۔ میرے انکار و اعذار کی بات نہ چل سکی' حضرت مسلسل اصرار کئے جاتے تھے، چار و ناچار تعمیلِ ارشاد کے لئے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا، جب تقریر ختم ہوئی' تو بہت تحسین فرمائی۔

O ماہنامہ القاسم باقاعدگی سے مطالعہ فرماتے، جب تک لکھ سکتے تھے تو تحریری تأثرات ارسال فرماتے۔ جب لکھنا مشکل ہو گیا تو فون کرکے اپنے تأثرات"

Marfat.com

تشجیعات اور تحسینات سے سرفراز تے۔ میری کسی بات سے اختلاف ہوتا یا میری تحریر کا کوئی حصہ اصلاح طلب ہوتا تو بڑے نرم لہجے اور مختصر الفاظ میں تنبیہ کر دیتے۔

0 ایک مرتبہ جامعہ ابو ہریرہ کے شدید مالی بحران پر احقر نے ادارتی کالم لکھا تھا، تو حضرت نے فوراً 5000 روپے (جب پانچ ہزار پانچ ہزار ہوا کرتے تھے) ارسال فرمائے اور مفید تحریری مشوروں سے نوازا جو بے حد کارآمد ثابت ہوئے۔

0 شرح شمائل ترمذی کی تحریر کے وقت جہاں کہیں بھی مسائل میں اُلجھن محسوس ہوئی حضرت سے رجوع کرتا، مسئلہ سلجھ جاتا۔ پیش لفظ کے لے عرض کیا تو بیماری کے باوصف بہت جامع اور خوبصورت پیش لفظ تحریر فرمایا۔

0 ماہنامہ القاسم نے علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر کی اشاعت کا فیصلہ کیا' اربابِ فضل وکمال کی خدمت میں مضامین کے لئے خطوط لکھے، سب سے زیادہ حوصلہ افزاء جواب حضرت کا تھا اور سب سے زیادہ مفصل تحریر بھی حضرت ہی کی تھی حالانکہ ان دنوں آپ صاحبِ فراش تھے۔

0 حضرت صاحبِ فراش تھے، میرے بچے ان دنوں بزرگ عالم دین' استاذ العلماء حضرت مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی کے ہاں جامعہ سراج العلوم لودھراں میں زیر تعلیم تھے۔ بعض اوقات حضرت کے لئے ملاقات بھی مشکل ہو جاتی تھی مگر بایں ہمہ' عزیزان محمد قاسم' محمد طیب اور محمد طاہر جب بھی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے جیسے تیسے بھی ہوا حضرت نے ملاقات بھی کی' ہدایات بھی دیں اور دُعاہائے مستجابہ سے سرفراز فرمایا۔

0 یوں تو ایامِ صحت میں میری ہر کتاب کا مطالعہ بھی فرمایا، تاثرات بھی لکھے،

Marfat.com

نقد و جرح اور اصلاحی مشورے بھی دیے مگر میری شرح شمائل ترمذی کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا۔ ایامِ علالت میں اسی کے مطالعہ کو معمول بنالیا۔

0 بعض اکابر سے کسی مسئلہ پر میرا اختلاف تھا تو میں نے ایک تفصیلی مکتوب میں اختلافی مسئلہ میں اپنی رائے کی توضیح اور ان کی رائے کی تقبیح کی تھی اور تحریر میں تطویل اور اطناب سے کام لیا گیا تھا۔ حُسنِ اتفاق سے حضرت میرے پاس تشریف لائے، جامعہ ابو ہریرہ میں قیام تھا، اپنا سارا مضمون حضرت کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت نے میرے دلائل، توجیہات اور حقائق پڑھے، تصویب فرمائی اور یہ بھی فرمایا جو کچھ آپ نے لکھا ہے یہ حق ہے، اور یہ تمہارا حق بنتا ہے، مگر مکتوب الیہ کو بھیجنا درست نہیں، اب جب دونوں کا مؤقف بھی علیحدہ علیحدہ ہے اور اہداف بھی علیحدہ علیحدہ ہیں، منزل بھی علیحدہ ہے اور روئے بھی، تو اس نوعیت کی تحریر سے اور دوری پیدا ہوگی، کبیدہ خاطری آئے گی اور جواب الجواب سے بدمزگی پیدا ہو جائے گی۔ بس دو تین سطر میں صاف صاف لکھدو کہ میرا مؤقف یہ ہے اور آئندہ میرا راستہ اور ہدف یہ ہوگا۔

حضرت کی نصیحت پر عمل کیا تو الحمد للہ کہ نتائج مثبت نکلے۔

0 جامعہ ابو ہریرہ کے قیام کا مسئلہ تھا، حضرت سے مشورہ لیا، تو بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا: پھل جب پک جاتا ہے تو اپنی شاخ و بیخ سے جدا ہو جاتا ہے، بعض پھل تو گل سڑ جاتے ہیں، بعض پھل کسی کی بھوک کو زائل کر دیتے ہیں، بعض پھل پھر سے اُگ کر شجر سایہ دار بن جاتے ہیں، میری دُعا بھی ہے اور مجھے یقین بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعہ دار العلوم حقانیہ کے شجرِ ثمر آور سے ٹوٹنے والے اس پھل کو شجر سایہ دار

Marfat.com

بنائیں گے۔

0 حضرت کی ''نمازِ مدلّل'' لاجواب کتاب ہے اور معترضین کا دندان شکن جواب بھی' مگر 'الدلائل والمسائل' کو قبولِ عام اور دوام نصیب ہوا۔ اختصار' جامعیت اور نافعیت کے پیش نظر اس کتاب کے ایڈیشن کے ایڈیشن شائع ہوئے۔ جب حضرت اسے تحریر فرما رہے تھے تو حقائق السنن شرح جامع السنن للترمذی سے بھی بھرپور استفادہ فرمایا اور مجھے گاہے گاہے اس سے آگاہ فرما کر ڈھیروں دُعاؤں سے نوازتے۔

0 علامہ عینی کی شرح ہدایہ البنایہ کی اصل طباعت میں بے پناہ اغلاط تھیں، حضرت نے تنِ تنہا اس کی مکمل اصلاح وطباعت کا ارادہ کیا۔ تقریباً آٹھ (۸) جلدوں کی خود پروف ریڈنگ اور تصحیح فرمائی دو (۲) جلدوں کی تصحیح ان کے لائق و فائق برخوردار حضرت مولانا مسعود احمد نے تصحیح فرمائی، اور الحمدللہ یہ عظیم علمی کام حضرت کے ارتحال سے دو سال قبل حضرت کی زندگی میں پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ فرمایا کرتے: علامہ عینی کی روح خوش ہوگی اور بارگاہِ ربوبیت میں وہ ہم گنہگاروں کی سفارش کردیں گے تو وسیلۂ نجات بن جائے گا۔ ''اصل البنایہ'' کے اکثر صفحات میں سات (۷) سے پندرہ (۱۵) اغلاط کی تصحیح کی گئی محتاط ترین اندازے کے مطابق اوسطاً فی صفحہ چار اغلاط کے لحاظ سے البنایہ کی تصحیح شدہ تمام جلدوں تینتیس (۳۳)' پینتیس (۳۵) ہزار اغلاط کی تصحیح کی گئی۔

البنایہ جلد اوّل کے آغاز میں اگرچہ کلمۃ الشکر و بیان الاحوال کے تحت بعض شرکاء کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ تذکرہ فقط ترغیب وتشویق کے درجہ میں

Marfat.com

تھا، شرکاء کا تعاون محض رسمی تھا اور یہ رسمی تعاون بھی اوائل کی ڈیڑھ جلد تک چل سکا جو بعد میں کٹ گیا مگر حضرت کا کام نہ رُک سکا اور مسلسل جاری رہا۔

بلا ریب البنایہ کی تصحیح و تعلیق و تخریج کی زرین دینی خدمتِ جلیلہ شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد کی عالی ہمت، بلند پایہ عزم، استقامت، شبانہ روز جہد و محنت اور کامل اخلاص و للّٰہیت کی رہینِ منت ہے۔

البنایہ بظاہر تو فقہ حنفی کی بلند پایہ تصنیف الہدایہ کی مفصل شرح ہے، لیکن درحقیقت یہ احادیث و آثار کا مجموعہ اور بے مثال انسائیکلو پیڈیا ہے، جیسا کہ مطالعہ کا ذوق رکھنے والے اربابِ علم پر عیاں ہے، البنایہ حدیث و فقہ کے جواہر پاروں کا شہ پارہ ہے جو ہدایہ، مشکوٰۃ شریف اور صحاحِ ستہ کی تدریس کے دوران دلائل و مسائل کے باب میں یکساں مفید ہے۔ حدیث و فقہ کی تحقیق و تصنیف، ذائقین و شائقینِ اہلِ علم و فضل کے لئے علمی جواہر و یواقیت سے لبریز بحرِ ذخار ہے، یقیناً مکمل البنایہ کے عالیشان کام کی تکمیل کی توفیق سعادتِ جسیمہ و نعمتِ عظیمہ ہے۔

0 حضرت نے قاسم العلوم اور جامعہ خیر المدارس میں حدیث کی اُمہات کتب پڑھائیں۔ میں اپنے خط یا کسی مضمون میں حضرت کے نام کے ساتھ شیخ الحدیث لکھ دیتا، تو منع فرماتے اور کہتے میں شیخ الحدیث نہیں ہوں، شیخ الحدیث تو فلاں صاحب ہیں، ہاں الحمدللہ میں حدیث پڑھا رہا ہوں، آپ مجھے استاذِ حدیث لکھ سکتے ہیں اور اتنا کچھ حقیقت پر مبنی ہے۔

0 ۲۸/ ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ کے مکتوبِ گرامی میں احقر کے نام تحریر فرماتے ہیں کہ ”جامعہ خیر المدارس ملتان میں جامع ترمذی جلد اوّل کا سبق میرے ذمہ لگا دیا گیا

Marfat.com

ہے۔عزیز طلباء مریض کی کرسی پر مجھے لے جاتے ہیں اور پہنچا جاتے ہیں، پہلے مسلسل لیٹے رہنے اور طویل آرام کرنے سے بے آرامی پیدا ہوتی تھی، اب کچھ وقت مطالعہ میں اور کچھ وقت مدرسہ کی حاضری میں گزر جاتا ہے، نیز ہلکا پھلکا دوسری کتابوں کا مطالعہ بھی کرتا رہتا ہوں، جناب کی بعض تصنیفات اور تحریرات بھی گاہے گاہے زیر مطالعہ رہتی ہیں، بالخصوص ساعتے با اولیاء ارباب علم وکمال کے بعد اب ''صحبتے با اہلِ حق'' زیر مطالعہ ہے۔اس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے، محسوس ہوتا ہے کہ میں براہِ راست حضرتِ اقدس شیخ الحدیث (مولانا عبدالحق) قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور آپ کے ارشادات سن رہا ہوں''۔

گیارہ ذوالحجہ ۱۴۲۴ھ کے خط میں احقر کے نام لکھا ہے :

''حسبِ سابق بیماری' علاج اور درسِ ترمذی جلد اوّل کا سلسلہ جاری ہے، بس اب تو ''من احب لقاء اللّٰه احب اللّٰه لقاء ہ (جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ پاک بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں) دل و دماغ پر حاوی رہتا ہے، خاتمہ بالخیر کی دُعا کی درخواست ہے۔

حضرت مولانا فیض احمد صاحب نور اللّٰه مرقدہٗ انسان کی صورت میں فرشتہ تھے۔جناب! وہ تو گئے اور ہمیشہ کے لئے گئے، اہل ایمان کی شہادت ہے کہ ان کی زندگی خدا تعالیٰ کے حضور معتبر ٹھہری' وہ رحمت الٰہی کی گود میں مسرور ہوں گے، لیکن ہم فقیر طلبہ اور ان کے تلامذہ اور احباب ان کی جدائی میں اشکبار ہیں، ان کا جسد لحدِ خاکی میں مگر یاد دوستوں اور شاگردوں کے دلوں میں ہے، ان کی روحانی آرزو پوری ہو چکی لیکن ان کی ذات سے ہماری مادی آرزوئیں ناتمام رہیں اور شاید وہ اب ہمیشہ

Marfat.com

کے لئے ناتمام رہیں۔ مرنا ایک دن سب کو ہے، افسوس اس کا ہے کہ وہ آئے اور گئے مگر لوگ ان کو پہچاننے نہ پائے۔ بالآخر علم وعمل کا چشمۂ فیض، ماہتابِ کمال، زہد وورع کا قیمتی گوہر ۲۵؍رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروزِ جمعرات داعی اجل کو لبیک کہہ گئے اور بروزِ ہفتہ صبح ۹ بجے ہزاروں اشکبار آنکھوں کے سامنے پیوندِ خاک ہوگئے۔

ماہنامہ القاسم جامعہ ابوہریرہ اور احقر سے خصوصی نظر عنایت کے پیش نظر ان کے مضامین، مقالات اور مکاتیب چھپتے رہتے تھے۔ اہلِ علم انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور اس استفادہ کرتے۔ حضرت کے سانحۂ ارتحال کے بعد ان کی سوانح آجانی چاہیے تھی۔ القاسم اکیڈمی کے خدام اس سلسلہ میں بھی اپنی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں تاہم ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ سرِ دست برادر عزیز حضرت مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی نے مرحوم کے روح پرور مضامین، ایمان افروز مقالات اور گرانقدر مکاتیب کو مرتب کر کے کتابی شکل دیدی ہے۔ القاسم اکیڈمی اسے شائع کرنے کو سعادت سمجھتی ہے۔ نذرِ قارئین ہے۔ اللہ کرے ادارہ کی دیگر کتب کی طرح قارئین اس سے بھی بھرپور استفادہ کرسکیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و صحبہٖ اجمعین۔

عبدالقیوم حقانی

صدر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد نوشہرہ

83981

Marfat.com

عرضِ مرتب

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم ' اما بعد !

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمدؒ ملتان کی نامِ نامی اسمِ گرامی کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ آپؒ ایک فقیر منش' خاموش طبع' درویشِ خدامست عالمِ دین' لائق ترین مدرس' قابل اتالیق' لائق تقلید استاد اور منیب الی اللہ و لی اللہ تھے، درس و تدریس اور کتاب و مطالعہ آپ کی طبیعت ثانیہ تھا۔ قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ کے انتقال کے بعد آپ ہی جامعہ قاسم العلوم ملتان کے مہتمم مقرر ہوئے۔ اپنا بھی ایک ادارہ جامعہ امداد العلوم کے نام سے قائم فرمایا جو اب تک بحمد اللہ آب و تاب کے ساتھ علوم نبویہ کے تشنگان کو سیراب کر رہا ہے۔ آخر وقت تک جامعہ خیر المدارس ملتان میں حدیث پڑھاتے رہے۔

استادِ مکرم حضرت مولانا عبد القیوم حقانی مدظلہ کے ساتھ خصوصی تعلق' شفقت اور محبت تھی۔ حضرت حقانی صاحب فرماتے ہیں کہ :

"جامعہ ابو ہریرہ کا سنگِ بنیاد رکھنے والے بزرگوں میں ان کا نام مبارک سرِ فہرست ہے۔ آپؒ نے ہر مشکل وقت میں میری رہنمائی فرمائی اور اپنے قیمتی آراء و تجربات سے نوازتے رہے۔ آج آپ دنیا میں نہیں رہے مگر دیگر اداروں کی طرح جامعہ ابو ہریرہ بھی ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے"۔

Marfat.com

اپنے اکابر علماءِ دیوبند کی طرح آپؒ کے مزاج میں بھی علم پروری، اصاغر نوازی اور نو واردوں کی تشجیع و تحسین تھی۔ استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ سے قدیم تعلق تھا۔ ہر نئی تصنیف اور کتاب پر مکتوبِ تشجیع اور حوصلہ افزائی فرماتے۔ ماہنامہ ''القاسم'' کے لئے خصوصی طور پر مضامین بھیجتے، القاسم اکیڈمی اور جامعہ ابو ہریرہ کی سرپرستی بھی فرماتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے خصوصی دُعاؤں میں یاد فرماتے۔

زیرِ نظر کتاب آپؒ کے مکاتیب اور بعض علمی مضامین کا مجموعہ ہے جو آپؒ نے وقتاً فوقتاً استاذِ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ کے نام لکھے تھے۔ یہ مکاتیب اکثر ''القاسم'' میں بھی شائع ہوئے۔ استاذِ محترم نے احقر کو حکم فرمایا کہ حضرتؒ کے مقالات، مضامین اور مکاتیب کو مرتب کر کے اور عنوانات لگا کر القاسم اکیڈمی سے اشاعت کا اہتمام کرو تا کہ حضرت کے علوم و معارف اور افادات سے اُمت بہ سہولت استفادہ کر سکے۔

احقر نے تعمیلِ حکم کو غنیمت سمجھا اور اللہ کا نام لے کر ترتیب کا کام شروع کیا جو کچھ ہے قارئین کے سامنے ہے اگر کسی کو کوئی خوبی نظر آئے تو وہ حضرت شیخ الحدیث مولانا فیض احمدؒ اور استاذِ محترم مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہٗ کی طرف سے ہو گی اور نقص ہو تو اسے احقر ہی کی طرف منسوب کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ حضرتؒ کو کروٹ کروٹ جنت کی خوشیاں، ٹھنڈک اور اعلیٰ درجات نصیب فرماویں، اور استاذِ محترم کی زندگی میں برکت عطاء فرماویں تا کہ مزید دینی خدمات رضاءِ الٰہی کی خاطر انجام دیں اور احقر کو آپ کی خدمت نصیب ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ محمد والہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

سید حبیب اللہ شاہ حقانی

۱۶؍ جولائی ۲۰۱۰ء

Marfat.com

باب : ۱

مقالات ومضامین

Marfat.com

ابھی چند سال پہلے امارتِ اسلامیہ افغانستان میں فقہ حنفی کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس میں مثالی و معیاری امن و انصاف کے نظام نے ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ قانون کا تعلق دراصل انسانی حقوق سے ہوتا ہے تاکہ انسان کی جان و مال، عزت و آبرو اور عقل و خرد محفوظ رہے۔ اس مقصد کے لحاظ سے سب فقہیں یکساں ہیں اور سب امن و انصاف کی ضامن ہیں، چنانچہ سعودی عرب میں فقہ حنبلی اور افغانستان میں فقہ حنفی کے نفاذ سے نتیجہ میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ ظلم و بدعنوانی اور حرام خوری کے سارے اسباب بالاتفاق ممنوع ہیں۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، ملاوٹ، شراب نوشی، زنا، قذف، عریانی، فحاشی کے تمام مظاہر ہر اسلامی فقہ میں جرم ہیں۔ ان پر عبرتناک سزائیں مقرر ہیں۔ نظامِ صلاۃ، نظامِ زکوٰۃ، معروفات کی اشاعت، منکرات کی ممانعت پر سب متفق ہیں۔ لہٰذا اسلامی فقہ کی مخالفت کرنا اور اس سے اُمتِ مسلمہ کو نفرت دلانا دراصل اسلامی قانون کے نفاذ میں رُکاوٹ ڈالنا ہے۔ اللہ کرے یہ رُکاوٹ بہت جلد ختم ہو جائے تاکہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے باشندے سعودی عرب اور افغانستان کے باشندوں کی طرح اسلامی قانون کے برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

(آمین)

Marfat.com

ماہنامہ القاسم کا سوالنامہ

مکرمی و محترم المقام عالی جناب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ . مزاج شریف

مدارسِ دینیہ نے ماضی قریب میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے تحفظ و بقاء کے سلسلہ میں جو گراں قدر مثالی خدمات انجام دی ہیں وہ ہماری علمی و تمدنی تاریخ کا ایک زرّیں باب ہے۔ کارگاہِ حیات میں ہمارے ان مدرسوں کی حیثیت انسانی فیکٹریوں اور مردم ساز کارخانوں کی رہی ہے جن سے ایسے ایسے رجالِ کار بن سنور کر نکلے ہیں جن کے علمی رسوخ، پاکیزگی و کردار، بلند اخلاق، جہد و عمل اور ایثار و اخلاص پر ملت کو بجا طور پر فخر ہے۔ جن کی علمی و دینی سرگرمیوں سے چمنستانِ دعوت و عزیمت تروتازہ و صدا بہار تھا، جن کے جہد و عمل کی داستانیں آج بھی کتنے دلوں کے لئے بانگِ جرس کا کام دے رہی ہیں یہ ساری کی ساری تاریخ ساز شخصیتیں ہمارے انہیں مدرسوں کی ساختہ پرداختہ تھیں۔

ہمارے ان تعلیمی اداروں کا شاندار کردار آفتابِ نیمروز کی طرح واضح اور روشن ہے جس سے انکار کوئی شپرہ چشم ہی کر سکتا ہے مگر ماضی کی طرب انگیز و مسرت افزا داستان کے ساتھ ہمیں تصویر کے دوسرے رُخ کی جانب بھی اپنی توجہ مبذول کرنی چاہئے۔ آج کل ہمارے انہیں ملت نواز اداروں کے بارے میں عام تأثر یہ ہے کہ ان مردم ساز کارخانوں میں جمود و اضمحلال کی کیفیت پیدا ہو گئی ہے بلکہ اس عمومی تأثر کی صحیح تعبیر بعض لوگوں کے نزدیک یہ ہے کہ یہ دینی درسگاہیں اپنی افادیت دن بدن کھوتی جا رہی ہیں اور ماضی کی بنیاد پر ملت نے ان سے جو توقعات اور اُمیدیں

Marfat.com

وابستہ کر رکھی تھیں وہ آج پوری نہیں ہو رہی ہیں یہ واقعہ بھی ہے جس کا پوری سیر چشمی و فراخ دلی کے ساتھ یہ اعتراف کرنا چاہئے کہ ہماری دینی درسگاہوں سے مؤثر علمی و دینی شخصیتوں کی تیاری تقریباً بند ہو رہی ہے، دوسری طرف حکومتی سطحوں پر ہندو پاک میں دینی مدارس کو نیست و نابود اور صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے یکساں طرز کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔ اس تشویشناک صورتحال کا تقاضا ہے کہ پوری بالغ نظری و دلسوزی کے ساتھ حالات و واقعات کا تجزیہ کر کے طے کیا جائے کہ :

(۱) وہ کیا اسباب و عوامل ہیں جن کی بناء پر ہمارے مدارس جمود و تعطل کا شکار ہوتے جا رہے ہیں؟

(۲) نظامِ تعلیم و تربیت میں وہ کونسی خامیاں اور کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں جن کی وجہ سے ہماری محنت مفید و مؤثر نہیں ہو رہی ہے؟

(۳) کیا ہمارا متداول نصابِ تعلیم عصری تقاضوں کو پورا نہیں کر رہا ہے اس لئے اس کی افادیت کم ہوتی جا رہی ہے؟

(۴) کیا ہمارا متداول نصابِ تعلیم و تعلم کا جو اصل مقصد تھا وہ ہمارے دل و دماغ سے اوجھل گیا ہے اس لئے یہ جمود پیدا ہو گیا ہے؟

(۵) وہ کون سے اقدامات ہیں جن کے ذریعہ پھر سے مدارس کو فعال و متحرک اور مردم خیز بنایا جا سکتا ہے؟

(۶) دینی مدارس کو سرکاری تحویل و تسلط سے محفوظ رکھنے کے لئے وہ کونسا بھرپور کردار اور ٹھوس لائحہ عمل اختیار کیا جائے جس سے دینی اداروں کی ساتھ بھی باقی رہے اور انہیں حکومتی دست برد سے بھی محفوظ رکھا جا سکے۔

اُمید ہے کہ آپ جیسے ملت کے دردمند اصحابِ فکر و نظر جو مدارس کے احوال

Marfat.com

وکوائف سے صرف نظری ہی نہیں بلکہ عملی طور پر واقفیت رکھتے ہیں اور [illegible] پر مدارس کے بقاء وتحفظ اور اصلاح ودفاع کے براہِ راست ذمہ دار ہی ہیں ان سوالات کو اپنے غور وفکر کا محور بنائیں گے اور اپنے نتیجہ فکر سے مطلع بھی کریں گے جسے ماہنامہ القاسم میں اور پھر بعد میں علیحدہ کتابی صورت میں بھی شائع کیا جائے گا۔ تا کہ ان کی روشنی میں ایک ایسا لائحۂ عمل تیار کیا جاسکے جن کے ذریعے ملت کے ان مردم ساز کارخانوں کو زیادہ سے زیادہ کارآمد و نفع بخش بنایا جاسکے۔

یہ وقت کی ایک ایسی ضرورت ہے جس سے ہماری چشم پوشی اور بے اعتنائی کسی مخصوص طبقہ یا جماعت کے مفاد سے نہیں بلکہ پوری ملت کے دینی، علمی اور فکری مفاد سے بے پروائی ہوگی کیونکہ ہماری سہل پسندی وغفلت کوشی ان لوگوں کے لئے ہمارے مدارس میں دخل اندازی کا موقع فراہم کردے گی جو ان مدارس کے دینی کردار اور مذہبی قدروں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے ہیں اور ایک عرصہ سے اس فکر میں لگے ہیں کہ کسی طرح ان کی اس حیثیت کو پامال کردیں اگر ہماری لاپرواہی اور بے توجہی کی بناء پر یہ مذہب بیزار طاقتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئیں تو یہ ملت کا ایسا خسارہ ہوگا جس کی تلافی صدیوں میں بھی ممکن نہ ہوسکے گی ہمیں حالات کے رُخ کو سمجھنا چاہیے اور اس وقت کے آنے سے پہلے جبکہ ہماری کوششیں بے سود اور ہماری جدوجہد لاحاصل ہوجائے، اصلاحِ احوال کی فکر کرنی چاہیے، اگر درست ہے اور یقیناً درست ہے کہ جس قوم کے پاس تابناک ماضی کا آئینہ ہوتا ہے اسے اپنے حال کی پیچیدگیوں کے سلجھانے میں دشواری نہیں ہوتی تو ہمیں یہ سعادت حاصل ہے۔ اس لئے بغیر کسی مایوسی اور خوفِ ناکامی کے ہمیں قدم آگے بڑھانا چاہیے ان شاء اللہ خدائے بزرگ وبرتر کی مدد ہمارے شاملِ حال ہوگی اور کامیابی کی راہیں کھلیں گی۔

آپ کے جواب کا منتظر

عبدالقیوم حقانی

Marfat.com

دینی مدارس' نافعیت کے تین راستے

ماہنامہ القاسم کے پچھلے صفحے کے سوالنامہ کے جواب میں اکابر علماء زعماء اور مشائخ نے اپنے جوابات سے نوازا جو القاسم کے خصوصی اشاعت میں شائع ہوئے ہیں۔ اسی ضمن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد رحمہ اللہ نے بھی جواب سے مرحمت فرمایا تھا، وہی نذر قارئین ہے .... (مرتب)

شیخ الحدیث مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ' نے ماہنامہ القاسم کا سوالنامہ ملتے ہی شدید علالت کے باوصف فوراً بذریعہ فون درج ذیل جواب مرحمت فرمایا :

تبلیغی جماعت اور تربیت کا انداز :

۱) دینی مدارس کے طلباء میں جو اخلاق اور تربیت کی کمی بڑھ رہی ہے تجربہ ہے کہ مولانا محمد الیاسؒ کی تبلیغی جماعت میں وقت لگانے سے اس کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ اکابر مشائخ اور خود مجھ گناہ گار کا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ اس میں وقت لگانے سے بہت ہی نفع ہوا ہے۔

میں نے خود دیکھا اور تمام حضرات دیکھ رہے ہیں کہ سکول' کالج اور یونیورسٹی کے بگڑے ہوئے ماحول سے لوگ یہاں بننے کے لئے آرہے ہیں۔ F.A B.A اور M.A والے گریجویٹ حضرات اور وکلاء اس ماحول میں آکر اطمینان محسوس کرتے ہیں اور تربیت کی راہوں پر چلتے ہیں۔

Marfat.com

تحصیلِ علم اور صاحبِ نسبت اساتذہ :

۲) دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے اکابر اور دینی مدارس کے قدیمی اساتذہ' صاحبِ نسبت بزرگ ہوا کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان نے بھی القاسم کے جواب یہی باب ارشاد فرمائی ہے اور اب یہ چیز مفقود ہوتی چلی جا رہی ہے بلکہ ایک قصۂ پارینہ بن چکی ہے۔ لہٰذا اربابِ مدارس ایسے اساتذہ کے تقرر کا اہتمام کریں جو اللہ والے ہوں اور کسی اللہ والے سے نسبت ہو، اور طلباء بھی ایسے اساتذہ سے علم کی تحصیل کریں جن کو اولیاء اللہ سے نسبت ہو۔

اردو' انگریزی ادب کا حصول :

۳) محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ اپنے زمانۂ تدریس میں عربی اور فارسی کے علاوہ طلباء کے لئے کسی بھی دوسری زبان میں مہارت کے قائل نہیں تھے مگر جب قادیانیوں سے واسطہ پڑا، اور عملاً اس میدان میں اُترے تو ارشاد فرمایا کہ:

''دین کا کام کرنے کے لئے اردو اور بیرونِ ملک میں ترویجِ دین کے لئے انگریزی کا سیکھنا ضروری ہے۔ دنیا کے تمام قوموں تک آخر اللہ کا دین کیسے پہنچایا جائے گا، جب ان کی زبان نہیں سیکھی جائے گی''۔

لہٰذا اردو ادب' انگریزی ادب بطورِ زبان سیکھنے پر بھی توجہ دی جائے۔

(ماہنامہ القاسم اپریل ۲۰۰۱ء، ص: ۲۶، ۲۷)

....

Marfat.com

فقہ اسلامی کا ماخذ و مصدر

محدثین کے مسالک:

(۱) ''اسلامی فقہ'' (فقہ حنفیؒ ہو یا شافعیؒ، فقہ مالکیؒ ہو یا فقہ حنبلیؒ) سراپا قرآن مجید اور احادیث و آثار سے ماخوذ ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ کتبِ حدیث کے شارح محدثین کرامؒ نے اپنی شروح میں آغاز سے انتہا تک ہزاروں مسائل فقہ ذکر کئے ہیں ہر مسئلہ کے تحت ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ (امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ) کے مسالک' دلائل' توجیہات' ترجیحات اور جوابات بالتفصیل ذکر کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

علامہ عینی حنفیؒ کی عمدۃ القاری شرح بخاری' حافظ ابن حجر شافعیؒ کی فتح الباری شرح بخاری' علامہ انور شاہ کشمیریؒ حنفی کی فیض الباری اِملائی شرح بخاری' علامہ نووی شافعیؒ کی المنہاج شرح مسلم' علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی فتح الملہم شرح مسلم، محدث ابو بکر ابن العربیؒ کی عارضۃ الاحوذی شرح ترمذی، علامہ سیوطی شافعیؒ کی مرقات الصعود شرح ابوداؤد، محدثِ عصر خلیل احمد حنفی سہارنپوری کی بذل المجہود شرح ابوداؤد، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا حنفی کی اوجز المسالک شرح مؤطا مالک، محدث ابن العربی مالکی کی التمہید شرح مؤطا مالک، محدث ابن قدامہ حنبلیؒ کی ممتاز تصنیف المغنی، علامہ نووی شافعیؒ کی شرح المہذب، علامہ جمال الدین زیلعی حنفیؒ کی نصب الرایۃ اور علامہ ظفر احمد عثمانی حنفیؒ کی اعلاء السنن۔

Marfat.com

اہلِ حدیث علماء کے مباحث :

پھر جس طرح ہر مکتبہ فکر (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے محقق محدثین فقہاء نے ہزاروں فقہی مسائل ودلائل کے مباحث مذکورہ کتابوں میں لکھے ہیں۔ اسی طرح اہل حدیث علماءِ کرام نے بھی کتب حدیث کی شروح میں بعینہٖ وہی مباحث درج کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ کی تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی، مولانا شمس الحقؒ کی عون المعبود شرح ابوداؤد۔

اب بعض غیر مقلدین حضرات کا ''فقہ اسلامی'' کو کتاب اللہ وحدیث کے خلاف کہنا اور لکھنا اور اس سے اُمتِ مسلمہ کو نفرت دلانا ملتِ اسلامیہ پر سراسر ظلم اور بہت بڑا جرم ہے، کیونکہ فقہ اسلامی کا انکار قرآن وحدیث کے انکار کو مستلزم ہے۔ (العیاذ باللہ)

علم الفقہ، علم التصوف اور علم الکلام :

(۲) ''اسلامی فقہ'' اسلامی قانون ہے۔ لاریب ہدایت اور اسلامی احکام کا سرچشمہ قرآن وحدیث ہے۔ ظاہر ہے کہ قرآن حکیم میں زیادہ تر اُصول ہدایت کا ذکر ہے۔ احکام بہت کم بیان کئے گئے ہیں۔ حدیث شریف جو قرآن مجید کی شرح ہے، اس میں احکام کثرت سے مذکور ہیں، مگر ان کا ذکر ایمانیات واخلاق کے ساتھ مخلوط ہے۔ علماءِ اسلام نے اُمت مسلمہ کی سہولت کی خاطر ایمانیات کو الگ مرتب کیا۔ اس کا نام ''علم الکلام'' رکھا اور اس پر کتابیں لکھیں اور اخلاق کو جدا مرتب کر کے اس کا نام ''علم التصوف'' رکھا اور اس پر کتابیں تصنیف کیں۔ اسی طرح احکام کو الگ مرتب کر کے اس کا نام ''علم الفقہ'' رکھا اور اس پر بے شمار کتابیں مرتب کیں۔

Marfat.com

سعودی عرب میں اسلامی قانون :

ماضی میں جب بھی اسلامی قانون کسی ملک میں نافذ کیا گیا تو ''اسلامی فقہ'' کی صورت میں نافذ کیا گیا۔ ماضی کی طویل تاریخ دُہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حال کو دیکھ لیجئے۔ پچاس ساٹھ سال سے ''سعودی مملکت'' میں اسلامی قانون ''فقہ حنبلی'' کی صورت میں نافذ ہے۔ ہر سال اقوامِ متحدہ کی رپورٹ یہی ہوتی ہے کہ سب سے کم جرائم مملکتِ سعودیہ میں ہوتے ہیں۔ اگر امریکہ اور یورپین ممالک میں جرائم کی شرح نوے فیصد ہے تو سعودی عرب میں ایک فی صد سے بھی کم ہے۔ وہاں عدل وانصاف کے ادارے بہت کم ہیں، پھر بھی ان میں مقدمات بہت کم آتے ہیں۔ مقدمہ قتل کا فیصلہ عموماً تین ماہ میں ہوجاتا ہے اور دیوانی مقدمہ ایک ماہ میں ختم ہوجاتا ہے۔

افغانستان میں اسلامی قانون : •

ابھی چند سال پہلے امارتِ اسلامیہ افغانستان میں فقہ حنفی کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔ جس میں مثالی و معیاری امن و انصاف کے نظام نے ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ قانون کا تعلق دراصل انسانی حقوق سے ہوتا ہے تاکہ انسان کی جان و مال' عزت و آبرو اور عقل و خرد محفوظ رہے۔ اس مقصد کے لحاظ سے سب فقہیں یکساں ہیں اور سب امن وانصاف کی ضامن ہیں، چنانچہ سعودی عرب میں فقہ حنبلی اور افغانستان میں فقہ حنفی کے نفاذ سے نتیجہ میں کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ ظلم و بدعنوانی اور حرام خوری کے سارے اسباب بالاتفاق ممنوع ہیں۔ چوری' ڈاکہ' رشوت' ملاوٹ' شراب نوشی' زنا' قذف' عریانی' فحاشی کے تمام مظاہر' ہر اسلامی فقہ میں جرم ہیں۔ ان پر عبرتناک سزائیں مقرر ہیں۔ نظامِ صلاۃ، نظامِ زکوٰۃ' معروفات کی

Marfat.com

اشاعت منکرات کی ممانعت پر سب متفق ہیں۔لہٰذا اسلامی فقہ کی مخالفت کرنا اور اس سے اُمتِ مسلمہ کو نفرت دلانا دراصل اسلامی قانون کے نفاذ میں رُکاوٹ ڈالنا ہے۔اللہ کرے یہ رُکاوٹ بہت جلد ختم ہوجائے تاکہ پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے باشندے سعودی عرب اور افغانستان کے باشندوں کی طرح اسلامی قانون کے برکات سے مستفیض ہوسکیں۔(آمین)

فقہ حنفی کی بنیاد :

(۳) فقہ حنفی کی بنیاد شورائی اجتہاد پر..... ''وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ'' اور ''وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰى'' میں اس کی ترغیب ہے۔امام ابوحنیفہؒ نے سب سے پہلے محدثین، فقہا اور علوم عربیت کے ماہر علماء کو جمع کیا جنہوں نے پورے غور وخوض اور بحث وتحقیق کے بعد فقہ حنفی کو مرتب کیا۔اس شوریٰ میں یہ اکابر شامل تھے۔امام محمدؒ، امام ابو یوسفؒ، امام زفرؒ، حسن بن زیادؒ، عافیہؒ، داؤد الطائیؒ، قسام بن معنؒ، علی بن مسہرؒ، مندل بن علیؒ، صبان بن علیؒ، کبار علماء نے فقہ حنفی کی تدوین میں مختلف اوقات میں حصہ لیا، پوری آزادی کے ساتھ ایک ایک مسئلہ میں غور وفکر ہوتا، بحث و مذاکرہ ہوتا، بعض اوقات کئی کئی روز کبھی مہینہ بھر یہ تحقیق و بحث جاری رہتی۔(مقدمہ نصب الرایہ للکوثری و تاریخ بغداد) اس وقت تراسی ہزار (۸۳۰۰۰) مسئلے مدوّن ہوئے۔(ذیل الجواہر علامہ علی قاری ص:۴۷۲، ج۲)

امام شافعی کا مشہور ارشاد ہے : اَلنَّاسُ فِي الْفِقْهِ عِيَالٌ عَلٰى اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔ (کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہؒ کے خوشہ چین ہیں)۔(تذکرۃ الحفاظ)

امام اعظمؒ نے اُمتِ مسلمہ کی خیرخواہی کے لئے سب سے پہلے شرعی احکام کو مدوّن و مرتب اور مبوب کیا۔بعد میں امام مالکؒ و دیگر اکابر نے تدوین و ترتیب کا طرز اختیار کیا۔(تبییض الصحیفہ للسیوطی:ص:۳۶، مقام ابی حنیفہؒ ص:۱۰۶)

Marfat.com

اسلامی تمدن کی وسعت :

بعد میں محققین احنافؒ نے اسلامی تمدن کی وسعت کی بنا پر جدید پیش آمدہ مسائل، حوادث ونوازل اور محتمل صورتوں کو سامنے رکھ کر فقہی احکام مرتب کئے۔اب کل تعداد تقریباً گیارہ لاکھ ستر ہزار (۱۱۷۰۰۰۰) ہے۔(البنایہ شرح الہدایہ ص:۳۷،ج۱)

ان وجوہ ودیگر متعدد وجوہ کی بنا پر فقہ حنفی سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اسلامی دنیا میں مقبول ہوئی۔آغاز سے لے کر آج تک دنیا کے اکثر مسلمان فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ ۲۲۸ھ میں جب عباسی خلیفہ واثق باللہ نے سدِ سکندری کا حال دریافت کرنے کے لئے کچھ لوگ بھیجے تو انہوں نے وہاں کے لوگوں کو حنفی المذہب پایا۔اہلِ حدیث کے راہنما نواب صدیق حسن خانؒ لکھتے ہیں :

محافظانِ سد کہ دراں جا بودند ہمہ دین اسلام داشتند و مذہب حنفی و زبان عربی وفارسی میگفتند اما از سلطنت عباسیہ بے خبر بودند۔

(ریاض المرتاض ص:۲۱۶ بحوالہ التقلید ص:۲۳)

مشہور مؤرخ ابن خلدون مالکیؒ لکھتے ہیں :

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مقلد اس وقت عراق، ہندوستان، چین، ماوراء النھر و بلاد العجم کلھا میں پھیلے ہوئے ہیں۔(مقدمہ ابن خلدون ص:۴۴۵......الکلام المفید ص:۱۱۴) بلاد العجم کلھا ملحوظ رہے۔

عرب کے مشہور ومعروف مؤرخ علامہ شکیب ارسلانؒ المتوفی ۱۳۲۲ھ فرماتے ہیں :

مسلمانوں کی اکثریت حضرت امام ابوحنیفہؒ کی پیرو مقلد ہے، یعنی سارے

Marfat.com

ترک اور بلقان کے مسلمان، روس اور افغانستان کے مسلمان، چین کے مسلمان، ہندوستان اور عرب کے اکثر مسلمان، عراق وشام کے اکثر مسلمان فقہ حنفی مسلک رکھتے ہیں اور سوریا (شام) کے بعض اور حجاز، یمن، حبشہ، جاوا، انڈونیشیا اور کردستان کے مسلمان حضرت امام شافعیؒ کے مقلد ہیں اور مغرب کے مسلمان مغربی اور وسطِ افریقہ کے مسلمان اور مصر کے کچھ لوگ حضرت امام مالکؒ کے مقلد ہیں اور عرب کے رہنے والے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں۔

(حاشیہ حسن المساعی ص:۶۹......الکلام المفید ص:۱۱۴)

قرأتِ سبعہ قطعی وحی ہیں :

(۴) جیسے قرأتِ سبعہ قطعی وحی ہیں مگر جس ملک میں ان میں سے ایک قرأت مروّج ومعمول بہا ہو، جیسے پاکستان وغیرہ میں قرأتِ امام عاصم کوفیؒ بروایت حفصؒ معمول بہا ہے، تو وہاں بالاتفاق اس ایک قرأت کو پڑھنے پڑھانے کا عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ باقی قرأت صرف خاص قراءِ کرام خصوصی طور پر پڑھتے ہیں۔ عمومی عمل میں ان کو اختیار نہیں کیا جاتا، تاکہ اُمت میں وحدت باقی رہے اور وہ تشتت (یا تشدد) وانتشار کا شکار نہ ہو، اسی طرح جس ملک میں کسی ایک فقہ کے پیروکار زیادہ ہوں، تو وہاں سب مسلمانوں کو قانون کی لائن میں اس کی پیروی واتباع کرنا چاہیے تاکہ اُمت کا نظامِ وحدت مختل نہ ہو، جیسا کہ آج کل سعودی مملکت میں سب مسلمان فقہ حنبلی کی پیروری کرتے ہیں اور افغانستان کی طالبان حکومت میں سب مسلمان فقہ حنفی پر کاربند ہیں۔ لہٰذا پاکستان جیسے ملکوں میں جہاں حنفی غالب اکثریت میں ہیں فقہ حنفی کا قانون نافذ ہونا چاہئے اور سب مسلمانوں کو اس کی پیروی کرنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ۔ (آمین)

(القاسم، جولائی ۲۰۰۱ء، ص:۱۹ تا ۲۲)

Marfat.com

علامہ سید سلیمان ندویؒ

چند حسین یادیں

تربیت کا نرالا اور انوکھا انداز :

جامع الکمالات الظاھرۃ والباطنہ مخدوم العلماء و قدوۃ العرفاء حضرت علامہ سید سلیمان ندوی قدس سرہٗ جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ مدرسہ کی انتظامیہ کی طرف سے بندہ راقم سطور آنمحترم کی خدمت پر مامور ہوتا تھا اور اسے اپنی سعادت سمجھتا تھا۔ وہ عجیب منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے کہ ایک مرتبہ سید صاحب خیر المدارس کے برآمدہ میں ایک چارپائی پر دوپہر کے وقت لیٹے ہوئے تھے اور حضرتِ اقدس مولانا خیر محمد صاحب جالندھری قدس سرہٗ آہستہ آہستہ آپ کے پاؤں دبا رہے تھے، ہم سب خوش گوار حیرت کے ساتھ یہ دیکھ رہے تھے اور زبانِ حال سے کہہ رہے تھے کہ حضرت مہتمم صاحب قدس سرہٗ اپنے پیر بھائی کے پاؤں دبا رہے ہیں جو ہم خدام کے لئے ایک عملی سبق اور تربیت کا نرالا اور انوکھا انداز ہے۔

نمازِ استسقاء :

اُس وقت خیر المدارس کا سالانہ جلسہ مارچ کے مہینہ میں باغ عام و خاص میں منعقد ہوتا تھا۔ اکثر جلسہ کے ایام میں بارش ہو جایا کرتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت سید صاحبؒ نے فرمایا : ”یہ خیر المدارس کا جلسہ ہوتا ہے یا نمازِ استسقاء ہوتی ہے کہ جب بھی جلسہ ہوتا ہے بارانِ رحمت برستی ہے“۔

Marfat.com

نمازِ تہجد :

ایک رات حضرت سید صاحبؒ آخر شب میں نمازِ تہجد کے لئے اُٹھے۔ بجلی بند تھی، فوراً بندہ نے اُٹھ کر پانی کا انتظام کیا۔ بارش جاری تھی، بیت الخلاء دور تھا، ایک چھتری پیش خدمت کی اور لالٹین روشن کر کے ساتھ ہولیا۔ حضرتِ اقدس آہستہ آہستہ قدم رکھتے ہوئے بیت الخلاء تشریف لے گئے اور پھر بعد از فراغت اسی حالت و کیفیت کے ساتھ واپس تشریف لائے، اس وقت فلش سسٹم نہیں تھا، جمعدار صفائی کرتا تھا۔

عرس کی جگہ جلسہ :

ہر سال ''قلعہ کہنہ'' پر مخدوم مرید حسین متولی خانقاہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی عرس کرایا کرتے تھے۔ ایک سال مخدوم صاحب نے حضرتِ اقدس مولانا خیر محمد صاحب قدس سرہٗ کی معرفت علماءِ حقانیہ ومشائخِ ربانیہ کو بلا کر اصلاحی جلسہ کا پروگرام بنایا۔ ان مدعوین بزرگوں میں حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ اور حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بہت ممتاز اور نمایاں تھے۔ سید صاحب نے مجھ سے استفسار فرمایا کہ حضرت بہاء الدین زکریا کے حالات پر کوئی کتاب ہے؟ بندہ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

رو دیئے :

ایک مرتبہ خیر المدارس کے جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے سید صاحبؒ رو دیئے اور کافی دیر گریہ طاری رہا۔ یاد نہیں کہ آپ کی تقریر کا موضوع کیا تھا۔

اللّٰہ : حضرت سید صاحب قدس سرہٗ مجلس میں بیٹھے بیٹھے وقفہ وقفہ سے ٹھنڈا سانس لے کر فرماتے ''اللّٰہ'' جس کا سامعین وحاضرین پر خاص اثر ہوتا تھا۔ (یہ ۱۹۵۰ء، ۱۹۵۱ء، ۱۹۵۳ء کے واقعات ہیں) (فیض احمد)

(القاسم نومبر ۲۰۰۳ء، خصوصی اشاعت بیادِ علامہ سید سلیمان ندوی ص: ۳۴۱ تا ۳۴۲)

Marfat.com

ایٹمی طاقت حاصل کرنا

اہلِ اسلام کا مذہبی فریضہ ہے

چارسو (۴۰۰) سے زائد قرآنِ پاک کی آیات جہاد سے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ کی مقدس دس سالہ زندگی اور خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم کا دورِ خلافت ۲۵،۳۰ سال جہاد وقتال مع الکفار میں گذرا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ۔ (انفال:۶۰) (تم ان کے مقابلہ کے لئے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو اور گھوڑوں کے تیار رکھنے کی' کہ اس سے تم اللہ کے دشمنوں کو خوف زدہ رکھ سکو اور ان کے سوا اوروں کو بھی' جنہیں تم نہیں جانتے' اللہ انہیں خوب جان رہا ہے)

علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ: ''اس آیت کریمہ کی رو سے مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ کفار محاربین کے مقابلہ میں ہر ممکن قوت و طاقت کا سامان خود تیار کریں یا حاصل کریں، جس سے دشمن پر رُعب و ہیبت اور دہشت طاری رہے۔ یہ قرآن کا اعجاز ہے کہ سہ حرفی کلمہ میں قوت تا قیامت وجود میں آنے والے جنگی سامان کو شامل ہے، اس میں ایٹم بم، ہائیڈروجن بم وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے آلاتِ حرب آگئے۔

Marfat.com

لہٰذا اس سلسلہ میں اہلِ اسلام کو کسی سے نہیں ڈرنا چاہئے اور معذرت خواہانہ روش اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ علی الاعلان کہنا چاہئے کہ یہ اسلام کا قرآنی حکم ہے۔ ہم اس سے اعراض نہیں کر سکتے، ورنہ ہم اللہ کے مجرم اور نافرمان ہوں گے"۔ حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ بھی تقریباً یہی فرمایا کرتے تھے، جو حضرت افغانی رحمہ اللہ نے فرمایا۔ میں نے دونوں بزرگوں کو خود سنا تھا۔

ملکی سلامتی کی دفاع وحفاظت :

۲ ...... ہر قوم اور ہر ملک اپنے ملک کی سلامتی، حفاظت اور دفاع کے لئے ہر قسم کا سامانِ حرب تیار کرنے اور حاصل کرنے کا قانونی حق رکھتے ہیں۔ یہ بین الاقوامی طے شدہ اُصول بھی ہے۔ اسی لئے دنیا کے متعدد ملکوں کے پاس ایٹمی طاقت موجود ہے۔ امریکہ، روس، برطانیہ، چین، فرانس، بھارت حتیٰ کہ مختصر ترین ریاست اسرائیل کے پاس بھی کئی ایٹم بم ہیں، تو دوسرے ملکوں اور قوموں کے لئے بھی ممانعت کیوں ہے؟ یہ تفریق ناانصافی ہے، جو ہرگز برداشت نہیں کی جاسکتی۔ دنیا کے تمام ملکوں اور قوموں کو خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم اس ظلم و ناانصافی کو رد کر دینا چاہئے، اگر منع تو ہے سب کے لئے، جائز ہے تو سب کے لئے۔

ذمہ دار اور غیر ذمہ دار :

۳ ...... یہ کہنا کہ فلاں ملک ذمہ دار ہے اور فلاں ذمہ دار نہیں، غلط ہے، جب دوسرا سامانِ حرب سلامتی کے لئے ضروری ہے تو ایٹمی قوت بھی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔ اس میں ذمہ داری کا کیا دخل ...... ؟

Marfat.com

امریکہ سب سے زیادہ غیر ذمہ دار :

۴ ...... تاریخ گواہ ہے کہ سب سے زیادہ غیر ذمہ دار ملک امریکہ ہے، جس نے جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرا کر ان کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اب تک جاپانی قوم اس کے نتائجِ بد کا شکار چلی آ رہی ہے۔ لہٰذا اگر کسی منطق کی رو سے ایٹمی قوت پر بندش ضروری ہے تو اس پابندی کا نفاذ و اطلاق صرف اور صرف امریکہ پر ہونا چاہئے۔

اقوام متحدہ کو تین طلاق :

۵ ...... سلامتی کونسل وغیرہ میں جن چند ملکوں کو ویٹو کا اختیار دیا گیا ہے، جیسے امریکہ، برطانیہ، روس، چین، فرانس وغیرہ یہ بھی خلافِ انصاف ہے۔ اسے بھی ختم کر دینا چاہئے، ورنہ اقوامِ متحدہ کو تین طلاق دے دینا چاہئے۔

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔ (قرآن) (تم ہی اونچے ہوں گے اگر مؤمن تھے)

(القاسم، مارچ ۲۰۰۴ء، ص: ۱۲، ۱۳)

Marfat.com

فقہی جزئیات
اور فروعی مسائل کی شرعی حیثیت

لِکُلِّ جَوَادٍ کَبْوَۃ، واجب الاحترام حضرت مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی کا ایک مضمون "دینی و علمی خدمات" کے عنوان سے ماہنامہ "القاسم" کی چھٹی خصوصی اشاعت سید سلیمان ندوی نمبر میں شائع ہوا ہے۔ مجموعی طور وہ بہت جامع معلومات افزا اور مفید ہے، لیکن اس میں یہ عبارت قابل اصلاح ہے۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں، (۱۸۵۷ء کے انقلاب کے بعد) :

علماء کرام کا بڑا طبقہ اس انقلاب کے نتائج سے بے خبر پرانی بے روح مدرسی تعلیم، فقہی جزئیات کی ردوقدح اور فروعی مسائل میں جنگ ومناظرہ میں مشغول تھا۔

(سید سلیمان ندوی نمبر ص ۱۰۸)

گذارش ہے کہ فقہی جزئیات کی تدوین تو دوسری صدی ہجری میں شروع ہوگئی تھی۔ سب سے پہلے امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کی قائم کردہ مجلس شوریٰ نے تیس سال میں آزادانہ بحث وتمحیص کے بعد تراسی (۸۳) ہزار فقہی مسائل مرتب کئے تھے۔ یہ بحث کبھی کبھی چند روز جاری رہتی اور کبھی مہینہ بھر (تقدمہ نصب الرایۃ للمحدث الکوثری و دیگر امام مالک، امام شافعی امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ) پھر دوسرے ائمہ مجتہدین نے مسائل کا قرآن وحدیث سے استنباط واستخراج

Marfat.com

کیا اوران کی تدوین وترتیب کا کام شروع فرمادیا۔ امام شافعی کا مشہور ارشاد ہے:

الناس فی الفقه عیالٌ علی ابی حنیفة۔ (تذکرۃ الحفاظ)

تیرہ صد سالہ علمی سلسلہ:

تو یہ فقہی جزئیات کا اختلاف اور بحث وتمحیص اور رد وقدح کوئی نئی چیز نہیں ہے، یہ سلسلہ تو تیرہ سو سال سے چلا آرہا ہے۔ اختلاف تحقیق ممنوع نہیں ۔ ہاں اختلاف کو خلاف وشقاق اور نزاع کا رنگ دینا منع ہے۔ حقانی اور ربانی علماء ہمیشہ تحقیق کے دائرہ میں رہتے ہیں، پھر یہ عمل تیرہ صدیوں سے تمام مکاتب فکر کے علماء محدثین اور فقہاء کی کتابوں میں درج چلا آرہا ہے۔ خواہ وہ حنفی ہوں یا مالکی، شافعی ہوں یا حنبلی یا اہل ظاہر ہوں اور غیر مقلد۔ مثلاً امام محمد حنفی کی تصنیفات مبسوط وغیرہ، امام مالک کی موطا، امام شافعی کی کتاب الام" مالکیہ کی مدونۃ الکبریٰ، ابن عربی مالکی کی عارضۃ الاحوذی" شرح ترمذی" ابن تیمیہ حنبلی کا فتاویٰ اوران کے تلمیذ رشید ابن قیم حنبلی کی کتابیں، ابن حزم ظاہری کی المحلّی اہل ظاہر کے پیشوا قاضی شوکانی یمنی کی نیل الاوطار۔ کتب حدیث خصوصاً صحاحِ ستہ کی شروح جیسے حافظ ابن حجر شافعی کی فتح الباری شرح بخاری، علامہ عینی حنفی کی عمدۃ القاری شرح بخاری، علامہ عسقلانی شافعی کی ارشاد الساری شرح بخاری ۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی حنفی کی فارسی شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات اور عربی شرحِ مشکوٰۃ لمعات التنقیح، نواب قطب الدین خان دہلوی حنفی ز مظاہر حق اردو شرح مشکوٰۃ، ملا علی قاری حنفی کی عربی شرح مشکوٰۃ مرقات' علامہ ابن قدامہ حنبلی کی معرکتہ الآراء کتاب "المغنی" جو آج بھی سعودی عرب کے جج صاحبان کے سامنے رہتی ہے۔ اکثر اسے دیکھ کر فیصلے کرتے ہیں۔ علامہ نووی شافعی کی "المنہاج

Marfat.com

شرح مسلم'' اور آپ کی دوسری معروف کتاب شرح المہذب۔ علامہ سیوطی شافعی کی'' مرقاۃ الصعود شرح ابوداؤد'' اکابر دیوبند کی کتب حدیث کی شروح وحواشی مثلاً فیض الباری، لامع الدراری، بذل المجهود، فتح الملهم، معارف السنن، اعلاء السنن، عرف الشذی، الکوکب الدری، حقائق السنن، توضیح السنن وغیرہ وغیرہ' غیر مقلد علماء نے بھی ان فروعی بحث وتمحیص میں باقاعدہ برابر کا حصہ لیا ہے، جیسے مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری کی تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی اور مولانا شمس الحق کی عون المعبود شرح ابوداؤد ودیگر' تو کیا ان ہزاروں فقہی جزئیات کے مباحث پر مشتمل یہ عظیم الشان علمی ذخیرہ دریابرد کردیا جائے؟ افسوس صد افسوس۔

دلیلِ ختم نبوت :

فائدہ : بندہ راقم سطور کے ناقص خیال میں تو تیرہ سو سال سے ساری دنیا میں یہ اجتہادی فروعی مسائل تعلیم اور بحث وتمحیص نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ اور آپ کی ختم نبوت کی ایک واضح دلیل ہے۔ اس طرز تعلیم کی وجہ سے ہر سال ہزاروں علماء کرام اور طلباء عظام آپ ﷺ کی احادیث، اقوال وافعال اور احوال کے ایک ایک جزء، ایک ایک لفظ کو بار بار پڑھتے اور سنتے ہیں۔ اس کے معنی ومفہوم پر صبح سے رات گئے تک غور وفکر کرتے ہیں۔ اس کی مثال انسانی تاریخ میں کسی مذہب میں بھی نہیں ملتی۔ جیسے اسماء الرجال کا فن خصوصیتِ اسلام ہے۔ اسلامی نظام کے اُصول۔ فروع کی مفصل بحث اس کا تکرار واصرار بھی خصوصیتِ اسلام ہے۔ یہ تا قیامت قرآن وحدیث کے علوم کی حفاظت کا قدرتی نظام ہے، وہ لوگ خوش بخت ہیں، جو اس نظام کے کل پرزے ہیں اور اس میں صبح وشام جڑے رہتے ہیں اور اس کے لئے زندگیاں

Marfat.com

وقف کئے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ مقبول فرمائیں۔(آمین)

قلبِ دردمند ذہن ارجمند اور زبان ہوشمند :

اکبرالہ آبادی نے کہا تھا، اور ندوہ ہے "زبان ہوشمند" ۔وہ کے سب سے بڑے رہنما حضرت سید سلیمان ندوی اسے ناکافی سمجھتے تھے۔مولانا سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں :

"رجحان اور ذوق کی تبدیلی اور عمر کی ترقی کے ساتھ ساتھ سید صاحب کا دارالعلوم ندوہ کے بارے میں ذوق ورجحان بھی خاصا بدل گیا تھا۔اب وہ اس کو محض ایک علمی ادارہ اور پڑھنے پڑھانے اور علوم جدیدہ سے بقدرِ ضرورت واقفیت کا مرکز سمجھنے پر قانع نہ تھے۔وہ ندوہ کو قلبِ دردمند، ذہنِ ارجمند اور زبانِ ہوشمند تینوں کا مجموعہ دیکھنا چاہتے تھے اور اسی ترتیب وتناسب کے ساتھ کہ پہلا مقام قلب دردمند کا ہو۔دوسرا ذہنِ ارجمند کا اور اس کے بعد ان کی ترجمانی کے لئے زبان ہوشمند ہو"۔

(سید نمبر ص ۸۵)

آفتاب سے زیادہ روشن دلیل :

اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے اساطین ندوہ بزرگوں نے اکابر دیوبند کے آستانوں پر جبین نیاز رکھ دی۔سید سلیمان ندوی، سید ابوالحسن ندوی، مولانا عبدالباری ندوی، مولانا عبدالماجد دریابادی، اتباع حق، صدیوں سے ہمت پسند ہزاروں بزرگان دین جن کے تقوی، اتباع سنت اتباع حق اور اخلاص میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ یہاں ضد وانانیت کا وہم بھی نہیں کیا جا سکتا۔فقہی اختلافی مسائل میں مختلف دلائل احادیث وآثار بار بار وہ پڑھتے پڑھاتے ہیں، مگر اپنے نقطۂ نظر سے دائیں بائیں

Marfat.com

بالکل نہیں ہوتے۔ حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی ہر ایک اپنے مؤقف پر جما ہوا ہے۔ بار بار سوچنے سے ناقص ذہن میں اس کی یہ توجیہ آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب مطلق ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال اور آپ کی ساری ادائیں اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ مقلب القلوب ذات باری نے آپ کی مختلف اداؤں، اقوال وافعال کی محبت مختلف قلوب میں رکھ دی ہے اور اس پر ان کو جما دیا ہے۔ اب وہ ایک انچ اِدھر اُدھر ہونے کو تیار نہیں ہیں۔ ان شاء اللہ العزیز تا قیامت فقہی وفروعی اختلاف کی صورت میں آپ کی پوری مقدس کتابِ زندگی اس کی ایک ایک سطر ایک ایک حرف زندہ تابندہ رہے گا' تو تحقیق کی صورت میں یہ بحث وتمحیص عیب نہیں، بلکہ کمال ہے اور ختم نبوت کی آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ہے۔

قلمی اور عملی جہاد :

بے شک جہاد کی ایک قسم قلمی جہاد بھی ہے، وَ جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (قرآن) اہل حق اربابِ ندوہ اور دوسرے اربابِ قلم قلمی جہاد میں مصروف ہیں۔ ہمارے مولانا عبدالقیوم حقانی زید مجدھم بھی خوب خوب قلمی جہاد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ (آمین)

قلمی جہاد سے اوپر تیغ وسنان سے عملی جہاد ہے۔ حدیث شریف "ذُرْوَةُ سَنَامِهِ اَلْجِهَادُ۔" (مشکوٰۃ) سے بھی عملی جہاد مراد ہے۔ ہجرت سے پہلے قرآن مجید کے ذریعے قلمی جہاد آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ ہجرت کے بعد آپ صحابہؓ نے جہاد وقتال بالسیف شروع فرمایا، تو اسلام کو کفر پر غلبہ نصیب ہوا۔ فتح مکہ تک صرف آٹھ سال میں جزیرۃ العرب اسلام کا مرکز بن گیا اور پچاس سال میں ساری دنیا اہل اسلام کے آگے

Marfat.com

سرنگوں ہوگئی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کا ارشاد ہے کہ نماز روزہ سے اسلام کا وجود باقی رہتا ہے، مگر اس کو غلبہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسلام کا غلبہ صرف اور صرف جہاد بالسیف پر موقوف ومنحصر ہے۔

تازہ مثال :

تقریباً دس پندرہ سال قبل انہی بے روح مدرسی تعلیم دینے والے اور لینے والے علماء وطلبا نے عملی جہاد کے ذریعے دنیا کی دوسری سپر طاقت روس کو تہس نہس کر کے رکھ دیا اور اس کا ستر سالہ کمیونزم نظام تتر بتر کر کے تباہ کر دیا تھا۔ اب روس معذرت کرتا پھرتا ہے۔

طالبان حکومت :

افغانستان میں تین چار سال قبل طالبان حکومت نے ایک مثالی و معیاری نظامِ حکومت قائم کیا۔ یہ طالبان حکومت ان علماء وطلباء کی حکومت تھی، جو انہی بے روح قدیم مدارس دینیہ کے فضلاء تھے۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک' جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی' دارالعلوم کراچی' پاکستان کے دیگر مدارس کے معلمین اور متعلمین تھے۔ جدید علوم اور جدید وسائل حرب سے نا آشنا تھے، مگر ایمان، فکر آخرت اور جذبہ جہاد اور شوقِ شہادت سے سرشار تھے، تو دیکھتے ہی دیکھتے چند سالوں میں ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ امن وانصاف اور قناعت وایثار وتقوی کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے ساری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ ارکانِ حکومت صبح مدارس میں نورالانوار، ہدایہ جیسی دینی کتابیں پڑھاتے، اس کے بعد اپنے اپنے دفتر میں کام کرتے تھے اور اکثر بلا تنخواہ ڈیوٹی دیتے تھے۔ قوت لایموت گھر کی سابقہ معیشت پر گذارہ کرتے تھے۔ اور جن کی معیشت

Marfat.com

گھریلو کا انتظام نہیں تھا، وہ حکومت سے تقریباً دو ہزار پاکستانی کے برابر تنخواہ پر گذر اوقات کرتے تھے۔ طالبان حکومت ہر لحاظ سے خلافتِ اسلامیہ کا پرتو اور عکس تھی۔ کفری طاقتوں خصوصاً امریکہ نے غور سے اس کا اور اس کے اثرات کا جائزہ لیا اور اندازہ لگایا کہ اگر یہ حکومت پندرہ بیس سال اسی طرح چلتی رہی، تو اس کے امن و انصاف کے مثبت حیران کن اثرات کی وجہ سے دنیا میں اسلام کے حق میں انقلاب آجائے گا۔ امریکہ نے سازش کے تحت بعض بزدل مسلمان حکمرانوں کو اپنے ساتھ ملا کر جھوٹے الزامات لگا کر طالبان حکومت کو بغیر کسی جرم اور قصور کے تاریخ کی بدترین بمباری سے ختم کر دیا۔ ظلم و جبر کے تمام ریکارڈ توڑ دئے۔ اللہ تعالیٰ سے قومی اُمید ہے کہ طالبان پھر واپس آ کر حسبِ سابق اسلامی نظام قائم کریں گے۔ ان شاء اللّٰہ العزیز و ماذالك علی اللہ بعزیز۔

تنبیہ ! ان دونوں محیر العقول جہادوں میں ذی روح تعلیم والے دور دور تک دکھائی نہیں دیتے۔ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔حقیقت یہ ہے کہ ایمان مضبوط اور قوی ہو' رضائے الٰہی، آخرت کا اجر و ثواب پیش نظر ہو، جہاد و شہادت کا جذبہ اور شوق نصیب ہو تو دنیا اور آخرت کی سرفرازی اور کامیابی یقینی ہے۔

(ماہنامہ القاسم' اپریل ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

اِنسان کہاں سے آیا؟ کیوں آیا؟ اور کہاں جانا ہے؟

ماہنامہ ''القاسم'' کے شمارہ مئی ۲۰۰۴ء میں ''مرقع خلوص ومحبت'' کے عنوان سے قاضی محمد خان صاحب کا مضمون شائع ہوا، تو ملک بھر سے قارئین نے اس پر اپنے تأثرات بھیجے۔ مضامین' وقیع ادبی تحریریں' نقد و جرح' خطوط اور پیغامات موصول ہوئے اور تادیر یہ سلسلہ علم وادب چلتا رہا۔ ہمیں خوشی ہے کہ قارئین کو القاسم اور القاسم کے مضامین سے تعلقِ خاطر ہے اور ہم خدام کی نااہلیوں کے باوصف القاسم سے ذاتی دلچسپی ہے۔ اپنے معزز قارئین میں اربابِ فضل وکمال، اساتذہ علم ومعرفت، مشائخ اور ایسے اکابر بھی ہیں، جن کا ایک ایک ارشاد اور تحریر کا ایک ایک فقرہ گویا مستقل علوم ومعارف کا بحرِ ناپیدا کنار ہے۔ ہم ان حضرات کے مضامین اور تحریروں کو اپنے لئے دنیا میں استناد اور آخرت میں نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ڈھیروں مضامین اور خطوط ہیں۔ تنقید و توضیح، نقد و جرح، بحث ومباحثہ، علمی گرفت ونکتہ آفرینی اور استدلال وجوابِ خصم اور فروغِ علم وادب کے پیشِ نظر شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد صاحب ملتان' محقق مصنف بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب مدظلہٗ راولپنڈی، شیخ الحدیث مولانا الطاف الرحمٰن صاحب بنوی پشاور اور مبلغ اسلام مولانا قاری محمد عبداللہ بنوں' کی تحریریں نذرِ قارئین کرتے رہے۔ یقیناً قارئین حظِ وافر حاصل کرتے رہے اور اس سے اصلِ مسئلہ کی توضیح بھی ہوتی رہی، مولانا فیض احمد نے بھی اس سلسلہ میں وقیع تحریر لکھی تھی جو القاسم جون ۲۰۰۴ء میں چھپی ذیل میں نذرِ قارئین ہے ....(مرتب)

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی دامت برکاتہم کے ''درسِ علم و عرفان'' کے ایک حصہ پر بعض مخلص احباب کا تنقیدی تبصرہ ماہنامہ ''القاسم'' مئی 2004ء ص ۵۳' الخ' مطالعہ سے گذرا۔ اس سلسلہ میں مختصر گذارش ہے۔

(۱) بعض اکابرِ دیوبند کا ارشاد پڑھا تھا کہ تین سوال بہت اہم ہیں۔ ان کا حل کرنا نجات کے لئے ضروری ہے کہ انسان کہاں سے آیا؟ اور کیوں آیا؟ اور کہاں جانا ہے؟ غالباً کسی صاحبِ دل عارف نے محولہ شعر میں اسی کی طرف توجہ دلائی ہے...... ؎

رازی کو فکر یہ ہے کہ آیا کہاں سے میں
رومی کو فکر یہ کہ جاؤں کدھر کو میں

حقانی صاحب نے قرآن مجید کی آیات کریمہ کے حوالہ سے بتلایا ہے کہ ان کا حل صرف وحی الٰہی' قرآن و حدیث میں ہے۔ وحی ربانی سے ہٹ کر محض عقلی اور فلسفی تحقیق کے درپے ہونا درست نہیں...... رازی اور رومی کے عنوان سے مراد فیلسوف زمانہ ہیں، نہ کہ معروف بزرگ۔

(۱) مَتَّعَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی بِعُلُوْمِہِمَا الْمُبَارَکَۃَ۔

مولانا حقانی سمیت ہم سب ان بزرگوں کی خاکِ پا کے برابر بھی نہیں ہیں۔

(۲) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قدس سرہٗ کا مقالہ متعدد رسالوں میں پڑھا تھا کہ قرآن مجید میں ہے کہ محکمات کے مقابلہ میں متشابہات کی تاویل کرنا ضروری ہے۔ مِنْہُ اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِہَاتٌ۔ الآیہ

(آلِ عمران)

مثلاً اللہ تعالیٰ شانہ کی ذاتِ عالی کے بارے میں لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔

(شوریٰ)

Marfat.com

ایک محکم اُصول ہے۔اس کے مقابلہ میں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔(بقرۃ)
یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ۔ (فتح) متشابہات ہیں،ان کی تاویل کرنا لازم ہے۔

(۳) فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ۔ (یونس) اس آیت کریمہ میں یہ اصول ارشاد فرمایا گیا ہے کہ کس حال و مقال کو پرکھنے کے لئے اس کی کتاب زندگی، اس کے سیاق وسباق کا مطالعہ کرنا ناگزیر ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی قطعی عصمت کے مسئلہ میں کتاب وسنت کی بعض نصوص کی تاویل کرنا بالاتفاق واجب ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان عدالت وثقاہت کی تاویل کرنا ضروری ہے۔علیٰ ہٰذا دیگر اکابر ملت کے بارے میں بھی اس اُصول پر عمل کیا جاتا ہے اور بوقتِ ضرورت تاویل کی جاتی ہے۔کلام کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جاتا۔صرف عن الظاہر کرتے ہوئے اس کی مناسب توجیہ کی جاتی ہے۔

اور قریب آجایئے :

آپ کے پڑوس میں دو مسلمان رہتے ہیں، جو شب و روز آپ کے مشاہدہ میں رہتے ہیں۔ایک پکا نمازی ہے۔صفِ اوّل اور تکبیرِ اولیٰ کا پابند ہے اور دوسرا بالکل نماز نہیں پڑھتا۔شاید نمازِ عید پڑھتا ہو۔ایک روز آپ کا معتمد ثقہ آدمی خبر دیتا ہے، کہ آج میں نے صبح کی نماز میں جائزہ لیا اور دیکھا کہ وہ دونوں شخص نماز میں شامل نہیں تھے۔آپ یہ سن کر فرمائیں گے کہ بھائی فلاں نمازی کو کوئی عذر پیش آ گیا ہوگا۔ بیمار ہوگا یا بروقت جاگ نہیں آئی ہوگی تو اس کے بارے میں آپ مناسب تاویل کریں گے اور دوسرے کے بارے میں اس خبر کو اس کے ظاہر پر رکھیں گے، کوئی تاویل نہیں کریں گے۔آپ کے اس مختلف فیصلے کی وجہ ان کی زندگی ہے، جو روز و شب آپ

Marfat.com

کے مشاہدہ میں رہتی ہے۔ حضرت مولانا حقانی صاحب تقریباً بیس پچیس سال سے علماء و دینی حلقوں مین متعارف ہیں۔ ایمان افروز اور روح پرور بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ تحریراً و تقریراً دینِ حق کے لاثانی داعی ہیں۔ جامعہ ابوہریرہ جیسے اہم ادارہ کے بانی و مہتمم ہیں، جس کی متنوع دینی خدمات موصوف کی کرامت ہیں۔ سلفِ صالحین پر اعتماد اور احترام اکابر کے پرجوش داعی اور پرزور ترجمان ہیں۔ بلکہ احباب و اصاغر کا بھی حد درجہ اکرام کرتے ہیں۔ بعض اوقات مولانا حقانی صاحب کے اس مفرط اکرام و اعزاز سے احباب و اصاغر شرمسار ہو جاتے ہیں۔

مولانا کی نسبت توہینِ اکابر کا وہم کرنا بھی بڑی ناانصافی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ مولانا حقانی کو درجاتِ عالیہ سے نوازیں اور ان کی علمی و دینی خدمات کو قبولیت تامہ و عامہ بخشیں۔ (آمین)

بندہ فیض احمد غفرلہ

(۹ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ، جمعۃ المبارک)

(ماہنامہ القاسم جون ۲۰۰۴ء ص: ۴۳ تا ۴۵)

Marfat.com

اسلام دین رحمت ہے

رحمت کے معانی :

رحمت مخلوق کی صفت ہو تو اسکے معنی ہیں، رِقّتِ قلب، خالق کی صفت ہو تو اسکے معنی ہیں نفع رسانی۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید میں اپنا تعارف اپنی صفات عالیہ سے کرایا ہے، کہ وہ قدیر ہے، علیم ہے، رحمان ورحیم ہے، صفت رحمت کا ذکر قرآن پاک میں کثرت سے آیا ہے۔ اسلام کا پہلا سبق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے جس میں رحمت کا ذکر مکرر آیا ہے اور وہ بھی مبالغہ کے صیغوں سے دوسرا سبق اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہے، اس میں بھی رحمت کا ذکر مکرر ہے اور مبالغہ کے صیغوں سے ہے، بے حد مہربان، نہایت رحم والا ہے، دوسرے سبق میں اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت کا بیان ہے کہ خداوند قدوس تمام جہانوں کا مربی ہے، ساری کائنات ہر لحظہ اس کی تربیت سے مستفید ہو رہی ہے، اس تربیتِ مخلوقات کا سبب محض رحمت الٰہی ہے۔

ارشاد ربانی ہے: وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (اعراف ۱۵۶) کہ میری رحمت ہر چیز کو محیط ہے، ''کل شیءٍ'' عام ہے کائنات کے ہر طبقے اور ہر ذرہ کو شامل ہے۔ ملائکہ ہوں یا انسان حیوانات ہوں یا نباتات و جمادات زمین آسمان، چاند، سورج،

Marfat.com

رات، دن کا ادل بدل یہ مادی نظام ہے، بے مثل نظام ہے لیکن محدود ہے مخلوق کے تمام طبقے اس نظام سے مستفید ہو رہے ہیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم :

مادی نظام کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ شانہ نے شرعی اور ایمانی و روحانی نظام مقرر فرمایا ہے جو بے مثل و بے بدل ہے اور لامحدود ہے، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کی معرفت شرعی نظام نازل فرمایا ہے۔ حضرت آدمؑ پہلے نبی تھے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی و رسول ہیں: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (انبیاء ۱۰۷) کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر محض رحمت کے لئے بھیجا ہے، رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم رحماں و رحیم کی طرف سے قرآن و حدیث کی صورت میں جو احکام لائے ہیں، وہ ساری کائنات کیلئے سراپا رحمت ہیں جسکی قدرے تفصیل درج ذیل ہے :

مخلوق اللہ کا کنبہ :

۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ ۔ (شعب الایمان بیہقی)

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے (اسکی زیر کفالت ہے) اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے عیال (مخلوق) سے اچھا سلوک کرے۔ اللہ تعالیٰ شانہ ساری مخلوق کو پال رہے ہیں تو جو شخص بھی اس کی مخلوق سے بھلائی کرے اسکو نفع پہنچائے، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی شانِ ربوبیت و رحمت کا مظہر بن جاتا ہے، پھر خلق کا لفظ عام ہے حیوانات اور تمام انسانی طبقات کو شامل ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر پھر نیک ہوں یا بد،

Marfat.com

ایک حدیث شریف میں ہے" الدین النصیحة "(مسلم، ابوداود، نسائی) کہ دین (اسلام) خیر خواہی ہے۔ یعنی اسلام کی تعلیم ہے کہ سب کی خیر خواہی کی جائے رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تفصیل اور تاکید سے مخلوق کے ہر طبقہ کی خدمت اور اسے نفع پہنچانے کی ہدایات دی ہیں اور اس کے فوائد وفضائل ذکر فرمائے ہیں۔

والدین کا مرتبہ ومقام :

مخلوق میں سے انسان کے لئے قریبی طبقہ والدین ہیں اللہ تعالیٰ شانہ نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں اپنے حق عبادت کے ساتھ والدین کا حق احسان ذکر فرمایا اور بارہا آیتوں میں والدین کی خدمت کی تاکید آئی ہے والدین اپنی اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا مظہر اتم ہیں۔

ارشاد رحمانی ہے : وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (بقرہ ۸۳) ہم نے بنی اسرئیل سے پختہ وعدہ لیا کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ اور ارشاد قرآنی ہے: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ (بنی اسرائیل:۲۳،۲۴) اور آپ کے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور کہو میرے پرودگار ان پر رحمت فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

Marfat.com

ارشاد رحمانی ہے: " وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا "۔(عنکبوت ۸) اور ہم نے انسان کو اسکے والدین کے ساتھ بھلائی کی تاکید کی ہے، مشرک والدین کے ساتھ بھی حسن سلوک کا حکم ہے ' وَ صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا۔(عنکبوت:۸) اور ان مشرک والدین کے ساتھ (بھی) دنیا میں معقول طریقہ سے رہنا ان کی خدمت کرتے رہنا) ارشاد قرآنی ہے : وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ط وَ حَمْلُهُ وَ فِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔(احقاف:۱۵) اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی ہے (بالخصوص) اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں اٹھایا اور تکلیف سے جنا اور تین مہینے تک اس کو اٹھانا اور دودھ چھڑانا۔

والدین کو دیکھنے کا ثواب :

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے :

مَا مِنْ وَلَدٍ بَارٍ يَّنْظُرُ إِلٰى وَالِدٍ فِيْهِ نَظَرَ رَحْمَةٍ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ نَظْرَةٍ حَجَّةً مَّبْرُوْرَةً، قَالُوْا وَ إِنْ نَظَرَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قَالَ نَعَمْ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَ أَطْيَبُ ۔(مشکوۃ ۴۲۱ باب البر د الصلة شعب الایمان بیھقی)

نیک اولاد اپنے والدین کو نظر رحمت و شفقت سے دیکھے تو اللہ تعالیٰ ہر دیکھنے پر حج مقبول (کا ثواب) عطا فرماتے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر چہ روزانہ سو دفعہ دیکھے (تب بھی سو حج مقبول کا ثواب ملے گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں (اور ہر عیب و عجز سے) پاک ہیں (لہٰذا سو حج مقبول کا ثواب دینا معمولی بات ہے)

Marfat.com

جنت ماں کے قدموں تلے :

یہ تو والدین کی زیارت کا درجہ ہے۔ ان کی خدمت کا درجہ اس سے بہت بلند ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ایک صحابیؓ نے جہاد میں جانے کا مشورہ لیا۔

قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ لَّكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فالزمها فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱، نسائی، مسند احمد)

آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیری والدہ زندہ ہے۔ عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا تو والدہ سے چمٹا رہ، کیونکہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے (یعنی اس کی قدم بوسی اور خدمت سے جنت ملے گی)

ماں باپ کی فرمانبرداری :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے پوچھا: مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِهِمَا قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱، ابن ماجہ) والدین کا اولاد پر کیا حق ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی، یعنی ان کی فرمانبرداری موجب جنت ہے اور ان کی نافرمانی موجب دوزخ ہے۔

بیٹی کے حقوق :

زمانہ جاہلیت میں عورت بہت مظلوم تھی۔ انسانی حقوق سے محروم تھی، والدہ کے ترکہ سے اسے میراث نہیں ملتی تھی، خاوند کے ترکہ سے بھی محروم تھی۔ بعض اوقات خاوند اسے نہ بساتا تھا اور نہ طلاق دے کر اسے فارغ کرتا، بار بار طلاق دیتا اور رجوع کرتا، بیچاری معلقہ بن کر رہ جاتی، جاہل لوگ نسوانی اولاد کو ناپسند کرتے تھے۔ بعض

Marfat.com

اوقات عار کی وجہ سے سنگ دل باپ اپنی معصوم بچیوں کو مار ڈالتے، زندہ درگور کردیتے اور بعض اوقات تنگ دستی اور فقر و فاقہ کی وجہ سے ہلاک کردیتے۔ رحمۃ للعالمین تشریف لائے، ایمان و امن کی بہار آئی۔

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے حکم دیا: وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ط (انعام ۱۵۱) تنگ دستی کی وجہ سے اپنی اولاد کو مت قتل کرو، ہم تجھ کو اور ان کو روزی دیتے ہیں۔ (روزی رسانی کا نظام ہمارے ہاتھ میں ہے)

اور ارشاد فرمایا: وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ط۔ (نحل ۵۸،۵۹) اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے، تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصہ سے بھرا رہتا ہے۔ اس خوشخبری کے رنج سے لوگوں سے چھپا پھرتا ہے (اس اتار چڑھاؤ میں رہتا ہے) کہ ذلت کے ساتھ اسے روکے رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ (ماہنامہ القاسم اکتوبر ۲۰۰۲ء)

" اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ...... وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ (تکویر: ۸،۹) قیامت کے دن احکم الحاکمین کی عدالت میں ننھی معصوم بچی سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی؟ اس بلیغ مختصر آیتِ کریمہ نے عرب کی تمام قساوتوں، سنگ دلیوں اور سفاکیوں کو مٹانے میں وہ کام کیا جو بڑی بڑی تصنیفات نہیں کرسکتی تھیں۔

لڑکی کی تربیت پر اجر و ثواب:

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکی کی تربیت کے سلسلہ میں بہت سے

Marfat.com

فضائل ارشاد فرمائے ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَ هُوَ هٰكَذَا وَ ضَمَّ اَصَابِعَهٗ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۱ و صحیحین)

جس نے دو بچوں کی پرورش کی، یہاں تک وہ جوان ہوگئیں (اس کی پرورش سے بے نیاز ہوگئیں) قیامت کے دن وہ اس طرح میرے پڑوس میں ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو اُٹھا کر اور ملا کر سمجھایا۔

ان مبارک ہدایات اور تعلیمات کا یہ اثر ہوا کہ لوگ دوسروں کی لڑکیوں کو اپنی تربیت میں لینے کی درخواستیں اور تمنائیں کرتے تھے۔ ۷ھ میں عمرۃ القضاء کے موقع پر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے واپس چلنے لگے، تو سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی یتیم بچی اُمامۃ یَا عَمِّ یَا عَمِّ اے چچا اے چچا! کہتی ہوئی اور دوڑتی ہوئی آئی۔ حضرت حمزہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی تھے اور رضاعی بھائی بھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس بچی کو اُٹھالیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کر دیا۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی کہ یہ بچی مجھے دی جائے، میں اس کی تربیت کروں گا۔ (بخاری)

بعض روایات میں ہے کہ ایک تیسرے صحابیؓ نے بھی درخواست کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوش کن منظر دیکھ کر بہت محظوظ اور مسرور ہو رہے تھے کہ ایک وقت ظلوم و جہول انسان اپنی بچی کو برداشت نہیں کرتا تھا اور اب اسلام کی برکت سے اجنبی بچی کے لئے کئی گودیں کشادہ ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دیدی کہ اس کی بیوی بچی کی خالہ ہے، ماں کے بعد خالہ سے اُنس زیادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

بیوی کے ساتھ اچھا سلوک :

الغرض رحمۃ اللعالمین ﷺ نے مظلوم عورت کی خدمت کا بہت بلند مقام بتلایا اور اس کی خوشنودی و خدمت کے اخروی درجات تعلیم فرمائے۔ عورت کی تین حالتیں ہیں۔ (۱) ماں (۲) بیٹی۔ ان کے فوائد اوپر ذکر ہو چکے ہیں۔ (۳) بیوی اس کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ (ترمذی باب ماجاء فی حق المرأۃ علی زوجہا ۱/ ۱۳۸) تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کے اخلاقِ حسنہ کا کمال زندگی کے مختصر میدانوں میں ظاہر نہیں ہوتا، مثلاً دفتر، دکان، مدرسہ وغیرہ میں چند گھنٹے رہنے سے کمالِ اخلاق واضح نہیں ہوتا، گھر کی زندگی موت تک ایک طویل میدانِ عمل ہے۔ اخلاقِ حسنہ کا حقیقی نقشہ گھریلو زندگی میں نمایاں ہوتا اور کھل کر سامنے آتا ہے۔

رحمۃ اللعالمین ﷺ نے ساری مخلوق کے حقوق اور ان کی خدمت کے فضائل ارشاد فرمائے، بالخصوص کمزور طبقوں کے حقوق کی طرف زیادہ توجہ دلائی ہے۔

یتیموں کے حقوق :

ارشادِ رحمانی ہے: وَالْيَتٰمٰى (النساء: ۸) اور یتیموں کے ساتھ احسان کرو۔ اور ارشادِ ربانی ہے: فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ۔۹) تو یتیم کو نہ دبا۔ اور ارشادِ قرآنی ہے: وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ۔ (النساء: ۱۲۷) اور یہ کہ یتیموں کے لئے انصاف پر قائم رہو۔

حدیث شریف میں ہے: اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ فِى الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَ

Marfat.com

اَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰی وَ فَرَّجَ بَیْنَهُمَا شَیْئًا (مشکوٰۃ ۴۲۲، بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح (قریب قریب) ہونگے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب کی وضاحت کے لئے) مسبحہ اور درمیانی انگلی کو ذرا فاصلہ پر رکھ کر اشارہ کیا۔

ایک حدیث شریف میں ہے: خَیْرُ بَیْتٍ فِی الْمُسْلِمِیْنَ بَیْتٌ فِیْهِ یَتِیْمٌ یُحْسِنُ اِلَیْهِ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۲۳، ابن ماجہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کا سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ حسنِ سلوک کیا جاتا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ مَسَحَ رَأْسَ یَتِیْمٍ لَمْ یَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ کَانَ لَهٗ بِکُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَیْهَا یَدُهٗ حَسَنَاتٌ۔ (مشکوٰۃ شریف: ۴۲۳، ترمذی)

جو شخص یتیم کے سر پر صرف اللہ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرے تو ہاتھ کے نیچے ہر ہر بال کے عوض نیکیاں ملیں گی۔

اور ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی یَتِیْمَةٍ اَوْ یَتِیْمٍ عِنْدَهٗ کُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّةِ کَهَاتَیْنِ وَ قَرَنَ بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ۔ (مشکوٰۃ ۴۲۳، ترمذی) جس نے یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کے ساتھ احسان کیا تو وہ جنت میں میرے قریب ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں ملا کر سمجھایا۔

معروف حدیث شریف ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا سارا کام کاج کرتی تھیں، آٹا پیسنا، پانی لانا، جھاڑو دینا، وغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے قیدیوں میں سے ایک خادم کی درخواست کی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدر کے یتیموں کا انتظام مقدم ہے۔ (ابوداؤد: ۲۵۲/۱)

Marfat.com

فائدہ : اسلام سے پہلے یتیموں کی دیکھ بھال کے لئے کوئی یتیم خانہ دنیا میں نہیں تھا۔ آج ساری دنیا میں جگہ جگہ یتیم خانے دکھائی دیتے ہیں، یہ اسلامی تعلیمات کی برکت ہے۔

بیوہ کے حقوق :

انسانی معاشرہ میں ایک بے کس و بے بس طبقہ بیوگان کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے باقی سب نکاح بیوگان سے کئے۔ اس طرح نکاحِ بیوگان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کی بے کسی اور بے بسی کا کافی حد تک اپنے عمل سے ازالہ فرمایا۔

ایک حدیث شریف میں ہے: اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَکَالَّذِیْ یَصُوْمُ النَّهَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ ۔ (بخاری) بیوہ اور حاجتمند کے لئے کوشش کرنے والے مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے اور اس شخص کی مثل ہے جو دن بھر روزہ رکھا کرے اور رات بھر نماز پڑھا کرے۔

اس مضمون کی مرفوع حدیث مشکوٰۃ ص ۴۲۲ پر صحیحین کے حوالہ سے بھی مذکور ہے۔

بیمار کے حقوق :

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بیمار کے لئے بہت سے احکام میں تخفیف فرما دی ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ۔ (النور:۶۱) اور نہ بیمار پر کوئی تنگی ہے بوقتِ ضرورت وضو کی جگہ تیمم کی اجازت ہے، بیٹھ کر نماز پڑھنے کی سہولت ہے،

Marfat.com

روزہ قضا کرنے کی اجازت ہے۔ بیمار کی تیمارداری اور خدمت پر بڑے بڑے انعام مقرر ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ (مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۴، ومسلم) مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے میوے چنتا رہتا ہے)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے بیمار مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب وہ شام کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کی مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۳۵، ترمذی، ابوداؤد)

رشتہ داروں کے حقوق :

اہل قرابت کے حقوق کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔قرآن مجید کی بارہ آیتوں میں صلہ رحمی کی صریح تاکید آئی ہے۔صلہ رحمی کے مقابلہ میں قطع رحمی ہے۔ارشادِ قرآنی ہے : وَبِذِی الْقُرْبٰی (النساء: ۳۰) اور رشتہ داروں سے احسان کرو۔اور ارشادِ رحمانی ہے: واٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ ۔(بنی اسرائیل:۲۶) اور قرابت دار کو اس کا حق دے۔

حدیثِ قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں رحمان ہوں، رحم (رشتہ داری) کو میں نے پیدا کیا اور لفظِ رحمان سے لفظِ رِحم کو مشتق کیا، جس نے اس کو ملایا (یعنی رشتہ داروں کو جوڑا) تو میں نے اس کو (رحمتِ خاصہ) سے ملایا اور جس نے اس کو کاٹا (قطع رحمی کی) میں نے اسے (اپنی رحمتِ خاصہ) سے کاٹا۔(مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۰، صحیحین)

Marfat.com

رحمان، رِحم میں حرفوں کا اشتراکِ اشتراکِ محبت کی طرف مشیر ہے۔ فی الجملہ اسمی اور لفظی مناسبت کی رعایت بھی ضروری ہے۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ کے تحت صلہ رحمی ضروری ہے نیز بچوں اور بچیوں کے رشتے ناطے عموماً قرابت داروں میں ہوتے ہیں، صلہ رحمی کی رعایت سے گھروں میں بچے اور بچیاں خوش وخرم رہتی ہیں۔ قطع رحمی سے سب گھر عذاب گھر بن جاتے ہیں۔ (القاسم نومبر ۲۰۰۴ء)

ہمسایہ کے حقوق :

ارشادِ رحمانی ہے : وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ (نساء:۳۰) اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ د ر کے ساتھ احسان کرو۔

اس کی تفسیر میں متعدد اقوال ہیں، قریب اور دور کا ہمسایہ، جس کا مکان آپ کے مکان سے متصل ہے وہ قریب ہے اور جو فاصلہ پر ہے وہ دور ہے۔ دوسرا قول ہے، ہمسایہ رشتہ دار اور اجنبی۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ، پہلو کا ساتھی، جس کی ہمسائیگی مختصر وقت کیلئے ہے جیسے گاڑی، ریل، ہوائی جہاز کا ہم سفر، ایک مدرسہ کے دو طالب علم، ایک استاذ کے دو شاگرد، ایک کارخانہ کے دو ملازم، یہ سب درجہ بدرجہ ہمسایہ ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ وَاللّٰہِ لَایُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الَّذِیْ لَایَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ۔

(مشکوٰۃ ص۴۲۲، صحیحین)

خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، خدا کی قسم وہ مؤمن نہیں، عرض کیا گیا کون یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔

Marfat.com

دوسری حدیث شریف میں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ لَایَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۔ (مشکوٰۃ، مسلم)

وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا، جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے مامون اور محفوظ نہیں۔

تیسری حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مَا زَالَ جِبْرَئِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ ۔ (مشکوٰۃ، صحیحین)

حضرت جبریل علیہ السلام ہمیشہ ہمسایہ کے بارے میں تاکید کرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ عنقریب وارث بنادیں گے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمسایہ کے حق رشتہ دار کے حق کے قریب قریب ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے: مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ جَارَهٗ ۔ (بخاری)

جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ جزاء پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے۔

ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خدا تعالیٰ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (بخاری)

حقیقت یہ ہے کہ مصیبت کے وقت سب سے پہلے پڑوسی خبر گیری کرتا ہے، لہٰذا اس کے حقوق اور خوشنودگی کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے۔

غلاموں کے حقوق :

انسانی کمزور طبقوں میں سے ایک طبقہ غلاموں اور مملوکوں کا ہے۔ ہمیشہ فاتح

Marfat.com

قوموں نے مفتوح قوموں کے افراد کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ یہ غلامی کا مسئلہ ہمیشہ سے بین الاقوامی مسئلہ رہا ہے۔ اسلام نے پہلے غلاموں کے حقوق بتائے۔ ان کی اصلاح کی، پھر رفتہ رفتہ اسے ختم کیا۔ سب سے پہلے کفارات کی ادائیگی میں آزادی کو شرعی مسئلہ بنادیا۔ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ، گردن آزاد کرنا۔ غلام آزاد کرنے کی ترغیب دی گئی اوراس پر اجروثواب اور جہنم سے نجات کی خوشخبری دی گئی۔

حدیث شریف میں ہے : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ۔

(مشکوٰۃ کتاب العتق ص ۲۹۳، بخاری ومسلم)

جو مسلمان گردن کو آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا عضو جہنم سے آزاد کردیں گے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آزادی بخشنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے صرف ایک کفارہ میں چالیس غلام آزاد کئے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے مختلف اوقات میں ایک ہزار غلام آزاد کئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جو نسبۃً زیادہ مالدار تھے، مجموعی طور پر تیس ہزار غلام آزاد کئے۔

غلاموں نے اسلام کی اس فیاضی اور ہمدردی کو دیکھ کر مکہ مکرمہ میں خندہ پیشانی سے اسلامی دعوت کا استقبال کیا۔ مکہ مکرمہ میں غلاموں میں سے، خبابؓ، بلالؓ، یاسرؓ، قتادہؓ، صہیبؓ اور لونڈیوں میں لبینہؓ، زنیرہؓ، نہدیہؓ، اُم عبیسؓ اور سمیہؓ۔ ان سب نے اسلام کا شرف حاصل کرتے ہوئے بڑی بڑی مصیبتیں جھیلیں، حتی کہ بعض مقام شہادت پر فائز ہوئے۔ (سیرۃ النبیؐ سید سلیمان ندوی ج ۶ ص ۱۶۰)

Marfat.com

فائدہ :

آج کل غلام نہیں ہیں، ان کی جگہ ماتحت ملازم اور مزدور ہیں، ان کے بھی حقوق ہیں۔ان کی تحقیر نہ کی جائے، مناسب کام ذمہ لگایا جائے، جو قوت برداشت سے باہر نہ ہو اور معقول مزدوری بروقت ادا کی جائے۔

حدیث شریف میں ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ ۔(مشکوٰۃ باب الاجارۃ:۲۵۸،ابن ماجہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مزدور کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اسے مزدوری ادا کرو۔

اسلامی برادری کے حقوق :

اسلام سے پہلے عرب میں شدید بدامنی تھی۔ہر قبیلہ دوسرے قبیلے کا دشمن تھا۔ایک ایک خون کا بدلہ کئی کئی پشتوں تک لیا جاتا تھا، متحارب خاندانوں میں لڑائیوں کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ جاری رہتا تھا۔

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، سب کو ایک کلمہ پر اکٹھا کیا اور اسلامی اخوت کا رشتہ قائم فرما کر سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔لسانی، لونی، جغرافیائی، صوبائی اور علاقائی امتیازات کے بت توڑ کر رکھ دیئے۔

ارشادِ قرآنی ہے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا ۔
(آلِ عمران:۱۰۳)

اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب ملکر مضبوطی سے پکڑے رہو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ کے احسان کو یاد کرو جبکہ تم دشمن تھے، پس اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا، پھر تم بھائی بھائی ہو گئے۔

ارشادِ رحمانی ہے: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔(حشر:۱۰)

اے ہمارے رب! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے، بخش دے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کی طرف سے کینہ نہ رہنے دے۔ پروردگار! بیشک آپ بڑے مہربان اور بہت رحم کرنے والے ہیں۔اور اشادِ قرآنی ہے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (فتح:۲۹) مسلمان آپس میں مہربان ہیں۔

اور ارشادِ ربانی ہے: اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(مائدۃ:۵۴) مسلمان دوسرے مسلمان کے سامنے نرمی کرنے والے ہیں۔اس اسلامی اخوت، محبت اور مہربانی کی تشریح و توضیح احادیث مبارکہ میں خوب خوب فرمائی گئی ہے۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهٗ اِشْتَكٰى كُلُّهٗ ۔(مشکوۃ ص ۴۲۲، مسلم)

اہل ایمان ایک آدمی کی مثل ہیں، اگر اس کی آنکھ دکھے تو سارا بدن دکھ محسوس کرتا ہے اور اس کے سر درد کرے تو تمام بدن درد محسوس کرتا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ۔(مشکوۃ، صحیحین)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دیوار کی مثل ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پنجہ بنا کر دکھایا۔

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیوار کی ایک ایک اینٹ دوسری اینٹ سے ملکر مضبوط قلعہ بن جاتی ہے، ملت اسلامیہ ایک مضبوط و مستحکم قلعہ ہے، جس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک مسلمان ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مسلمانوں کو باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے، محبت کرنے اور شفقت کرنے میں جسم انسانی کی طرح دیکھو گے کہ اس کے ایک عضو میں تکلیف ہو تو بدن کے سارے اعضاء بخار اور بے خوابی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ، صحیحین)

ایک حدیث شریف میں ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ۔ (مشکوٰۃ، مسلم)

مسلمان کا ہر حصہ دوسرے مسلمان پر حرام ہے، اس کا خون ہو، اس کا مال اور اس کی آبرو۔

مسلمانوں کی خیر خواہی پر بیعت:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔ (بخاری ج ۱ ص ۱۳)

میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر۔

حضرت جریرؓ نبی کریم ﷺ کے وصال سے چند ہفتے پہلے اسلام لائے تھے۔ ایک غلام کی معرفت آپ نے گھوڑا تین سو درہم میں خریدا، جب آپ نے دیکھا تو اس

Marfat.com

کے مالک سے فرمایا، آپ کے گھوڑے کی قیمت زیادہ ہے، خود قیمت بڑھاتے بڑھاتے باصرار آٹھ سو درہم دیئے اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر مسلمان کی خیر خواہی پر بیعت کی تھی، اسی کے مقتضیٰ پر عمل کیا ہے۔

(عمدۃ القاری ج۱ص۳۲۳ و فتح الباری ج۱ص۱۸۳)

ایک حدیث شریف میں ہے:

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ۔ (بخاری)

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

ایک حدیث شریف میں ہے: وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔ (مشکوٰۃ ص۳۲، مسلم) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد میں رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے: جو شخص کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی اخروی تکلیف دور فرمائیں گے۔

ایک حدیث شریف میں ہے: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

(بخاری ج۱ص۱۳)

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے (نعمت اسلامی کی ناقدری اور ناشکری ہے)

مسلمان کو گالی دینا اور لڑنا :

ایک حدیث شریف میں ہے: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَايُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَايُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (بخاری)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم بخدا تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہوگا، جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

مشکوٰۃ ص ۴۲۲، بحوالہ صحیحین حدیث کے یہ الفاظ ہیں : لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ۔ معنیٰ ظاہر ہے۔ (القاسم دسمبر ۲۰۰۴ء)

انسانی برادری کے حقوق :

موجودہ دور میں نام نہاد انسانی حقوق کی علمبردار قومیں اور تنظیمیں بلند بانگ دعوے کرتی ہیں کہ ہم انسانی حقوق کی محافظ ہیں، لیکن حقیقت میں یہ انسانی حقوق کو سب سے زیادہ پامال کرنے والی اور قاتل ہیں۔ موجودہ زمانہ میں افغانستان اور عراق میں امریکہ کے مظالم اس طرح فلسطین میں اسرائیل اور کشمیر میں بھارت اور چیچنیا میں روس کے مظالم سب پر عیاں ہیں، مگر یہ قومیں اور تنظیمیں گونگے شیطان کی طرح خاموش ہیں۔ بلکہ در پردہ ان کی حامی ہیں۔ افسوس کہ ان مظالم کا نشانہ ہر جگہ صرف اور صرف مسلمان ہیں، حالانکہ ان کے چھوٹے بڑے ۵۶ ملک ہیں۔ مجموعی طور پر نوے لاکھ فوج ہے۔ ترقی کے تمام اسباب ان کے پاس ہیں، بہترین افرادی قوت ہے، پٹرول ہے، لوہا ہے، دیگر معدنیات ہیں، اکثر مسلمان ریاستیں باہم متصل ہیں، لیکن مسلم ممالک کی قیادت صحیح نہیں ہے، کمزور ایمان والی اور ڈرپوک ہے۔ اگر مجاہد اور متقی قیادت مسلمانوں کو مل جائے تو آج ہی دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔

رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے مطلق انسانی برادری کے حقوق بتلائے اور ان پر عمل کر کے دکھلایا اور فرمایا تمام انسانوں کی بھلائی چاہنی چاہئے اور

Marfat.com

سب کو نفع پہنچانا چاہئے، کسی کو بھی بے وجہ تکلیف نہ پہنچانی چاہئے۔ ارشادِ قرآنی ہے :

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ (بقرہ:۸۳) اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔ النّاس کا لفظِ عام غیر مسلموں کو بھی شامل ہے۔ ''اچھی بات'' میں اسلام کی دعوت دینا بھی داخل ہے، سب سے انصاف کرنا بھی انسانی حقوق میں سے ہے۔

ارشادِ ربانی ہے : وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ۔ (مائدۃ:۸) اور کسی قوم کی عداوت تم کو اس پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو (ہر حال میں) انصاف کرو یہ بات تقویٰ کے قریب ہے۔

قیدیوں سے اچھے سلوک کا تلقین :

ارشادِ رحمانی ہے : وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ۔ (دھر:۹) اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں (اللہ کی محبت میں) محتاج اور یتیم اور قیدی کو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں قیدی غیر مسلم ہی ہوا کرتے تھے۔

حدیث شریف میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ جس مسلمان کے پاس کوئی قیدی رہے، وہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے، اس کی تعمیل میں صحابہ کرامؓ قیدیوں کو اپنے سے بہتر کھانا کھلاتے تھے۔ (تفسیر عثمانی)

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِهٖ ۔ (مشکوٰۃ)

ایک حدیث شریف میں ہے: اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (مشکوٰۃ ص ۴۲۳ باب الشفقة والرحمة علی الخلق ۔ ابوداؤد، ترمذی) تم زمین والوں پر رحم

Marfat.com

کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ جس کی حکومت آسمان پر بھی ہے)

ایک حدیث شریف میں ہے : لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ ۔ (مسند احمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا، جب تک لوگوں کیلئے وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

قرآن وحدیث میں یہ مذکورہ نصوص عام ہیں۔ غیر مسلموں کو بھی شامل ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک نابینا بوڑھا غیر مسلم شخص دیکھا، جو بھیک مانگ رہا تھا تو اسے اپنے گھر لے آئے اور اسے کچھ دیا، پھر بیت المال سے اس کا وظیفہ جاری کرایا۔

(کتاب الخراج امام ابو یوسف ص ۷۲ سیرۃ النبیؐ ج ۶ ص ۱۷۳)

اسلام کا یہ عام فیصلہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے عام صدقے غیر مسلموں کو بھی دے جاسکتے ہیں۔ احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی خاندان کو صدقہ دیا۔ اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دو یہودی رشتہ داروں کو تیس ہزار کی مالیت کا صدقہ دیا۔ (سیرۃ النبیؐ ج ۶ ص ۱۷۳)

جانوروں کے حقوق :

اسلام دنیا میں لطف ومحبت کا جو پیغام اور پروگرام لے کر آیا تھا، اس کا سلسلہ حیوانات تک وسیع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَھِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃٌ۔ (مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ ص ۱۶۸ بخاری ومسلم) نہیں کوئی مسلمان جو درخت کا پودا لگاتا ہے، یا کھیتی باڑی کرتا ہے، پھر اس سے انسان یا پرندہ یا

Marfat.com

جانور کھاتا ہے، مگر وہ اس کے لئے صدقہ بن جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ انسان کی طرح چرند پرند کی خدمت کرنا ان کو نفع پہنچانا سب موجبِ اجر وثواب ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے :

غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّعْصِيَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطْشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهُ بِذَالِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ۔

(مشکوٰۃ ص ۱۶۸ صحیحین)

ایک گنہگار عورت کو بخش دیا گیا، جو کنویں کے کنارے پر ایک کتے کے پاس سے گذری جو پیاس سے زبان نکال کر ہانپ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کر دے (تو اس عورت کو کتے پر ترس آ گیا) اس نے اپنا موزہ اُتارا اور اسے اپنے دوپٹہ سے باندھا، پھر پانی کھینچ کر (اسے پلایا) اس عملِ خیر کیوجہ سے اسے بخش دیا گیا۔ عرض کیا گیا، (صحابہ کرامؓ نے عرض کیا) کیا ہمارے لئے جانوروں کی خدمت کرنے میں بھی اجر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر تر جگر والی مخلوق (جاندار) کی خدمت کرنے میں اجر ہے۔

اس مضمون کی ایک حدیث ابن ماجہ میں بھی ہے کہ ایک گنہگار مرد نے پیاسے کتے کی خدمت کی تو اسے بخش دیا گیا۔ ایک حدیث شریف میں ہے :

مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهُ فِيْهَا اَجْرٌ وَمَا اَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۹، دارمی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے غیر آباد زمین کو آباد کیا، تو اس کے لئے اس میں اجر ہے اور طالبِ رزق نے اس سے کھایا تو وہ اس کے

Marfat.com

پہنچاتے تھے اور شکایت کر کے اپنی تکالیف کا ازالہ کراتے تھے۔

واقعی اسلام دینِ رحمت ہے۔ اسلام کے سینہ میں جو دل ہے، وہ بہت نرم ہے اور رحم و کرم سے بھرا ہوا ہے۔ ختامہٗ مسک۔ مضمون کا خاتمہ معطر کستوری ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَتِسْعِیْنَ رَحْمَةً بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ (مشکوٰۃ باب الاستغفار ومابعدہ والتوبہ ص ۲۰۷، بخاری و مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ایک سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں جنوں اور انسانوں اور حیوانوں اور زہریلے جانوروں میں اُتاری ہے، اس ایک رحمت کی وجہ سے ساری مخلوق آپس میں مہربانی اور شفقت کرتی ہے۔ وحشی جانور (وحشت کے باوجود) اپنی اولاد پر مہربانی کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتوں کو مؤخر کر رکھا ہے، قیامت کے دن ان رحمتوں کے ساتھ اپنے بندوں پر رحم فرمائیں گے۔ (اور لامحدود وقت کیلئے لامحدود انعامات دیں گے)

دنیا محدود ہے، اس کے ایک فی صد رحمت ہے، زمین و آسمان کی تمام کائنات کا مظہر ہے۔ آخرت لامحدود ہے، اس میں لامحدود رحمت کا اظہار ہوگا۔ ننانوے فی صد کا عدد محض تفہیم کیلئے ہے، مقصود غیر محدود ہے۔ ہر رحمت کی غیر متناعی انواع ہوں گے۔

اُخروی نعمتوں کے بارے میں حدیث شریف ہے:

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا

Marfat.com

لئے صدقہ ہے۔ العافیۃ کے معنی ہیں طالب رزق، عام ہے انسان، حیوان، چرند، پرند سب کو شامل ہے"۔

ایک حدیث شریف میں ہے :

عُذِّبَتْ اِمْرَأَةٌ فِیْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ یَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۸، بخاری و مسلم) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا، جس کو اس عورت نے باندھ رکھا تھا، یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی، نہ تو اس کھلاتی تھی اور نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ خود زمین کے کیڑوں سے کھا کر گذارہ کرتی۔

ایک حدیث شریف میں ہے : رسول اللہ ﷺ ایک انصاریؓ کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اس میں ایک اونٹ تھا، جو آپ ﷺ کو دیکھ کر بلبلایا اور آب دیدہ ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کی کنپٹی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا یہ کس کا اونٹ ہے۔ ایک انصاری نوجوان نے عرض کیا، میرا ہے یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس جانور کے بارے میں جس کا خدا نے تم کو مالک بنایا ہے، خدا سے نہیں ڈرتے، اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس پر جبر کرتے ہو۔ (ابوداؤد)

جانور کا حق ہے کہ اس کی قوت برداشت سے زیادہ کام نہ لیا جائے اور بروقت حسب ضرورت پانی چارے سے اس کی خدمت کی جائے۔ سبحان اللہ۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کی شانِ رحیمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جانور بھی آپ ﷺ کو

Marfat.com

اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ۔ (مشکوٰۃ باب صفۃ الجنۃ ص۴۹۵، بخاری و مسلم)

یہ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ نے فرمایا، میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی، جن کو (تفصیل سے) نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل میں ان کا تصور گذرا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے، اگر جنت کی عورت زمین پر ظاہر ہو تو ساری زمین روشن ہو جائے اور خوشبو سے بھر جائے۔ (مشکوٰۃ ص۴۹۵، بخاری)

ایک حدیث شریف میں ہے، مؤمن کیلئے جنت میں مجوّف (جوف دار) موتی کا ایک خیمہ ہوگا، جو ساٹھ میل لمبا ہوگا۔ (بعید نہیں کہ آخرت کا میل مراد ہو)۔

(مشکوٰۃ ص۴۹۶، بخاری و مسلم)

ایک حدیث شریف ہے: اہل ایمان کیلئے دو بہشت ایسے ہوں گے کہ ان کے برتن وغیرہ سب چاندی کے ہوں گے اور دو بہشت ایسے ہوں گے کہ ان کے برتن وغیرہ سب سونے کے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ص۴۹۶، صحیحین)

ایک حدیث شریف میں ہے: ادنیٰ درجہ کے جنتی کو دنیا سے دس گناہ بڑا بہشت ملے گا۔ (مشکوٰۃ ص۴۹۲، بخاری و مسلم باب الحوض و الشفاعۃ)

ایک حدیث شریف میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ۔ (مشکوٰۃ ص۴۹۹، باب صفۃ الجنۃ، ترمذی) ادنیٰ درجہ کے جنتی کیلئے اسی ہزار (۸۰۰۰۰) خادم ہوں گے۔ سبحان اللہ۔

(القاسم اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۰۴، فروری ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

اللہ کی رحمت وسیع ہے

آج کل رحمتِ خداوندی کا تصور دل و دماغ پر حاوی رہتا ہے، ہر ذرہ اور ہر پتہ سے ظہور پذیر اور اس پر سایہ فگن محسوس ہوتی رہتی ہے، اسی وجہ سے پہلے ''اسلام دین رحمت ہے'' کا مضمون لکھا گیا تھا اور اب ''اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع ہے'' قرطاس پر آ گیا ہے جو برائے اشاعت ارسالِ خدمت ہے، حسب ضرورت اصلاح بھی فرمائی جائے ...... (فیض احمد)

ارشادِ رحمانی ہے: وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَىْءٍ (میری رحمت ہر چیز کو محیط ہے)

اسلام کا پہلا سبق ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، حدیث شریف میں ہے کہ ہر اچھا کام بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ بے برکت ہوتا ہے۔

اسلام کا دوسرا سبق ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہ تمام تعریف صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو تمام جہانوں کا مربی ہے جو رحمٰن رحیم ہے، تمام جہانوں کا پروردگار اور مربی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ہیں ساری کائنات کو وجود بخشنے والے اور بقا کا سامان پیدا کرنے والے صرف اللہ تعالیٰ شانہٗ ہیں، اس تربیت کا سبب اور منشا اس کی صفتِ رحمت ہے، یہاں پر بھی رحمت کیلئے دو لفظ لائے رحمٰن، رحیم، یہ دونوں صیغے مبالغہ کیلئے ہیں، بے حد مہربان نہایت رحم والا۔

Marfat.com

زمین سے آسمان تک صفتِ ربوبیت اور صفتِ رحمت کا اظہار ہے، اس کی رحمت کی بنیاد پر یہ سارا نظامِ کائنات شب و روز رواں دواں ہے، ارشادِ رحمانی ہے :

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ (آلِ عمران:۱۹۰)

(بے شک زمین و آسمانوں کی پیدائش اور رات دن کے رد و بدل میں عقلمندوں کیلئے (اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کی) نشانیاں ہیں)

ہزاروں سال پہلے سے :

سورج اور چاند ہزاروں سال سے اپنے اپنے مدار میں چل رہے ہیں، روزانہ ان کا مطلع و مغرب بدلتا رہتا ہے، لیکن وقتِ مقررہ سے ایک منٹ کا تقدم و تاخر نہیں ہوتا اور نہ مقررہ لائن سے ایک انچ دائیں بائیں ہوتے ہیں، روزانہ سورج کی حرارت و تمازت سے زمین کی پیداوار سبزیاں پھل پکتے رہتے ہیں، اور چاند کی چاندنی سے پھلوں میں حلاوت، مٹھاس پیدا ہوتا رہتا ہے، غذا کے ساتھ دوا کیلئے جڑی بوٹیاں تیار ہوتی رہتی ہیں۔ یہ سب صفتِ ربوبیت کا اظہار ہے اور اس کی علت و سبب صفت رحمانیت و رحیمیت ہے۔

صفتِ رحمت کے سلسلہ میں ارشادِ قرآنی ہے:

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ؕ۔ (انعام:۱۲) ''پوچھ کہ کس کا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں اور زمین میں، کہہ اللہ کا ہے، اس نے لکھی ہے اپنے ذمہ رحمت''۔

(ترجمہ شیخ الہند)

Marfat.com

حکومتِ الٰہی اور رحمتِ عامہ :

مطلب یہ ہے کہ جب تمام زمین اسی خدا کی حکومت ہے جب کہ مشرکین کو بھی اقرار تھا تو مکذبین و مستہزئین کو فوری سزا سے کہاں پناہ مل سکتی ہے۔ یہ صرف اس کی رحمت عامہ ہے کہ جرائم کو دیکھ کر فوراً سزا جاری نہیں کرتا (بلکہ قیامت تک مہلت دے رکھی ہے)

اسی سورت انعام میں آگے ارشاد ہے: کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ (تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت لکھ دی ہے) اور ارشاد قرآنی ہے :

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ (الزمر: ۵۳)

(کہہ دیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اے میرے بندو! جنہوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر (گناہ کیے) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوو، بلا ریب اللہ تعالیٰ سب گناہ بخش دیتے ہیں، بیشک وہی بہت بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں :

یہ آیت کریمہ ارحم الراحمین کی رحمتِ بے پایاں اور عفو و درگذر کی شانِ عظیم کا اعلان کرتی ہے اور سخت سے سخت مایوس العلاج و روحانی مریضوں کے حق میں اکسیر شفا کا حکم رکھتی ہے مشرک ملحد، زندیق، مرتد، یہودی، نصرانی، مجوسی، بدعتی، بدمعاش، فاسق، فاجر کوئی ہو آیت ہذا سننے کے بعد خدا کی رحمت سے بالکلیہ مایوس ہو جانے اور آس توڑ کر بیٹھ جانے کی اس کیلئے کوئی وجہ نہیں کیونکہ اللہ جس کے چاہے سب گناہ معاف کر سکتا ہے، کوئی اس کا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا، پھر بندہ نا اُمید کیوں ہو ہاں یہ ضرور

Marfat.com

ہے کہ اس کے دوسرے اعلانات میں تصریح کر دی گئی کہ کفر و شرک کا جرم بدوں توبہ کے معاف نہیں کرے گا۔

عفو و درگذر :

لہٰذا اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا کو مَنْ یَّشَآءُ کے ساتھ مقید سمجھنا ضروری ہے، کما قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ (نساء:۱۱۶) کہ اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے ماسوا کو بخش دیتے ہیں، جس کو چاہتے ہیں، اس تقید سے یہ لازم نہیں آتا کہ بدون توبہ کے اللہ تعالیٰ کوئی چھوٹا بڑا قصور معاف ہی نہ کر سکے اور نہ یہ مطلب ہوا کہ کسی جرم کیلئے توبہ کی ضرورت ہی نہیں بدونِ توبہ کے سب گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔ قید صرف مشیت کی ہے اور مشیت کے متعلق دوسری آیات میں بتلا دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک سے بدونِ توبہ کے متعلق نہ ہوگی۔ (تفسیر عثمانی ص ۶۰۲، الزمر)

سابقہ گناہ معاف :

(۱) حضرت عمر بن عاصؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الْاِسْلَامَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ وَ اِنَّ الْھِجْرَۃَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا وَ اِنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۴، مسلم)

(بیشک اسلام (وایمان) سابقہ گناہ مٹا دیتا ہے اور بے شک ہجرت سابقہ تمام گناہ مٹا دیتی ہے اور بے شک حج سابقہ سارے گناہ مٹا دیتی ہے۔ سو سال کا کفر اخلاص کے ساتھ کلمہ توحید پڑھنے اور توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

ایک کا بدلہ دس سے سات سو تک :

(۲) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ وَ کُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ۔

(مشکوٰۃ کتاب الایمان ص ۱۶، بخاری ومسلم)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اخلاص سے اسلام قبول کرے تو اسے ہر نیکی کا بدلہ دس سے سات سو تک ملتا ہے، اور بدی صرف ایک لکھی جاتی ہے وفات تک یہی سلسلہ رہتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت ہے کہ نیکی ایک سے سات سو تک لکھی جاتی ہے، مگر برائی اور گناہ صرف ایک لکھا جاتا ہے۔

قرآن پاک میں ہے: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ فَلَا یُجْزٰی اِلَّا مِثْلَھَا (انعام) (کہ جو نیکی لاتا تو اس کے لئے اس کا دس گنا (ثواب) ہے، اور جو کوئی برائی لاتا ہے تو اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی)

(۳) قرآن کریم میں ہے: مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ (بقرہ)

(ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے راستے میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، ایسی ہے جیسے ایک دانہ جس سے اُگیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ تعالیٰ بڑھاتے ہیں جس کے واسطے چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے خوب جاننے والے ہیں، یعنی اللہ کی راہ میں تھوڑے مال کا بھی بہت ثواب ہے، جیسے ایک

Marfat.com

دانے سے سات سو دانے پیدا ہوں اور اللہ تعالیٰ بڑھاتے ہیں جس کے واسطے چاہتے ہیں سات سو سے سات ہزار اور اس سے بھی زیادہ کر دے اور اللہ بڑی وسعت والے خوب جاننے والے ہیں، ہر خرچ کرنے والے کی نیت اور اس کے خرچ کی مقدار اور مال کی کیفیت کو خوب جانتے ہیں، ہر ایک سے اس کے مناسب معاملہ فرماتے ہیں۔

ایک لاکھ کے برابر ثواب:

احادیث شریفہ میں آتا ہے، خانہ کعبہ میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے، یہ وسعت رحمت کے ثمرات ونتائج ہیں۔ حضرت ابومالک الاشعریؓ سے مروی ہے: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاءُ الْمِیْزَانَ وَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(مشکوٰۃ کتاب الطھارۃ ص۳۸ و مسلم)

(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، الحمد للہ (کا ثواب) میزان بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ (کا ثواب) آسمان و زمین کی درمیانی فضا کو بھر دیتا ہے)

یہ ہے رحمتِ خداوندی کی وسعت کہ ایک دو کلموں کے پڑھنے کا اجر و ثواب آسمان و زمین کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

حضرت عمر بن الخطابؓ کی مرفوع حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کامل وضو بنائے پھر کہے: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۳۹، مسلم)

تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو، ویسے تو داخلہ کیلئے ایک دو دروازے کا کھلنا کافی ہے تو

Marfat.com

آٹھ دروازوں کا کھلنا محض اس شخص کے احترام واکرام کیلیے ہوتا ہے۔

ستر گنا فضیلت وثواب :

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَايُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً ۔

(مشکوٰۃ ص۴۵، شعب الایمان للبیہقی)

(وہ نماز جس کے وضو میں مسواک کی جائے اس نماز پر ستّر گنا فضیلت رکھتی ہے جس کے لئے وضو میں مسواک نہ کیا جائے)

وسعتِ رحمت خداوندی کے کیا کہنے کہ مختصر عمل کے اضافہ سے ستر گنا ثواب بڑھ جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عمرؓ تینوں صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وضو بنائے اور بسم اللہ پڑھے تو اس کے سارے جسم کو (گناہوں سے) پاک کردیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۷ باب سنن الوضوء دارقطنی)

نماز سے صغائر معاف :

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کا میل کچھ باقی رہ جائے گا''۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: ''کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پنج وقتہ نماز کی بھی یہی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان سے گناہ مٹا دیتے ہیں''۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۵۷، صحیحین)

دوسری احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ اگر نماز کے ساتھ توبہ بھی کرے تو

Marfat.com

صغائر کبائر سب معاف ہو جاتے ہیں ورنہ صرف صغائر معاف ہوتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات قیام کیا (نمازِ تہجد اور دوسری عبادت میں مصروف رہا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے تمام رات قیام کیا''۔ (مشکوٰۃ ص ۶۲، باب فضائل الصلوٰۃ، مسلم)

مسجد نبویؐ میں نماز کی فضیلت :

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسجد نبوی میں ایک نماز اس کے ماسوا کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) کی نماز اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے کہ وہ لاکھ نماز سے بہتر ہے۔ ایک حدیثِ ضعیف میں ہے کہ مسجد نبوی کی نماز پچاس ہزار نماز سے بہتر ہے)۔

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز کی فضیلت :

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز ہے، محلہ کی مسجد میں نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ جامع مسجد کی نماز پانچ سو نماز کے برابر ہے، مسجد اقصیٰ کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، مسجد نبوی کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے، مسجد حرام (خانہ کعبہ) کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے''۔ (مشکوٰۃ باب المساجد ص ۷۲، ابن ماجہ)

یہ سب وسعت رحمت کی صورتیں ہیں۔

نزولِ رحمت کا سبب :

حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص ایک دفعہ

Marfat.com

مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ دس مرتبہ اس پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کئے جاتے ہیں''۔(مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۸۶ نسائی)

جمعہ کے دن درود کی فضیلت :

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ ستر مرتبہ اس پر درود بھیجتے ہیں۔(مشکوٰۃ ص ۸۷، مسند احمد)

یہ فضیلت جمعہ کے روز حاصل ہوتی ہے۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی، پھر طلوع شمس تک وہیں بیٹھے' ذکر الٰہی کرتا رہا، پھر دو رکعت (اشراق) پڑھی تو اس کو حج وعمرہ کا ثواب ملے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تامّۃٍ تامّۃٍ تامّۃٍ کہ کامل حج وعمرہ کا ثواب ملے گا (تاکید کیلئے تین بار تامّۃٍ فرمایا)۔

(مشکوٰۃ باب الذکر بعد الصلوٰۃ ص ۸۹، ترمذی)

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو آدمی بہترین طریقہ سے وضو کر کے مسجد جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کیلئے اللہ تعالیٰ ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ معاف کرتے ہیں''۔(مشکوٰۃ باب الجماعۃ ص ۹۷، مسلم) یہ حدیث طویل ہے جسے یہاں مختصر ذکر کیا ہے)

آگ اور نفاق سے برأت :

حضرت انسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو شخص چالیس

Marfat.com

دن نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھتا رہے تو اس کے لئے دو برائتیں لکھ دی جاتی ہیں، ایک برائت آگ سے اور دوسری برائت نفاق سے"۔ (مشکوۃ ص ۱۰۲، ترمذی)

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف :

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صلوٰۃ ضحیٰ کا دوگانہ پابندی سے پڑھتا رہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (مشکوٰۃ باب صلوٰۃ الضحی ص: ۱۱۶، مسند احمد، ترمذی وابن ماجہ)

سال بھر صیام وقیام کے برابر ثواب :

حضرت انسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے دن دھووے اور نہائے نماز جمعہ کیلئے اوّل وقت آئے، پیدل آئے، سواری پر نہ آئے امام کے قریب بیٹھے توجہ سے (خطبہ) سنے کوئی لغو حرکت نہ کرے تو اسے ہر قدم پر سال بھر کے روزوں اور قیام (تہجد) کا ثواب ملے گا"۔ (مشکوٰۃ باب التنظیف سنن اربعہ ص: ۱۲۲)

عیادتِ مریض کا اجر وثواب :

حضرت ثوبان سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "مسلمان جب مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپسی تک جنت کے پھل چننے میں مصروف رہتا ہے"۔ (مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص: ۱۳۴، مسلم)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی صبح کو عیادت (بیمار پرسی) کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں اور شام کو عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لئے دعاءِ مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے

Marfat.com

جنت میں باغ ہوتا ہے''۔ (مشکوٰۃ ص۱۳۵، ترمذی، ابوداؤد)

متعدد مرفوع احادیث کا مفہوم ہے کہ امراض اور مصائب پر صبر کیا جائے تو یہ کفارۂ سیئات اور رفع درجات کا سبب بن جاتا ہے۔
(مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۶، ۱۳۷، ابوداؤد، ترمذی ودیگر)

حضرت جابرؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے تو وہ رحمت میں داخل رہتا ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے جب بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۸، مؤطا مالک، ومسند احمد)

شہادت کی صورتیں :

حضرت جابر بن عتیکؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ'' شہادۃ کی سات صورتیں ہیں، طاعون سے مرنے والا، ڈوب کر مرنے والا۔
(مشکوٰۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۶، ابوداؤد، نسائی، موطا مالک)

اس حدیث میں شہادت کی سات صورتوں کا ذکر ہے، شراح حدیث نے شہادت حکمی کی تقریباً ستر قسمیں لکھیں، جن کی تفصیل مظاہر حق شرح مشکوٰۃ کتاب الجنائز، اوجز المسالک شرح مؤطا مالک کتاب الجنائز میں درج ہے جس سے واضح ہوتا ہے چھوٹے چھوٹے عملوں پر شہادت حکمی کا درجہ عطا فرمایا جاتا ہے۔

مسلمان کے جنازہ میں شرکت پر اجر :

مسلمان کے جنازہ کے ساتھ ایمان اور طلب ثواب کی بنیاد پر چلے اور جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک نمازِ جنازہ اور اس کے دفن سے فارغ ہو تو اس کے لئے دو قیراط اجر ہے، ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۴)

ظاہر ہے کہ اُحد پہاڑ کا وزن لاکھوں ٹن ہے، مختصر عمل پر اتنا اجر وثواب

Marfat.com

وُسعتِ رحمتِ خداوندی کا واضح نشان واعلان ہے۔

کھجور کا صدقہ :

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرنے، اللہ تعالیٰ حلال ہی قبول فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے (دائیں ہاتھ میں قبول کرتے، پھر اسے پالتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے''۔ (مشکوٰۃ باب فضل الصدقۃ ص ۱۶۷، بخاری ومسلم)

شب قدر کی فضیلت :

شب قدر کی فضیلت پر مستقل سورت نازل ہوئی اور کتب حدیث میں مستقل ارشادِ ربانی ہے: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ۔ (القدر) (کہ شب قدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے) ہزار ماہ کے تراسی سال چار ماہ بنتے ہیں، پھر ہزار ماہ سے افضل و بہتر ہونے کی حد و مقدار بھی صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ یہ ہے وسعتِ رحمت الٰہی۔

روزے کا اجر اللہ خود دے گا :

ایک مرفوع حدیث میں روزہ کے بارے میں ہے :

إِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهٖ۔ (مشکوٰۃ آغاز کتاب الصلوٰۃ ص ۱۷۳، بخاری، مسلم)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ یعنی عام طور نیک اعمال کا ثواب فرشتوں کے ذریعہ دیا جائے، مگر روزہ کا ثواب وانعام براہِ راست اللہ پاک دیتے ہیں۔

Marfat.com

شعبان کی آخری تاریخ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب :

حضرت سلمانؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ کو خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں بہت سی ہدایات دیں، ان میں سے بعض یہ تھیں۔

(۱) یہ عظیم مبارک مہینہ ہے، اس میں نفل فرض کے برابر ہے اور فرض ستر فرض کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم ص ۱۷۳، شعب الایمان بیہقی)

حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص روزہ دار کو افطار کرائے یا مجاہد کیلئے سامان جہاد تیار کرے تو اسے اس کے برابر ثواب ملتا ہے (یعنی روزہ دار اور مجاہد و غازی کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے)''۔

(مشکوٰۃ ص ۱۷۵، شعب الایمان بیہقی)

سحری کھانے میں برکت :

حضرت انسؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے''۔ (مشکوٰۃ ص ۱۷۴، بخاری و مسلم)

سحری کھانا ایک لحاظ سے طبعی چیز ہے، اس پر بھی برکت اور اجر و ثواب ہے۔

تلاوتِ قرآن کا ثواب :

حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے تو اس کیلئے ایک نیکی ہے اور نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے''۔ (مشکوٰۃ فضائل القرآن ص ۱۸۶، ترمذی، دارمی)

Marfat.com

عاملِ قرآن کے والدین کا اعزاز :

حضرت معاذؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے دن اس کے والدین کو نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی، جبکہ سورج تمہارے گھروں میں ہوتو عمل کرنے والے میں تمہارا کیا گمان ہے''۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۶، مسند احمد، ابوداؤد)

یعنی والدین کا جب یہ مرتبہ ہوتو قاری کا مرتبہ کس قدر بلند و بالا ہوگا۔ قیامت کے روز ساری کائنات کے سامنے جن وانس ملائکہ مسلم کا فرسب کے روبرو قاری قرآن اور اس کے والدین کی تاج پوشی ہوگی۔ اس اجلاس کی صدارت خود اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائیں گے، ہر ایک کی زبان پر واہ واہ ہوگی، کذا حققه العلامة سید ابوالحسن ندوی قدس سرہٗ۔ (تحفہ حفاظ)

حافظِ قرآن کی شفاعت :

حضرت علیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرآن مجید پڑھا اور اسے حفظ کیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھر والوں میں سے دس کے حق میں اس کی سفارش قبول فرمائیں گے، جن کیلئے (گناہوں کی وجہ سے) آگ واجب ہوچکی ہوگی''۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۷، ترمذی، ابن ماجہ)

ذکر اللہ کی اہمیت وفضیلت :

ارشادِ ربانی ہے: فاذکرونی اذکرکم۔ (بقرہ) تم مجھ کو یاد کرو میں تم کو یاد

Marfat.com

کروں گا۔

احکم الحاکمین کی کیا شانِ رحیمی ہے کہ کمزور بندہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اسے یاد کرتا ہے، اس سے دعا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنی بے پایاں عظمت و کبریائی کے باوصف فوراً بندے کو یاد کرتے ہیں، اور اسے نعمتوں و عنایتوں سے نوازتے ہیں، پھر اس کے لئے کوئی شرط کوئی قید نہیں ہے، لیٹے بیٹھے پھر دن ہو رات ہو وضو ہو یا نہ ہو، جبکہ دنیا کے کسی حاکم کی ملاقات کیلئے کئی قیود و شرائط ہوتے ہیں اور کئی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے رسول اللہ نے فرمایا:
''کوئی قوم اللہ کا ذکر کرتی ہے تو ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور سکینہ اس پر نازل ہوتی ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والی مخلوق (ملائکہ، ارواح انبیاء) میں اس کو یاد کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل ص ۱۹۶، مسلم)

عفو کی اُمید و دُعا :

حضرت ابو ہریرہ سے حدیث قدسی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق رہتا ہوں (یعنی جیسے وہ میرے متعلق ظن و گمان کرتا ہے، میں ویسے اس سے معاملہ کرتا ہوں، وہ معافی کی اُمید رکھتا ہے تو میں معافی دیتا ہوں اگر وہ نا اُمید ہو کر سزا کا ظل رکھتا ہے تو پھر معاملہ اس طرح ہوتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی معافی کی اُمید کرنی چاہئے اور عفو کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

اور اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب کہ وہ مجھے یاد کرتا ہے پس اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا

Marfat.com

ہے تو میں بھی اسے مجلس میں یاد کرتا ہوں جو اس کی مجلس سے بہتر ہوتی ہے (یعنی ملائکہ کی مجلس و جماعت)۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۶، بخاری و مسلم)

رحمتِ الٰہی کی وسعت :

حضرت ابوذرؓ سے حدیث قدسی مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، جو شخص ایک نیکی کرتا ہے تو اس کیلئے دس گنا اجر ہے اور (بعض اوقات) میں زیادہ دیتا ہوں (سات سو اور اس سے زیادہ) اور جو شخص برائی لاتا ہے تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہوتا ہے یا میں اسے بخش دیتا ہوں، اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں (یعنی میری رحمت آگے بڑھ کر اس کا استقبال کرتی ہے) اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع (دو ہاتھ) اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو کوئی میرے پاس چل کر آتا ہے میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں اور جو کوئی گناہوں سے زمین بھر کر مجھے ملتا ہے جبکہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں مغفرت سے زمین بھر کر اس سے ملتا ہوں"۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۶، مسلم)

سبحان اللہ کیا شان ہے رحمت خداوندی کی۔

(القاسم اپریل مئی ۲۰۰۵)

☆ ☆ ☆

Marfat.com

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ الحدیث حضرت مولانا فیض احمد، بزرگ عالم دین، محقق مدرس اور اکابر علماءِ دیوبند کے مسلکِ اعتدال کے امین ہیں۔ علالت کے باوصف جامعہ خیر المدارس ملتان میں درسِ حدیث بھی پڑھاتے ہیں اور قلم بھی چل رہا ہے۔ ''شانِ محمد'' جیسا پیارا اور لاجواب موضوع ''القاسم'' کو نوازتے ہیں۔ لیجئے! قارئین بھی حظِ وافر حاصل کریں............................ (ادارہ)

نبی اکرم شفیع اعظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں کثرت سے مذکور ہیں۔ محدث ابن عربی مالکی شرح ترمذی عارِضَة الاحوذی میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام ہیں اور حضور اقدس ﷺ کے بھی ایک ہزار نام ہیں۔ علامہ سیوطی، شافعی نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے البهجة السنّية فی الاسماء النبوية ۔ اس میں نبی اکرم ﷺ کے پانچ سو نام ذکر کئے ہیں۔ ناموں کی کثرت مسمّٰی کے شرف وعزت پر دلالت کرتی ہے' وَالْقَاعِدَةُ اَنَّ كَثْرَةَ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰى شَرْفِ الْمُسَمّٰى ۔ قاعدہ یہ ہے کہ ناموں کی کثرت مسمّٰی کے شرف پر دلالت کرتی ہے۔

شرح شمائل ترمذی از مولانا عبد القیوم حقانی صاحب زید مجدھم باب ماجاء فی اسماء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ج ۲ ص ۴۵۶ ۔ آپ ﷺ کے مبارک

Marfat.com

ناموں میں دو نام زیادہ معروف و مشہور ہیں۔ محمد ﷺ، احمد ﷺ۔ اس وقت صرف محمد ﷺ کی تشریح پیش نظر ہے۔

ثناخوانانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم :

حضرت محمد ﷺ کی متعدد شئون عالیہ قرآن وحدیث مین ذکر کی گئی ہیں۔ آپ ﷺ کی ہر ایک شان شانِ محمد کی شرح ہے۔ آپ کی حمد وثنا اور مدح وستائش کا آئینہ ہے۔ محمد ﷺ کے معنی میں کثرت کا پہلو ہے۔ بہت تعریف کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ ملائکہ علیہم السلام اور سابقا انبیاء علیہم السلام نے اور اولیاءِ کرام نے آپ کی بہت زیادہ حمد ومدح کی ہے۔ اوّلین وآخرین سب ہی آپ کے ثنا خوان ہیں۔ قیامت کے روز سب ہی آپ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے، جس کا نام حمد (لواء الحمد) ہوگا، حمد کا جھنڈا حضرت حسان بن ثابتؓ کا شعر ہے ....

وَ شَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا، ذوالعرش محمود ہے اور آپ ﷺ محمد ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو حمد سے خاص مناسبت ہے کہ آپ کا اسم گرامی محمد واحمد ہے اور آپ کی شفاعت کے مقام کا نام محمود ہے۔ اُمت محمد یہ کا نام حمادُون ہے۔ آپ کے جھنڈے کا نام بروزِ قیامت لواء الحمد ہوگا۔ (شرح شمائل ج۲ص ۴۵۸)

اسمِ محمد قبل از ولادتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم :

حضرت محمد ﷺ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں رکھا گیا۔ اس میں اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو۔ البتہ جب حضور اقدس ﷺ کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو بہت سے لوگوں اس اُمید پر کہ شاید ہماری اولاد ان بشارتوں کی مستحق بن جائے جو پہلی کتابوں میں ہیں اور یہی نبی بن جائے، لیکن اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (سورۂ انعام) اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں اس جگہ کو جہاں اپنی رسالت تجویز کرتے ہیں۔ (شرح شمائل ترمذی ج۲ ص۴۵۸)

شانِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم :

شانِ محمدی ﷺ کا باب رفع ذکر ہے۔ ارشاد رحمانی ہے : وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (انشراح) اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کیا۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں : یعنی پیغمبروں اور فرشتوں میں آپ ﷺ کا نام بلند ہے۔ اذان و اقامت، خطبہ، کلمہ طیبہ (کلمہ شہادت) التحیات وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے نام کے بعد آپ ﷺ کا نام لیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ نے جہاں بندوں کو اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے، وہیں ساتھ کے ساتھ آپ ﷺ کی فرمانبرداری کی تاکید کی ہے (تفسیر عثمانی) جس کی تفصیل یہ ہے :

اذان : اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ تکرار کے ساتھ۔

اقامت : اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

خطبہ : رسول اللہ ﷺ کے ایک طویل خطبہ (نشھد فی الحاجۃ) میں ہے۔ وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ۔

(مشکوٰۃ باب اعلان النکاح والخطبۃ، سنن اربعۃ مسند احمد دارمی)

Marfat.com

کلمہ طیبہ : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

کلمہ شہادت : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ۔

التحیات : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ ۔ (مشکوٰۃ باب التشہد ص ۸۵ متفق علیہ)

فائدہ :

زمین گول ہے، ہر لحظہ مطلع و مغرب بدلے رہتے ہیں، ہر وقت کہیں نماز صبح، کہیں نمازِ ظہر، کہیں نمازِ عصر، کہیں نمازِ مغرب، کہیں نمازِ عشاء کا وقت ہوتا ہے۔ ہر نماز باجماعت کے ساتھ اذان و اقامت ہوتی ہے۔ چودہ سو برس سے یہ سلسلہ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ بلند آواز سے اذان کہنا سنت ہے۔ اقامت بھی قدرے اونچی آواز سے کہی جاتی ہے۔

قرآن و حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ نیز جدید سائنس کا فیصلہ بھی یہی ہے کہ انسان کی آواز اور اس کے الفاظ فضا اور زمین و آسمان کے درمیان خلا میں محفوظ ہیں۔ اگر زمین و آسمان کے درمیان خلا میں مرکزی خلائی اسٹیشن قائم کر کے خلا و فضا کی آوازوں کو اَخذ کر کے ان کو سنا جائے اور شائع کیا جائے تو چودہ سو سال کے ہر منٹ میں بلند آواز سے...... اشهد ان محمدا رسول الله ...... سنائی دیگا۔ ایمان افروز اعلان یہ ہے، وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

باب ختم نبوت :

شانِ محمدی ﷺ کا دوسرا باب ختم نبوت ہے۔ نبوت اور وحی الٰہی کا مبارک سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر آپ ﷺ پر اختتام پذیر ہوا۔ آپ رتبہ

Marfat.com

اور زمانہ ہر لحاظ سے خاتم النبیین، آخری نبی ہیں، تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار اور امام ہیں۔

ارشادِ رحمانی ہے: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط۔ (احزاب) محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے، لیکن ہے اللہ کا رسول اور مہر سب نبیوں پر (ترجمہ حضرت شیخ الہند)

اس آیت کریمہ کی شرح میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی ارقام فرماتے ہیں، یعنی کسی کو اس کا بیٹا نہ جانو، ہاں اللہ کا رسول ہے۔ اس حساب سے سب اس کے روحانی بیٹے ہیں، جیسا کہ ہم اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ کے حاشیہ میں (چند صفحے پہلے) لکھ چکے ہیں آپ کی تشریف آوری سے نبیوں پر مہر لگ گئی۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ بس جن کو ملنی تھی مل چکی۔ اسی لئے آپ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا، جو قیامت تک چلتا رہے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اخیر زمانہ میں بحیثیت آپ کے اُمتی کے آئیں گے۔ خود اُن کی نبوت و رسالت کا عمل اس وقت جاری نہ ہوگا۔ جیسے آج تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے مقام پر موجود ہیں، مگر شش جہت میں عمل صرف نبوت محمدیہ کا جاری و ساری ہے۔ حدیث میں ہے، اگر آج موسیٰ علیہ السلام (زمین پر) زندہ ہوتے تو ان کو بھی بجز میرے اتباع کے چارہ نہ تھا۔ (مشکوٰۃ ص۳۰، دارمی)

بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء ﷺ کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے، جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں، حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس

Marfat.com

طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہو جاتے ہیں۔اسی طرح نبوت و رسالت کے تمام مراتب و کمالات بھی روح محمدی ﷺ پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ رتبی و زمانی ہر لحاظ ہر حیثیت سے خاتم النبین ہیں اور جن کو نبوت ملی ہے، آپ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔

منکر ختم نبوت کا حکم :

ختم نبوت کے متعلق قرآن ، حدیث ، اجماع وغیرہ سینکڑوں دلائل جمع کر کے بعض علماءِ عصر نے مستقل کتابیں لکھیں ہیں۔مطالعہ کے بعد ذرہ تردد نہیں رہتا کہ اس عقیدہ (ختم نبوت) کا منکر قطعاً کافر اور ملت اسلام سے خارج ہے۔
(تفسیر عثمانی ص ۵۵۰)

موضوع ختم نبوت پر پہلی کتاب :

ختم نبوت کے موضوع پر سب سے مفصل و مدلل کتاب ''ختم نبوت کامل'' مصنفہ مفتی اعظم حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قدس سرہٗ ہے۔جس میں تقریباً ایک سو آیات اور دو سو احادیث و آثار ذکر کیے گئے ہیں۔اقوالِ سلف مزید براں ہیں۔ جو اجماع ہے۔

ختم نبوت اُمت پر بہت بڑا انعام ہے۔آپ ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم السلام محدود زمانہ اور مخصوص قوموں کے لئے مبعوث ہوتے تھے، جب ایک نبی کے بعد دوسرے پیغمبر تشریف لاتے تو عام لوگوں کیلئے ایک نبی کو چھوڑ کر دوسرے نبی پر ایمان لانا اور اتباع کرنا بہت دشوار ہوتا۔ان کے انکار کی وجہ سے عذاب نازل ہوتا۔قرآن مجید میں اس نوع کے واقعات بکثرت مذکور ہیں۔اب قیامت تک آپ ﷺ کی نبوت کا سکہ

Marfat.com

چلتا رہے گا۔ اس نوع کے عذاب سے اُمت محمدیہ محفوظ ہوگئی ہے۔ موجود مواصلاتی ذرائع اور نشر واشاعت کے وسائل کی وجہ سے ساری دنیا ایک گھر بن چکی ہے۔ ایک منٹ میں مشرق سے مغرب تک، جنوب سے شمال تک، اسلامی دعوت اور اس کے احکام وعقائد پہنچائے جاسکتے ہیں اور چل پھر کران کا عملی نمونہ دکھلایا جاسکتا ہے جیسے آج کل حضرت مولانا محمد الیاس کی دعوت اسلام کا سلسلہ چل رہا ہے اور سب کے سامنے چل رہا ہے۔

بعثت نبوی کا مقصد :

پھر نبی علیہ السلام کی بعثت کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے بندوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ پہلے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی تشریف لاکر دعوت اسلام کا کام سرانجام دیتے تھے، آپ ﷺ جب دنیا سے تشریف لے گئے، تو ختم نبوت کے طفیل انبیاء علیہم السلام کا یہ عظیم الشان کام آپ کی اُمت کے سپرد کردیا گیا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے :

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (آلِ عمران)

تم ہو بہتر سب اُمتوں سے جو بھیجی گئی، عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو بُرے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔ (ترجمہ شیخ الہند)

(القاسم اگست ۲۰۰۵ء ص: ۱۶تا۲۰)

Marfat.com

علامہ عثمانی ......ایک جامع شخصیت

حضرت اقدس علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ کو اللہ تعالیٰ شانہٗ نے متنوع کمالات سے متصف فرمایا تھا علامہ صاحب اپنے دور کے بے بدل مفسر، محدث اور خطیب تھے۔ جدید علم کلام کے لاثانی متکلم و محقق تھے۔ حضرت اقدس شیخ الہند قدس سرہٗ کے ترجمہ قرآن مجید پر علامہ عثمانی مرحوم کے تفسیری حواشی کو برصغیر کے ممتاز علماءِ کرام نے بہت پسند کیا ہے۔ بعد میں یہ اردو تفسیری حواشی تفسیر عثمانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ افغانستان میں ظاہر شاہ حفظہ اللہ کے دور میں اس تفسیر عثمانی کو فارسی زبان میں ڈھال کر خوبصورت کتابت کے ساتھ بہترین کاغذ پر شائع کیا گیا۔ ایک دفعہ بندہ سفر حج میں مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں حضرت مولانا مفتی عاشق الٰہی بلند شہری کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا تو مفتی صاحب نے فرمایا، سعودی حکومت نے شاہ فہد عافاہ اللہ کے حکم سے تفسیر عثمانی کو دس دس لاکھ کی تعداد میں متعدد بار چھاپ کر دنیا بھر کے اردو دان مسلمانوں میں مفت تقسیم کیا۔ بندہ راقم کے خیال میں غالباً ایک کروڑ نسخہ شائع کیا گیا۔ سعودی مملکت نے یہ منصوبہ نشر و اشاعت حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی مرحوم کے مشورہ سے ترتیب دیا تھا۔

حکیم الامت حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ خود زبردست

Marfat.com

مفسر تھے۔ تفسیر بیان القرآن آپ کی لاثانی تفسیر ہے۔ حضرت حکیم الامت ''تفسیر عثمانی'' کو بہت پسند فرماتے تھے۔ وفات کے قریب حضرت تھانوی نے اپنا کتب خانہ اس کی تمام کتابیں مدرسہ کے نام وقف کردی تھیں۔ لیکن محبت وعظمت کی وجہ سے تفسیر عثمانی کو اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت علامہ سید سلیمان ندوی فرمایا کرتے تھے۔ یہ تفسیری فوائد ''دریا بہ کوزہ مصداق'' ہیں۔ بلا مبالغہ یہ ''تفسیری حواشی'' عالم اسلام کی تمام معتبر تفسیروں کا خلاصہ، جوہر اور عطر ہیں۔ اردو ادب کے لحاظ سے بھی یہ تفسیر حضرت علامہ عثمانی کا بے مثل قلمی شاہکار ہے۔

علامہ عثمانی کا کچھ نسبی تعارف :

(۱) علامہ شبیر احمد عثمانی اور مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند اور مولانا مفتی عزیز الرحمٰن دارالعلوم دیوبند باپ شریک بھائی تھے۔ مولانا مطلوب الرحمٰن حضرت علامہ عثمانی کے عینی بھائی تھے۔ ان کے علاوہ علامہ عثمانی کے اور بھائی تھے۔ بعض عینی اور بعض اخیانی تھے۔

(مقدمہ تفسیر عثمانی مرتبہ مولانا محمد اشفاق احمد طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی نمبر ۲۰)

علامہ عثمانی کے والد ماجد مولانا فضل الرحمٰن مرحوم انسپکٹر مدارس تھے۔ انگریزوں کے ظلم و جبر اور ان کے عزائم سے بہت پریشان اور متفکر رہتے تھے۔ انگریزوں نے مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی۔ اس کا سارا زور مسلمانوں کے اسلامی ورثہ اور دینی علوم کو ختم کرنے پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں پر اس حالت کو منکشف فرمایا تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن نے دینی تعلیم کے مکتب کھولنے کی تجویز حضرت

Marfat.com

مولانا محمد قاسم نانوتوی کے سامنے پیش کی ۔ چنانچہ ایک مکتب کھولا گیا ۔ مولانا محمد یعقوب اس مکتب کے مہتمم مقرر ہوئے مولانا محمد یعقوب نے خواب میں دیکھا کہ سرورِ کونین ﷺ ایک مقام پر عصاء مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے کھڑے ہیں اور مولانا محمد یعقوب سے فرمارہے ہیں (اعصاۓ مبارک سے زمین پر نشان ڈالتے ہوئے) مولوی یعقوب مدرسہ یہاں بنالو ۔ صبح مولانا محمد یعقوب صاحب نے اپنے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی خدمت میں خواب بیان کیا اور تعبیر طلب کی ۔ مولانا نانوتوی نے فرمایا تعبیر تو بعد میں پوچھنا پہلے اس مقام پر چلو ۔ چنانچہ جب وہاں پہنچے تو عصا مبارک کا نشان موجود تھا ۔ اسی نشان پر مدرسہ کی تعمیر شروع ہوئی ۔

(مقدمہ تفسیر عثمانی طبع ایچ ایم سعید کمپنی کراچی نمبر ۱۹)

ترجمہ حضرت شیخ الہند :

یہ حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمہ قرآن مجید کی نقل ہے ۔ حضرت شاہ صاحب کے ترجمہ میں جو لفظ مرورِ زمانہ سے متروک یا غیر مستعمل ہوگئے تھے ، ان کی جگہ دوسرے مروجہ الفاظ رکھ دئے ہیں اور جہاں عبارت میں اجمال تھا ، اس کو کھول دیا ہے ۔ (ص ۲۲)

حضرت شیخ الہند دس پاروں کا ترجمہ کر پائے تھے کہ آپ نے سفر حجاز کا ارادہ فرمایا اور ۱۹۱۶ء میں مکہ معظمہ پہنچے ۔ انگریزوں نے شریف مکہ کی غداری سے آپ کو گرفتار کرا کے جزیرہ مالٹا میں قید کرلیا ۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے آپ سے دو اہم کام لئے ۔ ایک تو آپ نے قرآن مجید کا ترجمہ پورا کیا ، دوسرے پان اسلامک تحریک کو زندہ کیا ۔ مختلف ممالک اسلامیہ کے بڑے بڑے لوگ انگریز نے وہاں قید کر رکھے تھے ۔

Marfat.com

حضرت شیخ الہند نے سب کو اپنے رنگ میں رنگ دیا۔ اس طرح عالمگیر اسلامی تحریک کئی قوت کے ساتھ پھیلنا شروع ہوگئی۔ حضرت شیخ الہند نے سورۃ بقرہ، سورہ آلِ عمران اور سورہ النساء کی تفسیر بھی لکھی تھی، مگر سورۃ آلِ عمران کی تفسیر کا مسودہ گم ہوگیا۔ بعد میں علامہ عثمانی نے اس کی تفسیر لکھ کر قرآن مجید کی تفسیر مکمل کر دی۔

جناب مولوی مجید حسن صاحب نے بڑی جانفشانی سے حضرت شیخ الہند کا ترجمہ شائع کیا۔ بعد میں انہوں نے کوشش کی کہ تفسیر کے ساتھ ترجمہ شائع ہو، تو انہوں نے بڑے بڑے علماء کی طرف رجوع کیا، مگر ان کے تفسیری نمونے حضرت شیخ الہند کی تفسیر سے لگا نہیں کھاتے تھے۔ بالآخر انہوں نے علامہ شبیر احمد عثمانی کی طرف رجوع کیا۔ ادھر مولانا مطلوب الرحمٰن صاحب نے حضرت علامہ عثمانی کو ایک خط لکھا، جس میں اپنا ایک الہام بیان کیا، جس میں اشارہ تھا کہ قرآن مجید کی خدمت کی جائے اور مولانا مطلوب الرحمٰن نے یہ بھی لکھا کہ مولوی مجید حسن صاحب سے اس سلسلہ میں مراسلت کی جائے۔ مولوی مجید حسن صاحب پہلے خط لکھ چکے تھے۔ حضرت علامہ یہ خط لے کر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیری کے پاس پہنچے کہ بھائی مطلوب الرحمٰن کا یہ خط آیا ہے۔ حضرت انور شاہ صاحب نے فرمایا کہ مولوی شبیر، مولوی مطلوب الرحمٰن کبھی کچی بات نہیں لکھ سکتے، آپ تفسیر کا کام شروع کر دیں۔

اس وقت علامہ انور شاہ صاحب اور مفتی عزیز الرحمٰن ڈابھیل میں تھے۔ علامہ شبیر احمد فرماتے تھے، تفسیر لکھتے وقت جب کسی مقام پر الجھن ہوتی تھی تو میں حضرت انور شاہ کشمیری کے پاس جاتا اور پوچھتا کہ شاہ صاحب فلاں مضمون کس کتاب میں ملے گا تو شاہ صاحب فرماتے دیکھو مولوی شبیر مضمون فلاں کتاب فلاں

Marfat.com

صفحہ پر ملے گا اور شاید فلاں سطر ہو۔ مولانا شبیر احمد فرماتے تھے کہ صفحہ تو صفحہ کبھی سطر بھی غلط نہ نکلتی۔ اس طرح حضرت علامہ انور شاہ کشمیری بھی اس تفسیر کی خدمت میں شریک ہیں۔ (ایضاً ص:۲۰)

ترجمہ شیخ الہند کی خوبیاں :

مولانا مطلوب الرحمٰن فرماتے تھے، ایک مرتبہ حضرت انور شاہ صاحب کی محفل میں حضرت شیخ الہند کے ترجمہ کی خوبیاں بیان ہو رہی تھیں۔ ہر شخص اپنے اپنے ذوق کے مطابق خوبیاں بیان کر رہا تھا۔ حضرت انور شاہ صاحب میری طرف مخاطب ہوئے کہ مولوی مطلوب تم خاموش ہو تم نے کوئی بات نہیں کہی۔ میں نے عرض کیا شاہ صاحب میرے خیال میں دو باتیں ترجمہ میں خاص ہیں۔ پہلی بات یہ ہے قرآن کریم کثیر المعانی ہے۔ حضرت شیخ الہند نے کوشش کی ہے کہ ترجمہ میں ایسے الفاظ لائے جائیں جو کثیر المعانی ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ شانِ نزول قرآن مجید خاص ہے، مگر اطلاق عام ہے۔ حضرت شیخ الہند نے حتی الوسع شانِ نزول سے گریز کیا ہے تاکہ معانی محدود نہ ہو جائیں۔ حضرت انور شاہ صاحب نے فرمایا، مولوی مطلوب جہاں تمہاری نظر پہنچی ہے وہاں کسی کی نظر نہیں پہنچی۔ (ایضاً ص ۲۱)

مولوی مجید حسن صاحب نے صرف مولانا شبیر احمد عثمانی کے تفسیری نمونہ کو حضرت شیخ الہند کی تفسیر کے موافق پایا اور اسے پسند کیا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ علامہ عثمانی علوم شیخ الہند کے حقیقی وارث تھے۔

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ والے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب بانی دار العلوم دیو بند اللہ تعالیٰ شانہٗ کے صفت علم کے مظہر اتم تھے۔

Marfat.com

واقعی علامہ عثمانی صاحب حضرت نانوتوی کے علوم کے شارح تھے اور امین و محافظ تھے۔ حضرت شیخ الہند فرماتے تھے، مولانا محمد قاسم صاحب کا جتنا فیض مجموعی طور پر ہم سب کو پہنچا ہے، اس سے زیادہ تنہا مولوی شبیر احمد کو پہنچا ہے۔ (ایضاً ص:۲۱)

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کا مقام حضرت سید حسین احمد مدنیؒ کی نگاہ میں:

''ولی را ولی می شناسد'' ایک مرتبہ بعض نادان کانگریس کے حامی طلبا نے گستاخی کی اور غلیظ پرچے حضرت عثمانیؒ کے گھر پھینک دیے۔ اس اطلاع پر حضرت اقدس مولانا حسین احمد مدنیؒ نے نمازِ جمعہ کے بعد دیوبند کی جامع مسجد میں تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''میں عرصہ تک بلادِ عربیہ رہا ہوں، مگر جو بات میں نے ہندوستان کے علماء میں دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور ہندوستان کے علماء میں جو بات میں نے دیوبند کے علماء میں دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور دیوبند کے علماء میں جو بات میں نے مولوی شبیر احمد کے اندر دیکھی وہ کہیں نہیں دیکھی اور میرا خیال ہے کہ جب اُمت میں کوئی خَلَل واقع ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مخصوص بندوں کو بھیج کر اس کی اصلاح کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مولوی شبیر احمد انہی لوگوں میں سے ہیں۔ لہٰذا آئندہ مجھ کو معلوم ہوا کہ کسی نے گستاخانہ کلمات لکھ کر ان کے مکان میں ڈالے ہیں تو میں رات کو اُٹھ اُٹھ کر اس کے بعد بددعا کروں گا''۔

مخصوص بندوں سے مراد مُجدّدین کی جماعت ہے۔ اکابر علماءِ دیوبند درجہ بدرجہ مجددین کی مقدس جماعت میں شامل تھے۔ دین کے متعدد شعبوں میں ان

Marfat.com

بزرگوں نے تجدید کا کام کیا ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، احیاءِ سنت، ردِ بدعات، عام دعوت و تبلیغ، جہادِ اکبر و جہادِ اصغر، دینی و اسلامی سیاست، ان تمام شعبوں میں تجدیدی کردار ادا کیا ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر عثمانی نے لاکھوں کروڑوں انسانوں کے عقائد و خیالات درست کیے۔ دجالوں، کذابوں نے اس اُمت میں جتنے گمراہ کن افکار پھیلائے ہیں، تفسیر عثمانی میں ان سب کا ازالہ کیا گیا۔ ظاہر ہے اسی کو تجدید کہتے ہیں۔ یہ تفسیر تمام مقبول معتبر تفاسیر کا نچوڑ ہے۔ (ایضاً ص:۲۱)

یوں تو عالم اسلام کے بڑے بڑے علماء اور مشائخ نے اس تفسیر کی تعریف کی، مگر فخر المدارس ہرات افغانستان کے علماءِ کرام نے تفسیر عثمانی کی افادیت اور فیض رسانی پر عمدہ کلام کیا ہے۔ ان کا ارشاد ہے:

"یہ تفسیر ایک مبلغ دینی ایک مدرس علمی ایک عالم فقہی ایک فیلسوف اخلاقی کا درجہ رکھتی ہے۔ اردو سے فارسی میں ترجمہ علماءِ افغانستان کی چند سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے اور اس سلسلہ میں طبع کرنے والوں کی خدمات قابلِ قدر و ستائش ہیں۔ یہ تفسیر وحدت ملی و قومی کے روابط کی شیرازہ بندی میں اور معارف و معلوماتِ دینی و علمی کی توسیع میں مبارک مقام رکھتی ہے۔ فخر المدارس کے مدرسین کی نظر میں اس تفسیر کی اشاعت اور مطالعہ ہمارے ملک افغانستان کے تعلیم یافتہ اور کم پڑھے لکھے افراد دونوں کیلئے مفید ہے۔ یہ تفسیر معاش اور معاد کے اُمور میں بہترین ہدایت ہے۔ جس قدر ہمارے لوگ اس تفسیر کا مطالعہ کریں گے اور اس میں عبور حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اسی قدر قوم میں عدالت کا قیام، مذہبی احکامات کا احترام اور خالق و مخلوق کے حقوق کی حفاظت کا خیال پیدا ہوا ہوگا۔ یہ تفسیر ملت کیلئے صحیح اخلاقی اور دینی رہبری کا مقام رکھتی ہے اور اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے قوم میں ظلم و تعدی کے رُجحانات

Marfat.com

اور دوسروں کے حقوق میں مداخلت کے جذبات کی اصلاح ہوگی۔

دینی وشرعی دساتیر کیلئے یہ تفسیر مجرب نسخے پیش کرتی ہے۔ چونکہ ہمارے مسلمان باشندے اُم الکتاب سے عام طور پر بے خبر ہیں۔ اس لئے ملکی قوانین اور دستور کیلئے یہ تفسیر معاون ہے اور روحانی مریضوں کیلئے شفا کا سامان ہے۔ اسی طرح ہر ملک کے اردودان مسلمان طبقے کیلئے اس تفسیر کی یہی تاثیر اور یہی شان ہے۔

فتح الملہم شرح مسلم :

علامہ شبیر احمد عثمانی کا دوسرا بڑا علمی کارنامہ صحیح مسلم شریف کی عربی شرح ''فتح الملہم'' ہے۔ بڑے سائز کے تقریباً پندرہ سو (۱۵۰۰) صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ پر پینتیس (۳۵) سطریں ہیں اور ہر سطر میں تقریباً تیس (۳۰) کلمات اور ۱۰۵ حروف ہیں۔ بقولِ علامہ زاہد کوثری اگر یہ کتاب مصر میں طبع ہوتی تو اس کی ایک جلد کی دو جلدیں بنتیں، وہ بھی بڑے سائز کی۔ اس شرح سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ عثمانی قدس سرہٗ عظیم مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم محدث بھی تھے۔ ظاہر ہے کہ تفسیر و حدیث میں مہارت کیلئے علم فقہ میں کمال لازم ہے۔ تو موصوف بہ یک وقت علومِ قرآن، علوم حدیث اور علوم فقہ میں محقق عالم کی شان رکھتے تھے۔ فتح الملہم شرح المسلم کا خاتم المحدثین علامہ محمد انور شاہ کشمیری فارسی زبان میں تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں :

''کتاب مستطاب ہدایت نصاب ''صحیح مسلم'' کہ درجۂ ثانیہ در کتب حدیث دارد چنانکہ حدیث در درجۂ ثانیہ از کتاب اللہ است دریں زمان خدمتے از جانب احناف ندارد و معلوم است کہ ہیچ تبر کے ازمآثر حضرت رسالت پناہ ﷺ

Marfat.com

اصح و افضل از کردہ ہم حدیث نیست کہ انفاس قدسیہ کریمہ نبی کریم ﷺ بدون کدام تصرف و بے کم و کاست ہستند و ظاہر است کہ ہیچ خدمتے بعد از خدمت کتاب اللہ موجب مرضاۃ و خوشنودی حضرت نبوۃ مانند خدمت حدیث نتاند بود۔

لا جرم علامۂ عصر خود مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی دیو بندی کہ محدث و مفسر و متکلم ایں عصر اند و در علم ایں احقر ہیچ کس خدمت ایں کتاب بہتر و برتر از ایشاں نتانستے کرد۔ متوجہ ایں خدمت شدہ منت بر رقاب اہل علم نہادند وحق ایں خدمت بجا آوردند و حصۂ معتد بہا را از کتاب موصوف شرح نوشتند کہ در خصائص خود بعلم احقر نظیر ندارد۔ و ماناکہ سالفین نیز چنیں خدمتے گرامی بریں کتاب نکردہ باشند شرح مذکور برھیں اُمور مشتمل است۔

اوّلاً : شرح مشکلات حدیث کہ در باب ذات و صفاتِ الٰہیہ و دگر افعال یا دگر حقائق غامضہ برتر از افہام وارد می شوند۔

ثانیاً : نقل عمدہ و نخبہ از اقوالِ علماءِ کرام در ہر مادہ و موضوع۔

ثالثاً : تفہیم غوامض با مثلہ و نظائر کہ اوفق بمقام بہتر از آن نباشد۔

رابعاً: نقل مذاہب آئمۂ دین از کتب معتمد علیہا در مذاہب اربعہ کہ گفتہ اند ......

عالم چو کتابے است پر از دانش و داد — صحاف قضاء و جلد او بدا و معاد
شیرازہ شریعت و مذاہب اوراق — اُمت ہمہ شاگرد و پیمبر اُستاد

خامساً : خدمت مذہب حنفیہ در مسئلہ مختلف فیہا بغایت انصاف و احتیاط۔

سادساً : نقل نکات و اسرار صوفیۂ کرام و عرفاءِ عظام در ہر باب کہ یافتہ شدہ از فتوحات شیخ اکبر قدس سرہٗ و حجۃ اللہ البالغہ وغیرھما۔

سابعاً : دفع شبہات متنورین عصر کہ بتقلید اور باطمینان قلب ضائع کردہ اند۔

Marfat.com

ثامناً : جمع کردن احادیث متعلقہ باب از کتب متنوعہ در یک جا بمقدار امکان۔

تاسعاً: جمع وتوفیق احادیث وبذل جہد اندراں۔

عاشراً: مراجعت نقول از اُصول ودیگر آنچہ مناسب ایں خدمت گرامی باشد۔

علامہ محقق زاہد کوثری کے قلم سے فتح الملہم اور اس کے مصنف علامہ شبیر احمد عثمانی ؒ کا تعارف

صورة ما كتبه فضيلة الشيخ العلامة الحبر المحقق الناقد صاحب التصانيف والمآثو الشهيرة مولانامحمد زاهد بن حسن بن على الكوثرى نزيل القاهرة اطال الله بقاءه و احسن اليه فى دنياه و آخرته و افاض علينا من شأبيب علمه و فضله

" الى حضرة العلامة المحدث الناقد الفقيه البارع العالم الربانى فخر المذهب النعمانى مولانا الشيخ شبير احمد العثمانى اطال الله بقاءه فى صحة وعافية و وفقه لكل خير و نفع بعلومه المسلمين

السلام عليكم ورحمة الله و بركاته و بعد فقد كان من حسن حظى ان أتعرف الى الاستاذين الجليلين المنتد بين من قبل المجلس العلمى المؤقر بطبع كتب خاصة بمصر القاهرة فانشرح صدرى جدا مما علمت من حضراتهما من احوال اخواننا فى الهند فى سبيل احياء معالم العلم بما يرضى الله و رسوله و كنا نعلم شيئا من ذلك قبل و لكن اينما كنا نعلمه مما استفدنا من حضراتهما فى هذا الصدد و بالامس شرفا منزلى و قدما الىّ (فتح الملهم فى شرح صحيح مسلم) من مؤلفاتكم الزاخرة فعظم سُرورى و ابتهاجى بذلك جداً و كلما درستة ازددت اعجاباً بالكتاب ' فأنتم يامولانا فخر الحنفية فى هذا العصر حقا ، أبديتم

Marfat.com

بشرح صحيح مسلم هذا عن علم غزير و فضل فياض فى هدوء تامه و سكينة كاملة فى كل اخذٍ و ردّ كما هو شأن أرباب القلوب من السلف الصالح ، فاشكركم باسم العلم على عملكم النافع هذا كما اشكركم عظيم شكر على هديتكم القيمة هذه و ادعو اللّٰه سبحانهٗ ان يؤفقكم لامثال امثاله من التأنيف النافعة في خير و عافية ، فالواجب على هذا العاجز ان يرتع في حياضه و يعكف على دراسته بقدر ما يسمح له صحته ليكون ذلك ذخراً لآخرتى و تنويرًا لقلبى ، و نظرة عجلى فى الكتاب اظهرت لى عن كنز ثمين و كم كان سرورى عظيماً من تلك المقدمة النفيسة فى مصطلح الحديث و فى شرح مقدمة صحيح مسلم فانها مما لم اره مسطراً فى موضع واحد بهذا الجمع و هذا التحقيق و طريقتكم البديعة فى شرح الكتاب مما يخضع لبالغ استقامته كبار اهل العلم سلفاً و خلفاً فماذا يكون قول مثلى من المتطفلين على العلم سوى الاكبار والاجلال ، اطال اللّٰه بقاءكم فى عافية كاملة و صحة تامة و نفع بعلومكم المسلمين ، فى الختام أرجو من مولانا الدعاء لى بحسن الخاتمة ؟

من الداعى المخلص

محمد زاهد بن الحسن الكوثرى

خادم العلم بدار الخلافة العثمانية سابقا ، المقيم بالمنزل رقم۸۰

بشارع العباسيه بمصر القاهرة

فی۹ / جمادی الثانية سنة۱۳۵۷ھ

ثم قرّظ حضرة العلامة الممدوح فى مجلة " الاسلام" المصرية بكلمات جليلة ما نصّها ۔

Marfat.com

فتح الملهم فی شرح صحیح مسلم :

لاهل العلم بالحدیث عنایة خاصة بصحیح مسلم علماً منهم بمنزلة العلیا بین اُصول الاسلام الستة فمنهم من الف مستخرجات علیه و منهم من الّف فی رجاله خاصة ، و منهم من عنی بمواضع النقد عند بعض اهل النقد سنداً و متنا ، و منهم من سعٰے فی ایضاح مخبآت معانیه و شرح وجوه دلالته و کشف مااغلق فیَ اسانیده ، فمن جملة الشارحین لھٰذا الکتاب الجلیل الامام ابوعبداللّٰہ محمد بن المارزی صاحب " المعلم " فی شرح صحیح مسلم " و منهم القاضی عیاض بن موسی الحیصبی مؤلف " اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم " و منهم ابوالعباس احمد بن عمر القرطبی مصنف " المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم " و منهم ابوزکریا محی الدین یحیی النووی صاحب " المنهاج فی شرح صحیح مسلم بن الحجاج " و هو استمد من الکتب الثلاثة التی ذکرناها و من الاعلام و معالم السنن للخطابی ، وشرح النووی هذا هو اوّل شرح برز فی عالم المصبوعات من شروح مسلم الّا انه لیس مما یشفے غلة الباحث فی حل المطالب ' ثم ظهر فی عالم الوجود " اکمال اکمال المعلم " لابی عبد اللّٰہ محمد بن خلیفة الابی الذی طبع قبل نحو ثلاثین سنة و معه " مکمل اکمال الاکمال " لابی عبد اللّٰہ محمد بن محمد السنوسی و قد جمعا فیها صفوة مافی الشروح السابقة من الفوائد مع استدراکهما ما تیسر لهما و کان سرور اهل العلم بهما عظیما بما لقوا فیها من نوع من البسط بالنظر الی شرح النووی المطبوع فیما سبق و لکن الحق یقال انه لم یکن شرح من تلک الشروح یفی صحیح مسلم حقه من

Marfat.com

الشرح والايضاح من جميع النواحى التى تهم الباحثين المتعطشين الى اكتناه ما فى الكتاب من الخبايا فان اجاد احد الشروح فى الفقهيات اوالاعتقاديات علىٰ مذهب من المذاهب مثلاً تجده يغفل شرح مايتعلق بسائر المذاهب عملاً واعتقادًا و هذا لايروى ظمأ الباحث او تراه يهمل شرح مقدمة مع انها من اقدم ماسطره ائمة الحديث فى التمهيد لقواعد المصطلح ككتاب " التمييز " لمسلم و حق مثلها ان يشرح شرحاً وافياً ، و تجد بين الشراح من يترك الكلام على الرجال بالمرة مع ان الباحث فى حاجة شديدة الى ذلك فى مواضع النقد المعروفة "فاذا اعجبك احد تلك الشروح من بعض الوجوه تجده لايشفى غلتك من وجوه أخر و هكذا سائر الشروح ، و هذا فراغ ملموس كنا فى غاية الشوق الىٰ ظهور شرح لصحيح مسلم فى عالم المطبوعات يملأ هذا الفراغ وها نحن اولاء قد ظفرنا بضالتنا المنشوده ببروز فتح الملهم فى شرح صحيح مسلم" بثوبه القشيب و حلله المستملحة فى عداد المطبوعات الهندية ، و قد صدر الى الآن مجلد ان ضخمان منه عدد صفحات كل مجلد منها خمسائه صفحة و عدد اسطر كل صفحة خمسة و ثلاثون سطراً و لو كان الكتاب طبع بمصر لكان كل مجلد منه مجلدين بالقطع الكبير و تمام الكتاب فى خمسة مجلدات هكذا ، والمجلد الثالث على شرف الصدور ، و قد اغتبطنا جد الاغتباط بهذ الشرح الضخم المفخم صورة و معنى حيث و جدناه قد شفى و كفى من كل ناحية و قد ملأ بالمعنى الصحيح ذالك الفراغ الذين كنا أشرنا اليه ، فيجد الباحث " مقدمة كبيرة " فى اوّله تجمع شتات علم اُصول الحديث بتحقيق باهر يصل آراء المحدثين النقلة فى

Marfat.com

هذا الصدد بما قرره علماء اصول الفقه على اختلاف المذاهب غير مقتصر على فريق دون فريق ، فهذه المقدمة البديعة تكفى المطالع مؤنة البحث فى مصادر لا نهاية لها ، و بعد المقدمة البالغة مائة صفحة يلقى الباحث شرح مقدمة صحيح مسلم شرحاً ينشرح له صدر الفاحص حيث لم يدع الشارح الجهبذ موضع اشكال منها اصلا ، بلا أبان مالها و ماعليها بكل انصاف ثم شرح الاحاديث فى الابواب بغاية من الأتزان فلم يترك بحثا فقهيًا من غير تمحيصه بل سرد ادلة المذاهب فى المسائل و قارن بينها و قوى القوى و وهن الواهى بكل نصفة ، و كذلك لم يهمل الشارح المفضال امرًا بتعلق بالحديث فى الابواب كلها بل وفاه حقه من التحقيق والتوضيح ، فاستوفى فى ضبط الاسماء و شرح الغريب و الكلام على الرجال و تحقيق مواضع اورد عليها بعض ائمة هذا الشأن وجوهاً من النقد من حيث الصناعة غير مستسيغ اتخاذ قول من قال " كل من اخرج له الشيخان فقد قفز القنطرة " ذريعة التقليد الاعمٰى و كم رد فى شرحه هذا على صنوف اهل الزيغ ، ولهٗ نزاهة بالغة فى ردوده على المخالفين من اهل الفقه والحديث ، وكم أثار من ثنايا الاحاديث المشروحة فوائد شاردة و حقائق عالية لاينتبه اليها الّا افذ اذا الرجال و ارباب القلوب ولاعجب ان يكون هذا الشرح كما وصفناه و فوق ما وصفنا عند المطالع المنصف ، ومؤلفه ذلك الجهبذ الحجة الجامع لاشتات العلوم محقق العصر المفسر المحدث الفقيه البارع النقاد الغواص مولانا شبير احمد العثمانى شيخ الحديث بالجامعة الاسلاميه فى دابهيل سورت (بالهند) و مدير دارالعلوم الديوبندية (ازهر الاقطار الهندية) و صاحب المؤلفات

Marfat.com

المشهورة فی علوم القرآن والحدیث والفقه والرد علی المخالفین اطال اللّٰه بقاء ہ فی خیر و عافیة و وفقه الاتمام طبع هذا الشرح الثمین و لتألیف کثیر من امثاله مما فیه سعادة الدارین و نفع بعلومه المسلمین فی مشارق الارض و مغاربها ، انه قریب مجیب ۔

محمد زاهد الکوثری

کتبه الفقیر محمد عبدالسلام البرنی عفا اللّٰه عنه

(شوال ۱۳۵۷ھ)

فتح الملہم شرح صحیح مسلم :

مؤلفہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی قدس سرہٗ بقلم قاری شریف احمد المقری من فضلاء ڈھابیل الھند ۱۳۵۷ھ و مالک مکتبہ رشیدیہ کراچی پاکستان

پوری کتاب میں حسبِ ذیل اُمور کا التزام کیا گیا ہے۔

(۱) ایمانیات میں جو مسائل اہل السنۃ والجماعۃ کے درمیان اختلافی سمجھے گئے ہیں ، ان کی مستوعب تحقیق اور ایسی نقول پیش کرنا جو بحد امکان اختلاف کو کم کرنے والی ہوں۔

(۲) رواۃ کے تراجم میں اُن کے ممتاز اور مہم احوال کا تذکرہ ، غیر معروف اسماء کا ضبط ، بقدرِ ضرورت و کفایت جرح و تعدیل۔

(۳) اسنادی مباحث خاص خاص مواقع میں جہاں کوئی اشکال یا خلجان تھا۔

(۴) الفاظِ حدیث کا حل۔

(۵) جس فن کا مسئلہ ہو اس فن کی مشہور اور معرکۃ الآراء کتابوں کے اقتباسات

Marfat.com

پیش کئے گئے ہیں تا کہ مسئلہ کے سب اطراف و جوانب پوری طرح واضح ہو جائیں اور دلائل بھی اس قدر سامنے آ جائیں کہ ایک طالب علم کو اُس مسئلہ کے لئے دوسری کتابوں کی طرف رجوع کرنے کی چنداں ضرورت نہ رہے اور مسئلہ کی پوری منقح صورت روشن ہو جائے۔ اس بارہ میں صرف شروح حدیث کے اقتباسات پر قناعت نہیں کی چنانچہ بعض مواضع میں ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک مسئلہ کی بہت زیادہ مکمل تحقیق کسی ایسی کتاب میں مل گئی جہاں بالکل وہم وگمان بھی نہ تھا۔

(۶) اسرارِ شریعت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ، امام غزالی اور شیخ اکبر وغیرہم کی تصانیف۔ ان سے بھی موقع بموقع پورا استفادہ کیا گیا ہے۔ تا کہ وہ اعلیٰ مضامین اور عمیق حقائق و اسرار بھی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کے مطالعہ سے گذر جائیں۔

(۷) فتح الباری وغیرہ کے مختلف ابواب میں ایک ہی موضوع کے متعلق جو تحقیقات بکھری ہوئی تھی اُن کو یکجا کیا گیا۔

(۸) حنفیہ کے مسائل کی تحقیق وتشریح اور اثبات و ایضاح کے لئے فقہ حنفی کے شروح وحواشی کے ضروری اقتباسات پیش کئے گئے۔

(۹) اپنے اساتذہ اور اکابر کی وہ تحقیقات جو زبانی نقل ہوتی چلی آ رہی تھی یا کسی ایسی کتاب میں مندرج تھی جس کی طرف قارئین حدیث کا ذہن منتقل نہ ہوسکتا تھا یا عربی کے سوا دوسری زبان میں تھی اسکو کافی بسط و ایضاح کے ساتھ شروح میں درج کیا گیا۔

(۱۰) بہت سی ایسی تحقیقات جو اس سے پہلے مسموع نہ ہوئی ہوں گی جن کی قدر و قیمت ان شاء اللہ مطالعہ ہی سے معلوم ہو سکے گی اور جن سے یہ اندازہ ہوگا کہ خداوند قدوس کا انعام اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض کسی وقت بھی منقطع نہیں ہے۔

Marfat.com

(۱۱) تا بحد امکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ جس مسئلہ پر کچھ لکھا جائے وہ محض جدل اوراحتمالِ آفرینی کے طور پر نہ ہو بلکہ ایسی چیز ہو جس کو وجدان قبول کرے اور ذوقِ سلیم رد نہ کرے۔

(۱۲) مؤلف نے جہاں کہیں اپنی عبارت ''قلت یا قال العبد الضعیف'' وغیرہ عنوان سے لکھی ہے پوری کوشش کی ہے کہ عبارت سلیس اور صاف ہواور تفہیم میں کوئی گنجلک نہ رہے۔

(۱۳) وہ روایات جن میں بظاہر اختلاف ہے خواہ وہ مذہب سے متعلق نہ ہوں ہر موقع پر بے انتہا کوشش کی گئی ہے کہ خود روایات ہی کے ذریعہ سے اُن میں تطبیق دی جائے یا ہر ایک کا جداگانہ منشأ بیان کیا جائے تا کہ تعارض کا شبہ نہ رہے۔

(۱۴) اپنے مقدور کے موافق بہت جگہ سعی کی گئی ہے کہ احادیث کے مآخذ قرآن کریم میں دکھلائے جائیں۔

(۱۵) حنفیہ کے اور دوسرے مذاہب کے دلائل کی کافی تنقیح کی گئی ہے اور پوری فراخدلی سے ہر مذہب کے ادلّہ اور وجوہ ترجیح کا بیان ہوا ہے۔

(۱۶) جو مسائل مہمہ یا اُن کے دلائل بنظر اختصار ترک کر دیئے ہیں اُن کے متعلق ان کے مظان کے حوالے دیئے گئے ہیں تا کہ طالب بسہولت ان کی تحقیق کر سکے۔

(۱۷) جدید شبہات کے ازالہ کی طرف بھی موقع بموقع توجہ کی گئی ہے۔

علامہ شبیر احمد عثمانی بہ حیثیت خطیب اعظم :

برصغیر میں ممتاز خطیب اور مقرر چار گذرے ہیں۔(۱) علامہ شبیر احمد عثمانیؒ (۲) مولانا ابوالکلام آزاد (۳) سید عطاء اللہ شاہ بخاری (۴) مولانا احمد سعید سحبان

Marfat.com

الہند دہلوی رحمہم اللہ۔

سنا ہے کہ ایک دفعہ نظام حیدر آباد دکن کے یہاں علامہ شبیر احمد صاحب مدعو تھے اور آپ کا خطاب تھا۔ نظام دکن کے ماحول میں قدرے تشیع کے اثرات تھے۔ علامہ صاحب نے مناقبِ صحابہؓ پر خطاب فرمایا اور فرمایا کہ حضرت بلالؓ کا اتنا بلند و بالا مقام تھا خدا تعالیٰ شانہٗ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں اس قدر بلند مقام قریب پر فائز تھے کہ نواب نظام صاحب ان کی خاک پائے کو اپنی آنکھ کا سرمہ بنانے پر فخر کرتے ہیں۔ اس پر نظام صاحب مرحوم نے کھڑے ہو کر خوشی کا اظہار کیا اور کہا واقعی حضرت بلالؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی خاک پائے کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانا میری سعادت اور میرے لئے باعث صد فخر ہے۔

خطاب کا وقت مقرر تھا۔ نواب صاحب نے اس وقت میں ایک گھنٹے کا اضافہ کر دیا۔ حضرت عثمانی مرحوم کی ایک تقریر سے صحابہ کرامؓ کے حق میں ماحول اور فضا بدل گئی۔ علامہ عثمانی بہ حیثیت مدرس برصغیر میں دینی تعلیم کے لحاظ سے ممتاز ترین دار العلوم دو تھے۔ دار العلوم دیوبند اور دار العلوم ڈابھیل۔ حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ نے منقولات و معقولات کی اہم کتابیں ۳۷ سال دیوبند اور ڈابھیل میں مسلسل پڑھاتے رہے، ہزاروں علماء نے آپ سے علم حاصل کیا اور وقت کے مفسر و محدث بنے۔ حضرت اقدس مولانا قاری رحیم بخش صاحب قدس سرہٗ سید القراء و المجودین جامعہ خیر المدارس ملتان سے بندہ نے خود سنا کہ ایک مرتبہ علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ نے بخاری شریف کی ایک حدیث پر اٹھارہ روز درس دیا۔ یہ درس حضرت عثمانی کے رہائشی مکان پر تھا۔

Marfat.com

اہتمام :

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی قدس سرہٗ چند برس دارالعلوم دیوبند کے صدر مہتمم بھی رہے، جبکہ قاری محمد طیب صاحب دارالعلوم دیوبند کے مہتمم تھے قل لا اسئلکم علیہ اجرا علامہ عثمانی نے ساری عمر تدریس کتب ہو یا دارالعلوم دیوبند کا اہتمام، کبھی اس پر تنخواہ نہیں لی۔

سیاست' پاکستان کی تعمیر :

دوسرے طبقوں کی طرح علماءِ حقانی پاکستان کے مسئلہ پر دو طبقے بن گئے تھے۔ اکثر علماءِ کرام جمعیۃ علماءِ ہند حضرت اقدس مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہٗ' حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی' حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری یہ تمام بزرگ اوران کے پیروکار تقسیم ہند کو مسلمانوں کے حق میں صحیح نہیں سمجھتے تھے۔ دوسرا طبقہ جمعیۃ علماءِ اسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی' مولانا مفتی محمد شفیع، علامہ ظفر احمد عثمانی پاکستان کے حق میں تھے۔ طرفین سے یہ تمام علماءِ کرام مخلص تھے۔ یہ اختلاف اجتہادی اختلاف تھا۔ حدیث شریف ہے: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَ اَخْطَأَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ۔ (بخاری، مسلم)

اجتہادی مسائل میں اجر ہی اجر ہے، کسی شخص کا دوسرے فریق کے مخلص لوگوں پر طعن وتشنیع کرنا منع ہے اور سب کا احترام کرنا لازم ہے۔ اس موضوع پر حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ کا ایک مستقل رسالہ ہے ''الاعتدال فی الاختلاف''۔ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے، اس کی حکمت سے مخلص علماءِ کرام کے اختلاف سے فریقین کے عوام وخواص کو فی الجملہ فائدہ ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جو لیگی

Marfat.com

احباب بھارت میں رہ گئے تھے، ان کو جمعیۃ علماءِ اسلام اور احرار کی وجہ سے فائدہ ہوا۔ ابتلاء وامتحان سے نقصان کم ہوا۔ اسی طرح جو احباب جمعیت علماءِ ہند اور احرار سے تعلق کے باوجود پاکستان میں رہ گئے یا آ گئے، ان کو جمعیۃ علماءِ اسلام اور تھانوی حضرات کیوجہ سے فائدہ ہوا اور امتحانی منزل قدرے آسانی سے گذر گئی۔

مصطفیٰ کمال اتاترک :

بعض لوگ مصطفیٰ کمال اتاترک کا نظریہ رکھتے تھے اور اب پچاس ساٹھ سال کے بعد بھی ان کے جراثیم پاکستان میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔ میں نے کراچی میں بعض لیگی حضرات سے سنا کہ پاکستان بننے کے بعد بعض بے دین لوگوں نے کہا پاکستان کے مخالف لوگوں سے مصطفیٰ کمال والا رویہ اختیار کیا جانا چاہئے۔ لیکن حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اور آپ کے رفقاءِ کرام آڑے آ گئے۔ بے دین بلکہ بد دین مصطفیٰ کمال اتاترک کے ہمنوا لوگوں کو ناکام بنا دیا۔ اس سلسلہ میں تھانوی حضرات نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

حقیقت :

سچی بات یہ ہے کہ دونوں طرف غیر مخلص لوگوں نے دھوکہ دیا۔ کانگریس نے اپنے وعدے پورے نہیں کئے۔ بھارت میں رہنے والے مسلمانوں کو اب تک ظلم و تعدی کا نشانہ بنایا ہوا ہے۔ اسی طرح پاکستان میں اسلامی نظام کے نافذ کرنے کا وعدہ مسلم لیگ نے پورا نہیں کیا بلکہ قادیانیوں اور رافضیوں جیسے بے دینوں کو عوام پر مسلط کرنے کی نامسعود کوشش کی، اب تک کوشش کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ حق اور اہل حق کو کامیاب بنائیں۔ (آمین)

Marfat.com

علامہ عثمانی کا ملتان میں ورودِ مسعود اور ایک لطیفہ :

۱۹۴۸ء میں حضرت علامہ عثمانی قدس سرہٗ جامعہ خیرالمدارس کے سالانہ جلسہ میں حضرت اقدس مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہٗ کی دعوت پر تشریف لائے۔ اگلے سال ۱۹۴۹ء میں بندہ فیض احمد خیرالمدارس میں جلالین کی جماعت میں داخل ہوا، بعض رفقاء نے بتلایا کہ حضرت علامہ عثمانی نے گذشتہ سال خطاب میں لطیفہ بتایا اور سنایا تھا، آپ نے فرمایا ہمارے بعض احباب کا اور پاکستان کا قصہ کچھ یوں ہے:

''رمضان شریف کا چاند نظر آ گیا لیکن ایک شخص نے کہا نہ میں چاند دیکھوں گا اور نہ روزہ رکھوں گا، کیونکہ روزہ رمضان کا چاند دیکھنے پر لازم ہوتا ہے۔ (صوموا لرؤیتہ) تو وہ شخص نگہ نیچی کر کے چل رہا تھا۔ اچانک بارش کے پانی میں چاند نظر آ گیا اور روزہ رکھنا لازم ہو گیا تو وہ بہت پریشان ہوا۔ اسی طرح ہمارے احباب پاکستان نہیں دیکھنا چاہتے تھے بالآخر قدرتِ خداوندی نے پاکستان دکھا دیا بلکہ پاکستان کو ان احباب کیلئے پناہ گاہ بنا دیا۔ واقعی وہ ذاتِ علیم و حکیم اور علی کل شیء قدیر ہے''۔

حضرت عثمانیؒ قاسم بیلہ ملتان تشریف لے گئے۔ جو حضرت محمد بن قاسم فاتح سندھ و ملتان کی یادگار ہے اور وہاں نیچے فرش پر بیٹھ گئے اور فرمایا :

''مجاہدین جہاں رہتے ہیں یا جہاں سے گذرتے ہیں وہاں خاص انوار و برکات محسوس ہوتے ہیں''۔

''قاسم بیلہ'' کی حاضری میں حضرت اقدس مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہٗ اور منشی عبدالرحمٰن خان ملتانی بھی ساتھ تھے۔

(القاسم خصوصی اشاعت بیاد علامہ شبیر احمد عثمانی ص: ۱۰۰ تا ۱۱۱)

Marfat.com

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

کے تفسیری جواہر پارے

ردّ عیسائیت :

سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

نجران کے ساٹھ عیسائیوں کا ایک موقر و معزز وفد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس میں تین شخص (۱) عبدالمسیح عاقب بحیثیت امارت و سیادت کے (۲) ایہم السید بلحاظ رائے و تدبیر کے اور (۳) ابو حارثہ بن عامر باعتبار سب سے بڑے مذہبی عالم اور لاٹ پادری ہونے کے عام شہرت اور امتیاز رکھتے تھے۔ یہ تیسرا شخص اصل میں عرب کے مشہور قبیلہ ''بنی بکر بن وائل'' سے تعلق رکھتا تھا، پھر پکا نصرانی بن گیا۔ سلاطینِ روم نے اس کی مذہبی صلابت اور مجد و شرف کو دیکھتے ہوئے بڑی تعظیم و تکریم کی۔ علاوہ بیش قرار مالی امداد کے اس کے لئے گرجے تعمیر کئے اور امور مذہبی کے اعلیٰ منصب پر مامور کیا۔ یہ وفد بارگاہ رسالت میں بڑی آن بان سے حاضر ہوا اور متنازع فیہ مسائل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی، جس کی پوری تفصیل محمد بن اسحاق کی سیرۃ میں منقول ہے۔ سورۃ آلِ عمران کا ابتدائی حصہ تقریباً اسّی نوّے (۹۰،۸۰) آیات تک اسی واقعہ میں نازل ہوا۔ عیسائیوں کا پہلا اور بنیادی عقیدہ یہ تھا کہ حضرت

Marfat.com

مسیح علیہ السلام بعینہٖ خدا یا خدا کے بیٹے یا تین خداؤں میں ایک ہیں۔ سورۂ ہذا کی پہلی آیت میں توحید خالص کا دعویٰ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو جو صفات ''حی قیوم'' بیان کی گئیں، وہ عیسائیوں کے اس دعوے کو صاف طور پر باطل ٹھہرائی ہیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران مناظرہ میں اُن سے فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ حی (زندہ) ہے جس پر کبھی موت طاری نہیں ہوسکتی، اُسی نے تمام مخلوقات کو وجود عطاء کیا اور سامان بقاء پیدا کر کے اُن کو اپنی قدرت کاملہ سے تھام رکھا ہے۔ برخلاف اس کے عیسیٰ علیہ السلام پر یقیناً موت وفنا آ کر رہیگی اور ظاہر ہے جو شخص خود اپنی ہستی کو برقرار نہ رکھ سکے، دوسری مخلوقات کی ہستی کیا برقرار رکھ سکتا ہے۔ ''نصاریٰ'' نے سن کر اقرار کیا (کہ بیشک صحیح ہے) شاید اُنہوں نے غنیمت سمجھا ہوگا کہ آپ اپنے اعتقاد کے موافق ''عیسٰی یاتی علیہ الفناء'' کا سوال کر رہے ہیں یعنی عیسیٰ پر فنا ضرور آئے گی، اگر جواب نفی میں دیا تو آپ ہمارے عقیدہ کے موافق کہ حضرت عیسیٰ کو عرصہ ہوا موت آ چکی ہے۔ ہم کو اور زیادہ صریح طور پر ملزم اور مفحم کرسکیں گے۔ اس لئے لفظی مناقشہ میں پڑنا مصلحت نہ سمجھا اور ممکن ہے یہ لوگ ان فرقوں میں سے ہوں جو عقیدۂ اسلام کے موافق مسیح علیہ السلام کے قتل وصلیب کا قطعاً انکار کرتے تھے اور رفع جسمانی کے قائل تھے، جیسا کہ حافظ ابن تیمیہ نے ''الجواب الصحیح'' میں اور ''الفارق بین المخلوق والخالق'' کے مصنف نے تصریح کی ہے کہ شام ومصر کے نصاریٰ عموماً اسی عقیدہ پر تھے۔ مدت کے بعد پولوس نے عقیدہ صلب کی اشاعت کی، پھر یہ خیال یورپ سے مصر وشام وغیرہ پہنچا۔ ہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنّ عیسٰی اتی علیہ الفناء'' کے بجائے ''یاتی علیہ الفناء'' فرمانا، درآں حالیکہ پہلے الفاظ تردید الوہیۃ مسیح کے موقع

Marfat.com

پر زیادہ صاف اور مسکت ہوتے ظاہر کرتا ہے کہ موقع الزام میں بھی مسیح علیہ السلام پر موت سے پہلے لفظ موت کا اطلاق آپ نے پسند نہیں کیا۔

آلِ عمران کی آیت نمبر ۳ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

یعنی قرآنِ کریم جو عین حکمت کے موافق نہایت بروقت سچائی اور انصاف کو اپنی آغوش میں لے کر اُترا۔

آیت نمبر ۴ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

یعنی قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور اگلی کتابوں (تورات وانجیل وغیرہ) پہلے سے قرآن اور اس کے لانے والے کی طرف لوگوں کی رہنمائی کر رہی تھیں اور اپنے اپنے وقت میں مناسب احکام و ہدایات دیتی تھیں۔ گویا بتلا دیا کہ ''الوہیت'' یا ''اِبنیت مسیح'' کا عقیدہ کسی آسمانی کتاب میں موجود نہ تھا کیونکہ اصول دین کے اعتبار سے تمام کتبِ سماویہ متفق ومتحد ہیں۔ مشرکانہ عقائد کی تعلیم کبھی نہیں دی گئی۔

آیت نمبر ۴ کی تفسیر میں مزید لکھتے ہیں :

یعنی ہر زمانے کے مناسب ایسی چیزیں اُتاریں جو حق و باطل، حلال وحرام اور جھوٹ سچ کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہوں۔ اس میں قرآن کریم، کتب سماویہ، معجزاتِ انبیاء، سب داخل ہو گئے اور ادھر بھی اشارہ ہو گیا کہ جن مسائل میں یہود و نصاریٰ جھگڑتے چلے آ رہے ہیں، اُن اختلافات کا فیصلہ بھی قرآن کے ذریعہ سے کر دیا گیا۔

آیت نمبر ۴ کے تحت مزید فرماتے ہیں :

Marfat.com

یعنی ایسے مجرموں کو نہ سزا دیے بغیر چھوڑیگا، نہ وہ اُس کے زیردست اقتدار سے چھوٹ کر بھاگ سکیں گے۔ اس میں بھی اُلوہیت مسیح کے ابطال کی طرف لطیف اشارہ ہو گیا کیونکہ جو اختیار و اقتدارِ کلّی خدا کے لئے ثابت کیا گیا۔ ظاہر ہے وہ مسیح میں نہیں پایا جاتا، بلکہ نصاریٰ کے نزدیک حضرت مسیح کسی کو سزا تو کیا دے سکتے خود اپنے کو باوجود سخت تضرع والحاح کے ظالموں کے پنجہ سے نہ چھڑا سکے، پھر خدا یا خدا کا بیٹا کیسے بن سکتے ہیں؟ بیٹا وہ کہلاتا ہے جو باپ کی نوع سے ہو۔ لہٰذا خدا کا بیٹا خدا ہی ہونا چاہئے ۔ ایک عاجز مخلوق کو حقیقۃً قادرِ مطلق کا بیٹا کہنا، باپ اور بیٹے دونوں پر سخت عیب لگانا ہے۔ العیاذ باللہ۔

آیت نمبر ۵ کے حوالے سے لکھتے ہیں :

یعنی جس طرح اُس کا اقتدار و اختیار کامل ہے، علم بھی محیط ہے، عالم کی کوئی چھوٹی بڑی چیز ایک سیکنڈ کے لئے اُس سے غائب نہیں ۔ سب مجرم و بری اور تمام جرموں کی نوعیت و مقدار اُس کے علم میں ہے ۔ مجرم بھاگ کر روپوش ہونا چاہے تو کہاں ہو سکتا ہے؟ یہیں سے تنبیہ کر دی گئی کہ مسیح علیہ السلام خدا نہیں ہو سکتے ، کیونکہ ایسا علم محیط اُن کو حاصل نہ تھا۔ وہ اُسی قدر جانتے تھے جتنا حق تعالیٰ اُن کو بتلا دیتا تھا۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں خود نصاریٰ نجران نے اقرار کیا اور آج بھی اناجیل مروّجہ سے ثابت ہے۔

آیت نمبر ۶ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

یعنی اپنے علم و حکمت کے مطابق کمالِ قدرت سے جیسا اور جس طرح چاہا ماں کے پیٹ میں تمہارا نقشہ بنایا، مذکر، مؤنث، خوبصورت ، بدصورت، جیسا پیدا کرنا

Marfat.com

تھا کر دیا، ایک پانی کے قطرہ کو کتنی پلٹیاں دے کر آدمی کی صورت عطا فرمائی، جس کی قدرت وصنعت کا یہ حال ہے کیا اُس کے علم میں کمی ہوسکتی ہے یا کوئی انسان جو خود بھی بطنِ مادر کی تاریکیوں میں رہ کر آیا ہو اور عام بچوں کی طرح کھاتا، پیتا، پیشاب پاخانہ کرتا ہو، اُس خداوند قدوس کا بیٹا یا پوتا کہلایا جاسکتا ہے؟ کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا عیسائیوں کا سوال تھا کہ جب مسیح کا ظاہری باپ کوئی نہیں تو بجز خدا کے کس کو باپ کہیں، یصورکم فی الارحامکم کیف یشاء میں اس کا جواب بھی ہوگیا، یعنی خدا کو قدرت ہے، رحم میں جس طرح چاہے آدمی کا نقشہ تیار کردے۔ خواہ ماں باپ دونوں کے ملنے سے یا صرف ماں کی قوت منفعلہ سے' اسی لئے آگے فرمایا: "ھو العزیز حکیم" یعنی زبردست ہے جس کی قدرت کو کوئی محدود نہیں کرسکتا اور "حکیم" ہے جہاں جیسا مناسب جانتا ہے کرتا ہے۔ "حوا" کو بدون ماں کے "مسیح" کو بدون باپ کے "آدم" کو بدونِ ماں باپ دونوں کے پیدا کردیا، اُس کی حکمتوں کا احاطہ کون کرسکے۔

آیت نمبر ۷ کے تحت تحریر فرماتے ہیں :

نصاریٰ نجران نے تمام دلائل سے عاجز ہوکر بطورِ معارضہ کہا تھا کہ آخر آپ حضرت مسیح کو "کلمۃ اللہ" اور "روح اللہ" مانتے ہیں، بس ہمارے اثبات مدعا کیلئے یہ الفاظ کافی ہیں۔ یہاں اُس کا تحقیقی جواب ایک عام اُصول اور ضابطہ کی صورت میں دیا جس کے سمجھ لینے کے بعد ہزاروں نزاعات ومناقشات کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ اس کو یوں سمجھ کر قرآنِ کریم بلکہ تمام کتبِ الٰہیہ میں دو قسم کی آیات پائی جاتی ہیں، ایک وہ جن کی مراد معلوم ومتعین ہو، خواہ اس لئے کہ لغت وترکیب وغیرہ کے لحاظ سے الفاظ میں کوئی

Marfat.com

ابہام واجمال نہیں نہ عبارت کئی معنی کا احتمال رکھتی ہے نہ جو مدلول سمجھا گیا وہ عام قواعد مسلمہ کے مخالف ہے اور یا اس لئے کہ عبارت والفاظ میں گو لغۃً کئی معنی کا احتمال ہوسکتا تھا، لیکن شارع کی نصوص مستفیضہ یا اجماع معصوم یا مذہب کے عام اُصول مسلّمہ سے قطعاً متعین ہو چکا کہ متکلم کی مراد وہ معنی نہیں یہ ہے، ایسی آیات کو محکمات کہتے ہیں اور فی الحقیقت کتاب کی ساری تعلیمات کی جڑ اور اصل اصول یہ ہی آیات ہوتی ہیں، دوسری قسم آیات کی ''متشابہات'' کہلاتی ہے، یعنی جن کی مراد معلوم و متعین کرنے میں کچھ اشتباہ والتباس واقع ہو جائے، صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس دوسری قسم کی آیات کو پہلی قسم کی طرف راجع کر کے دیکھنا چاہئے جو معنی اُس کے خلاف پڑیں اُن کی قطعاً نفی کی جائے اور متکلم کی مراد وہ سمجھی جائے جو آیاتِ محکمات کے مخالف نہ ہو، اگر باوجود اجتہاد وسعی بلیغ کے متکلم کی مراد کی پوری پوری تعیین نہ کر سکیں تو دعویٰ ہمہ دانی کر کے ہم کو حد سے گذرنا نہیں چاہئے، جہاں قلت علم اور قصور استبداد کی وجہ سے بہت سے حقائق پر ہم دسترس نہیں پا سکتے، اس کو بھی اُنہی فہرست میں شامل کر لیں، مگر زنہار ایسی تاویلات اور ہیر پھیر نہ کریں جو مذہب کے اُصول مسلمہ اور آیاتِ محکمہ کے خلاف ہوں، مثلاً قرآن حکیم نے مسیح علیہ السلام کی نسبت تصریح کر دی ''اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ'' یا ''اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تراب الخ'' یا ''ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِىْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحَانَهٗ'' اور جا بجا اُن کی اُلوہیت کا رد کیا۔ اب ایک شخص ان سب محکمات سے آنکھیں بند کر کے کلمۃ القاھا الی مریم وروح منہ'' وغیرہ متشابہات کو لے دوڑے اور اُس کے وہ معنی چھوڑ کر جو محکمات کے موافق ہوں، ایسے سطحی معنی لینے لگے جو کتاب کی

Marfat.com

عام تصریحات اور متواتر بیانات کے منافی ہوں، یہ کجروی اور ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہوگی۔ بعض قاسیٔ القلب تو چاہتے ہیں کہ اس طرح مغالطہ دے کر لوگوں کو گمراہی میں پھنسا دیں اور بعض کمزور عقیدہ والے ہلمل یقین ایسے متشابہات سے اپنی رائے و ہوا کے مطابق کھینچ تان کر مطلب نکالنا چاہتے ہیں، حالانکہ اُن کا صحیح مطلب صرف اللہ ہی کو معلوم ہے، وہ ہی اپنے کرم سے جس کو جس قدر حصہ پر آگاہ کرنا چاہے کر دیتا ہے جو لوگ مضبوط علم رکھتے ہیں، وہ محکمات و متشابہات سب کو حق جانتے ہیں۔ اُنہیں یقین ہے کہ دونوں قسم کی آیات ایک ہی سر چشمہ سے آئی ہیں، جن میں تناقض و تہافت کا امکان نہیں۔ اسی لئے وہ متشابہات کو محکمات کی طرف لوٹا کر مطلب سمجھتے ہیں اور جو حصہ اُن کے دائرۂ فہم سے باہر ہوتا ہے، اسے اللہ پر چھوڑتے ہیں کہ وہ ہی بہتر جانے ہم کو ایمان سے کام ہے۔ (تنبیہ)

بعد میں آیت نمبر ۱۰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

قیامت کے ذکر کے ساتھ کافروں کا انجام بھی بتلا دیا کہ اُن کو کوئی چیز دنیا و آخرت میں خدائی سزا سے نہیں بچا سکتی، جیسا کہ ہمیں ابتداءِ سورت میں لکھ چکا ہوں، ان آیات میں اصلی خطاب وفد ''نجران'' کو تھا جسے عیسائی مذہب و قوم کی سب سے بڑی نمائندہ جماعت کہنا چاہئے۔ امام فخر الدین رازی نے محمد بن اسحٰق کی سیرت سے نقل کیا ہے کہ جس وقت یہ وفد ''نجران'' سے بقصد مدینہ روانہ ہوا تو ان کا بڑا پادری ابو حارثہ بن علقمہ خچر پر سوار تھا۔ خچر نے ٹھوکر کھائی تو اس کے بھائی کرز بن علقمہ کی زبان سے نکلا '' تعس الابعد '' ابعد سے مراد محمد ﷺ تھے۔ العیاذ باللہ۔ ابو حارثہ نے کہا ''تعست اُمك '' کرز نے حیران ہو کر اس کلمہ کا سبب پوچھا۔ ابو حارثہ نے کہا

Marfat.com

واللہ ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ (محمد ﷺ) وہ ہی نبی منتظر ہیں جن کی بشارت ہماری کتابوں میں دی گئی تھی۔ کرز نے کہا پھر مانتے کیوں نہیں؟ بولا'' لِاَنَّ هٰؤُلَآءِ الْمُلُوْكُ اَعْطُوْنَا اَمْوَالًا وَ اَكْرَمُوْنَا فَلَوْ آمَنَّا بِمُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَاَخَذُوْا وَ مِنَّا كُلَّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءَ'' اگر محمد ﷺ پر ایمان لے آئے تو یہ بادشاہ جو بیشمار دولت ہم کو دے رہے ہیں اور اعزاز واکرام کر رہے ہیں سب واپس کرلیں گے) کرز نے اس کلمہ کو اپنے دل میں رکھا اور آخرکار یہ ہی کلمہ اسلام کا سبب بنا۔

ردّ دہریت' فکر کائنات سے پہلے ذکر خالقِ کائنات ضروری ہے :

مولانا شبیر احمد عثمانی سورۂ آلِ عمران کے تفسیر میں لکھتے ہیں :

(۱) یعنی ذکر وفکر کے بعد کہتے ہیں کہ خداوندا ! یہ عظیم الشان کارخانہ آپ نے بیکار پیدا نہیں کیا جس کا کوئی مقصد نہ ہو، یقیناً ان عجیب وغریب حکیمانہ انتظامات کا سلسلہ کسی عظیم وجلیل نتیجہ پر منتہی ہونا چاہئے۔ گویا یہاں سے اُن کا ذہن تصورِ آخرت کی طرف منتقل ہوگیا جو فی الحقیقت دنیا کی موجودہ زندگی کا آخری نتیجہ ہے۔ اسی لئے آگے دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنے کی دعا کی اور درمیان میں خدا تعالیٰ کی تسبیح و تنزیہہ بیان کر کے اشارہ کردیا کہ جو احمق قدرت کے ایسے صاف وصریح نشان دیکھتے ہوئے تجھ کو نہ پہچانیں، یا تیری شان کو گھٹائیں یا کارخانۂ عالم کو محض عبث ولعب سمجھیں، تیری بارگاہ اُن سب کی ہزلیات وخرافات سے پاک ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ آسمان وزمین اور دیگر مصنوعاتِ الٰہیہ میں غور وفکر کرنا وہی محمود ہوسکتا ہے جس کا نتیجہ خدا

Marfat.com

کی یاد اور آخرت کی طرف توجہ ہو، باقی جو مادہ پرست ان مصنوعات کے تاروں میں اُلجھ کر رہ جائیں اور صانع کی صحیح معرفت تک نہ پہنچ سکیں، خواہ دنیا انہیں بڑا محقق اور سائنس داں کہا کرے، مگر قرآن کی زبان میں وہ اولوالالباب نہیں ہو سکتے، بلکہ پرلے درجہ کے جاہل و احمق ہیں۔

کفر میں تکوینی حکمت :

آیت نمبر ۱۱۹ کے تحت لکھتے ہیں :

یعنی جیسا کہ بارہا پہلے لکھا جا چکا ہے، خدا تعالیٰ کی حکمت تکوینی اس کو مقتضی نہیں ہوئی کہ ساری دنیا کو ایک ہی راستہ پر ڈال دیتا۔ اسی لئے حق کے قبول کرنے نہ کرنے میں ہمیشہ اختلاف رہتا ہے اور رہے گا، مگر فی الحقیقت اختلاف اور پھوٹ ڈالنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے صاف و صریح فطرت کے خلاف حق کو جھٹلایا، اگر فطرتِ سلیمہ کے موافق سب چلتے تو کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ اسی لئے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ سے متنبہ فرما دیا کہ جن پر خدا نے اُن کی حق پرستی کی بدولت رحم کیا، وہ اختلاف کرنے والوں سے مستثنیٰ ہیں۔

اسی آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں :

یعنی دنیا کی آفرینش سے غرض یہ ہی ہے کہ حق تعالیٰ کی ہر قسم کی ''صفاتِ جمالیہ'' و ''قہریہ'' کا ظہور ہو۔ اس لئے مظاہر کا مختلف ہونا ضروری ہے تاکہ ایک جماعت اپنی مالک کی وفاداری و اطاعت دکھا کر رحمت و کرم اور رضوان و غفران کا مظہر بنے جو اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ کی مصداق ہے اور دوسری جماعت اپنی بغاوت و غداری سے اُس کی صفت عدل و انتقام کا مظہر بن کر حبس دوام کی سزا بھگتے، جس پر خدا

Marfat.com

کی یہ بات پوری ہو" لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ "۔

بہرحال آفرینش عالم کا تشریعی مقصد عبادت ہے" وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ " (الذاریات رکوع ۳) اور تکوینی غرض یہ ہے کہ تشریعی مقصد کو اپنے کسب واختیار سے پورا کرنے اور نہ کرنے والے دوگروہ ایسے موجود ہوں جو حق تعالیٰ کی صفاتِ جلالیہ وجمالیہ یا بالفاظِ دیگر لطف وقہر کے مورد ومظہر بن سکیں ......

درکارخانۂ عشق از کفر نا گزیر است
دوزخ کرا بسوزد گر بوالہب نہ باشد

پھر لطف وکرم کے مظاہر بھی اپنے مدارجِ استعداد وعمل کے اعتبار سے مختلف ہوں گے ....

گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونق چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

معراجِ جسمانی حق ہے :

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبرا کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں :

یعنی صرف ایک رات کے محدود حصہ میں اپنے مخصوص ترین اور مقرب ترین بندہ (محمد ﷺ) کو حرم مکہ سے بیت المقدس تک لے گیا۔اس سفر کی غرض لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا میں اُس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔حاصل یہ ہے کہ خود اس سفر میں یا "بیت المقدس" سے آگے کہیں اور لے جا کر اپنی قدرت کے عظیم الشان نشان اور حکیمانہ شان کے عجیب وغریب نمونے دکھلانے منظور تھے۔سورۂ نجم میں ان آیات کا کچھ ذکر کیا ہے،جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ "سدرۃ المنتہٰی" تک تشریف لے گئے اور

Marfat.com

نہایت عظیم الشان آیات ملاحظہ فرمائیں۔فرمایا: ''وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى''۔(النجم) علماء کی اصطلاح میں مکہ سے بیت المقدس تک کے سفر کو''اسراء''اور وہاں سے اوپر''سدرة المنتھٰی'' تک کی سیاحت کو'معراج' کہتے ہیں اور بسا اوقات دونوں سفروں کے مجموعہ ایک لفظ''اسراء''یا'' معراج'' سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔معراج کی احادیث تقریباً تیس صحابہ سے منقول ہیں جن میں معراج واسراء کے واقعات بسط و تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔جمہور سلف و خلف کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور پرنور کو حالت بیداری میں بجسدہٖ الشریف معراج ہوئی۔ صرف دو تین صحابہ و تابعین سے منقول ہے کہ واقعۂ معراج کو منام (نیند) کی حالت میں بطورِ ایک عجیب وغریب خواب کے مانتے تھے۔چنانچہ اسی سورۃ میں آگے چل کر جو لفظ'' وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنٰكَ'' الخ آتا ہے اُس سے یہ حضرات استدلال کرتے ہیں۔سلف میں سے کسی کا قول نہیں کہ معراج حالتِ بیداری میں محض روحانی طور پر ہوئی ہو، جیسا کہ بعض حکماء وصوفیہؒ کے مذاق پر تجویز کیا جاسکتا ہے۔ روح المعانی میں ہے کہ''لَيْسَ الْمَعْنٰى الْاَسْرَاء بِالرُّوْحِ الذِّهَابُ يَقْظَةً كالانسلاخ الذی ذهب اليه الصوفية والحكماء فانه و ان كان خارقا للعادة و محلا للتعجب ايضًا الا انه امرٌ لا تعرفه العرب ولم يذهب اليه احدٌ من السلف''۔ بے شک ابن قیم نے زاد المعاد میں عائشہ صدیقہ، معاویہ اور حسن بصری رضی اللہ عنہم کے مسلک کی اس طرح توجیہ کی ہے لیکن اُس پر کوئی نقل پیش نہیں کی۔محض ظن وتخمین سے کام لیا ہے۔اُن میں کہیں حالت بیداری کی تصریح نہیں۔

Marfat.com

بہر حال قرآنِ کریم جس قدر اہتمام اور ممتاز و درخشان عنوان سے واقعۂ ''اسراء'' کو ذکر فرمایا اور جس قدر جد و مستعدی سے مخالفین اس کی انکار و تکذیب پر تیار ہو کر میدان میں نکلے حتیٰ کہ بعض موافقین کے قدم بھی لغزش کھانے لگے۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ واقعہ کی نوعیت محض ایک عجیب و غریب خواب یا سیر روحانی کی نہ تھی۔ روحانی سیر و انکشافات کے رنگ میں آپ کے جو دعویٰ ابتدائے بعثت سے رہے ہیں، دعوئے اسراء کفار کے لئے کچھ اُن سے بڑھ کر تعجب خیز و حیرت انگیز نہ تھا جو خصوصی طور پر اس کو تکذیب و تردید اور استہزاء و تمسخر کا نشانہ بنانے اور لوگوں کو دعوت دیتے کہ آؤ آج مدعی نبوت کی ایک بالکل انوکھی بات سنو، نہ آپ کو خاص اس واقعہ کے اظہار پر اس قدر متفکر و متشوش ہونے کی ضرورت تھی جو بعض روایاتِ صحیحہ میں مذکور ہے۔ بعض احادیث میں صاف لفظ ہیں، ''ثم اصبحت بمکۃ'' یا ''ثم اتیت مکۃ'' (پھر صبح کے وقت میں مکہ پہنچ گیا) اگر معراج محض کوئی روحانی کیفیت تھی تو آپ مکہ سے غائب ہی کہاں ہوئے اور شداد بن اوس وغیرہ کی روایت کے موافق بعض صحابہ کا یہ دریافت کرنا کیا معنی رکھتا ہے کہ 'رات میں قیام گاہ پر تلاش کیا، حضور کہاں تشریف لے گئے تھے؟ ہمارے نزدیک ''اسریٰ بعبدہٖ'' کے یہ معنی لینا کہ ''خدا اپنے بندہ کو خواب میں یا محض روحانی طور پر مکہ سے بیت المقدس لے گیا۔ اس کے بعد یہ ہے کہ کوئی شخص ''فاسر بعبادی'' کے یہ معنی لینے لگے کہ ''اے موسیٰ! میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو خواب میں یا محض روحانی طور پر لے کر مصر سے نکل جاؤ یا سورۃ کہف میں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات کے لئے جانا اور اُن کے ہمراہ سفر کرنا جس کے لئے کئی جگہ ''فانطلقا'' کا لفظ آیا ہے، اُس کا مطلب یہ لے لیا جائے

Marfat.com

کہ یہ سب کچھ محض خواب ہے یا بطورِ روحانی سیر واقع ہوا تھا۔ باقی لفظ ''رویا'' جو قرآن میں آیا اُس کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہ فرما چکے ہیں ''رؤیا عین اریھا رسول اللہ علیہ وسلم'' مفسرین نے کلامِ عرب سے شواہد پیش کئے ہیں کہ رویا کا لفظ گاہ بگاہ مطلق رؤیت (دیکھنے) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اُس سے مراد یہ ہی اسراء کا واقعہ ہے تو مطلق نظارہ کے معنی لئے جائیں، تاکہ ظواہر نصوص اور جمہور اُمت کے عقیدہ کی مخالفت نہ ہو۔ ہاں شریک کی روایت میں بعض الفاظ ضرور ایسے آئے ہیں جن سے ''اسراء'' کا بحالت نوم واقع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ محدثین کا اتفاق ہے کہ شریک کا حافظہ خراب تھا۔ اس لئے بڑے بڑے حفاظِ حدیث کے مقابلہ میں ان کی روایت کے مقابلہ میں اُن کی روایت قابلِ استناد نہیں ہوسکتی۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری کے اواخر میں حدیث شریک کے اغلاط شمار کرائے ہیں اور یہ بھی بتلایا ہے کہ اُن کی روایت کا مطلب ایسا لیا جاسکتا ہے جو عام احادیث کے مخالف نہ ہو۔ اس قسم کی تفاصیل ہم یہاں درج نہیں کرسکتے۔ صحیح مسلم میں یہ مباحث پوری شرح و بسط سے درن کئے ہیں۔ یہاں صرف یہ بتلانا ہے کہ مذہب راجح یہی ہے کہ معراج و اسراء کا واقعہ حالتِ بیداری میں بجسدہٖ الشریف واقع ہوا۔

آیت نمبر ۹۱ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

یعنی ذوالقرنین کے سفر مشرق و مغرب کی جو کیفیت بیان کی گئی واقع میں اسی طرح ہے جو وسائل اُس کے پاس تھے اور جو حالات وہاں پیش آئے، اُن سب پر ہمارا علم محیط ہے۔ تاریخ والے شاید اس جگہ کچھ اور کہتے ہوں گے اور فی الحقیقت اتنا ہے جو فرمادیا۔ بعض مفسرین نے ''کذٰلک'' کا مطلب یہ لیا ہے کہ ذوالقرنین نے مغربی قوم

Marfat.com

کے متعلق جوروش اختیار کی تھی، ویسی ہی اس مشرقی قوم کے ساتھ اختیار کی۔ واللہ اعلم۔

آیت نمبر۹۲ کے تحت لکھتے ہیں :

یہ تیسرا سفر مشرق و مغرب کے سوا کسی تیسری جہت میں تھا۔ مفسرین عموماً اس کو شمالی سفر کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث میں یہ تصریح نہیں۔

سورۂ کہف کی آیت نمبر۹۴ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

ذوالقرنین کے غیر معمولی اسباب و وسائل اور قوت و حشمت کو دیکھ کر اُنہیں خیال ہوا کہ ہماری تکالیف و مصائب کا سدّ باب اس سے ہو سکے گا۔ اس لئے گذارش کی کہ ''یاجوج ماجوج'' نے ہمارے ملک میں اودھم مچا رکھی ہے، یہاں آ کر قتل و غارت اور لوٹ مار کرتے رہتے ہیں، آپ اگر ہمارے اور اُن کے درمیان کوئی مضبوط روک قائم کر دیں جس سے ہماری حفاظت ہو جائے تو جو کچھ اُس پر خرچ آئے ہم ادا کرنے کو تیار ہیں۔ چاہے آپ ٹیکس لگا کر ہم سے وصول کر لیں۔ (تنبیہ) ''یاجوج ماجوج'' کون ہیں؟ کس ملک میں رہتے ہیں؟ ذوالقرنین کی بنائی ہوئی سدّ (آہنی دیوار) کہاں ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے متعلق مفسرین، مؤرخین کے اقوال مختلف رہے ہیں۔ میرا خیال یہ ہے (واللہ اعلم) کہ یاجوج ماجوج کی قوم عام انسانوں اور جنات کے درمیان ایک برزخی مخلوق ہے اور جیسا کہ کعب احبار نے فرمایا اور نووی فتاویٰ میں جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ اُن کا سلسلۂ نسب باپ کی طرف سے آدم علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے، مگر ماں کی طرف سے حوا تک نہیں پہنچتا، گویا وہ عام آدمیوں کے محض باپ شریک بھائی ہوئے۔ کیا عجب ہے کہ دجال اکبر جسے تمیم داری نے کسی جزیرہ میں مقید دیکھا تھا۔ اسی قوم کا ہو، جب حضرت مسیح علیہ السلام جو محض ایک آدم زاد

Marfat.com

خاتون (مریم صدیقہ) کے بطن سے بتوسط نفحۂ ملکیہ پیدا ہوئے، نزول من السماء کے بعد دجال کو ہلاک کر دیں گے، اُس وقت یہ قوم یاجوج ماجوج دنیا پر خروج کریگی اور آخر کار حضرت مسیح کی دعا سے غیر معمولی موت مریگی۔ اس وقت یہ قوم کہاں ہے اور ذوالقرنین کی دیوار آہنی کس جگہ واقع ہے؟ سو جو شخص اُن سب اوصاف کو پیش نظر رکھے گا جن کا ثبوت اس قوم اور دیوار آہنی کے متعلق قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ملتا ہے۔ اُس کو کہنا پڑے گا کہ جن قوموں، ملکوں اور دیواروں کا لوگوں نے رائے سے پتہ دیا ہے یہ مجموعۂ اوصاف ایک میں بھی پایا نہیں جاتا، لہٰذا وہ خیالات صحیح معلوم نہیں ہوتے، اور احادیث صحیحہ کا انکار یا نصوص کی تاویلات بعیدہ دین کے خلاف ہے۔

رہا مخالفین کا یہ شبہ کہ ہم نے تمام زمین کو چھان ڈالا مگر کہیں اُس کا پتہ نہیں ملا اور اسی شبہ کے جواب کے لئے ہمارے مؤلفین نے پتہ بتلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا صحیح جواب وہی ہے جو علامہ آلوسی بغدادی نے دیا ہے کہ ہم کو اس کا موقع معلوم نہیں اور ممکن ہے کہ ہمارے اور اس کے درمیان بڑے بڑے سمندر حائل ہوں اور یہ دعویٰ کرنا کہ ہم تمام خشکی وتری پر محیط ہو چکے ہیں، واجب التسلیم نہیں۔ عقلاً جائز ہے کہ جس طرح اب سے پانچ سو برس پہلے ہم کو چوتھے براعظم (امریکہ) کے وجود کا پتہ نہ چلا۔ اب بھی کوئی پانچواں براعظم ایسا موجود ہو جہاں تک ہم رسائی حاصل نہ کر سکے ہوں اور تھوڑے دنوں ہم وہاں تک یا وہ لوگ ہم تک پہنچ سکیں، سمندر کی دیوار اعظم جو "آسٹریلیا" کے شمال مشرقی ساحل پر واقع ہے، آج کل برطانوی سائنس دان ڈاکٹر سی ایم ینگ کے زیر ہدایات اُس کی تحقیقات جاری ہے یہ دیوار ہزار میل سے زیادہ لمبی اور بعض بعض مقامات پر بارہ بارہ میل تک چوڑی اور ہزار فٹ اونچی ہے جس پر بیشمار

Marfat.com

مخلوق بستی ہے، جو مہم اس کا کیلئے روانہ ہوئی تھی حال میں اُس نے اپنی یکسالہ تحقیقات ختم کی ہے جس سے سمندر کے عجیب و غریب اسرار منکشف ہوتے ہیں اور انسان حیرت واستیعاب کی ایک نئی دنیا ہورہی ہے۔ پھر کیسے دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ ہم کو خشکی و تری کی تمام مخلوق کے مکمل انکشافات حاصل ہو چکے ہیں۔ بہرحال مخبر صادق نے جس کا صدق دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے، جب اُس دیوار کی مع اس کے اوصاف کے خبر دی تو ہم پر واجب ہے کہ تصدیق کرے اور اُن واقعات کے منتظر رہیں جو مشککین و منکرین کے علی الرغم پیش آکر رہیں گے ......

سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاهِلًا
وَ یَأْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَا لَمْ تُزَوِّدَ

سورۂ رحمٰن کی ابتدائی آیات کا مضمون :

علامہ عثمانی سورۂ رحمٰن کی ابتدائی آیت نمبر ۲ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

جو اُس کے عطایا میں سب سے بڑا عطیہ اور اُس کی نعمتوں میں سب سے اونچی نعمت و رحمت ہے۔ انسان کی بساط اور اس کے ظرف پر خیال کرو اور علم قرآن کے اس دریائے ناپیدا کنار کو دیکھو، بلاشبہ ایک ضعیف البنیان ہستی کو آسمانوں اور پہاڑوں سے زیادہ بھاری چیز کا حامل بنا دینا رحمان ہی کا کام ہوسکتا ہے۔ ورنہ کہاں بشر اور کہاں خدا۔ (تنبیہ) سورۂ النجم میں فرمایا تھا: "عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی الخ" یہاں کھول دیا کہ قرآن کا اصلی معلم اللہ ہے گو فرشتہ کے توسط سے ہو۔

آیت نمبر ۴ کے تحت لکھتے ہیں :

"ایجاد" (وجود عطا فرمانا) اللہ کی بڑی نعمت بلکہ نعمتوں کی جڑ ہے۔ اُس کی

Marfat.com

دو قسمیں ہیں، ایجادِ ذات اور ایجادِ صفت، تو اللہ تعالیٰ نے آدمی کی ذات کو پیدا کیا اور اُس میں علم بیان کی صفت بھی رکھی، یعنی قدرت دی کہ اپنے مافی الضمیر کو نہایت صفائی اور حسن و خوبی سے ادا کر سکے اور دوسروں کی بات سمجھ سکے۔ اسی صفت کے ذریعہ سے وہ قرآن سیکھتا سکھاتا ہے اور خیر و شر، ہدایت و ضلالت، ایمان و کفر اور دنیا و آخرت کی باتوں کو واضح طور پر سمجھتا اور سمجھاتا ہے۔

آیت نمبر ۵ کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

یعنی دونوں کا طلوع و غروب، گھٹنا بڑھنا، یا ایک حالت پر قائم رہنا، پھر ان کے ذریعہ سے فصول و مواسم کا بدلنا اور سفلیات پر مختلف طرح سے اثر ڈالنا، یہ سب کچھ ایک خاص حساب اور ضابطہ اور مضبوط نظام کے ماتحت ہے۔ مجال نہیں کہ اس کے دائرہ سے باہر قدم رکھ سکیں اور اپنے مالک و خالق کے دیے ہوئے احکام سے روگردانی کر سکیں۔ اُس نے اَپنے بندوں کی جو خدمات ان دونوں کے سپرد کر دی ہیں اُن میں کوتاہی نہیں کر سکتے۔ ہمہ وقت ہماری خدمت میں مشغول ہیں۔

سورۂ رحمٰن کی آیت نمبر ۶ کی تفسیر میں لکھے ہیں :

یعنی علویات کی طرح سفلیات بھی اپنے مالک کی مطیع و منقاد ہیں، چھوٹے جھاڑ زمین پر پھیلی ہوئی بیلیں اور اونچے درخت سب اُس کے حکم تکوینی کے سامنے سربسجود ہیں بندے ان کو اپنے کام میں لائیں تو انکار نہیں کر سکتے۔ آیت نمبر ۹ میں فرماتے ہیں اوپر سے دو دو چیزوں کے جوڑے بیان ہوتے چلے آ رہے تھے۔ یہاں بھی آسمان کی بلندی کے ساتھ آگے زمین کی پستی کا ذکر ہے۔ درمیان میں میزان (ترازو) کا ذکر شاید اس لئے ہو کہ عموماً ترازو کو تولتے وقت آسمان و زمین کے درمیان

Marfat.com

معلق رکھنا پڑتا ہے۔ یہ اس تقدیر پر ہے کہ میزان سے مراد ظاہری اور حسّی ترازو ہو، چونکہ اُس کے ساتھ بہت سے معاملات کی درستی اور حقوق کی حفاظت وابستہ تھی۔ اس لئے ہدایت فرمادی کہ وضع میزان کی یہ غرض جب ہی حاصل ہوسکتی ہے کہ نہ لیتے وقت زیادہ تولو نہ دیتے وقت کم، ترازو کے دونوں پلے اور باٹ بٹی میں کمی بیشی نہ ہو، نہ تولتے وقت ڈنڈی ماری جائے بلکہ بدون کمی بیشی کے دیانتداری کے ساتھ بالکل ٹھیک ٹھیک تولا جائے۔ (تنبیہ) اکثر سلف نے وضع میزان سے اس جگہ عدل کا قائم کرنا مراد لیا ہے۔ یعنی اللہ نے آسمان سے زمین تک ہر چیز کو حق وعدل کی بنیاد پر اعلیٰ درجہ کے توازن وتناسب کے ساتھ قائم کیا ہے، اگر عدل وحق ملحوظ نہ رہے تو کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہوجائے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بندے بھی عدل وحق کے جادہ پر مستقیم رہیں اور انصاف کی ترازو کو اُٹھنے یا جھکنے نہ دیں، نہ کسی پر زیادتی کریں نہ کسی کا حق دبائیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ عدل ہی سے زمین وآسمان قائم ہیں۔

(علامہ عثمانی نمبر ص: ۳۱۵ تا ۳۳۰)

Marfat.com

باب : دوم

تبرکات وتأثرات

مکتوبات وپیغامات

اورحقانی تصنیفات پرتشجیعات

Marfat.com

محیر العقول ترقی

مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب ''موفق من اللہ'' ہیں۔ دین وعلم کے تمام شعبوں میں ہمہ نوع خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ، پھر جامعہ ابوہریرہ میں ہر علم وفن کی کتابیں آپ کے زیر تدریس رہی ہیں۔ جامعہ ابوہریرہ آپ کے اہتمام وانتظام واخلاص کی برکت سے نہایت مختصر عرصے میں محیر العقول ترقی کر چکا ہے۔ سینکڑوں طلبہ وطالبات قرآن وحدیث ودیگر دینی علوم وفنون کی تعلیم پارہے ہیں۔ جامعہ ہذا کا نظام تعلیم وتربیت مثالی ومعیاری ہے۔ عوامی جلسوں اجلاسوں میں آپ کے خطبات وخطابات ضرب المثل ہیں۔ دعوت وتبلیغ آپ کی زندگی کا جزءِ لاینفیک ہے۔ تصنیف وتالیف، نشرو اشاعت کے میدان میں بھی موصوف خاص مقام پر فائز ہیں۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل تحریری سرمایہ آپ کے قلم اعجاز رقم کا ممتاز شاہکار ہے۔ جامعہ ابوہریرہ کے ماہنامہ القاسم کی خدمات اس پر مستزاد ہیں ......

...... الغرض علمی ودینی جدوجہد اور اسلامی جہاد کا کوئی شعبہ آپ کی تگ ودو سے ناآشنا نہیں ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

Marfat.com

توضیح السنن شرح آثار السنن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .... شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی زید مجدہم ابھی نوعمر ہیں۔ عالَمِ شباب سے گزر رہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں متعدد بار آپ سے ملاقات ہوئی۔ ایک مرتبہ موصوف کا خطاب بھی سنا۔ آپ کی بعض تصنیفات وتالیفات اور مقالات کے بعض حصے بھی مطالعہ سے گزرے۔

مولانا حقانی عنفوانِ شباب سے ہی ایک محیّرُ العقول مصنف' ایک کامیاب اور مؤثر خطیب' ایک بہترین شفیق مدرس دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ نوجوان عالم ان شاءاللہ الکریم صحیحین کی معروف حدیث شریف ''شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ'' کے مصداق میں شامل ہیں۔ جن کا نشوونما اور جن کی تربیت آغاز سے ہی خصوصی رحمتِ خداوندی کے زیرسایہ ہورہی ہے۔ فیاضِ ازل نے حقانی صاحب کو دیگر کمالات کے ساتھ ساتھ اکابر کا ادب واحترام اور خدمت کا جذبہ کچھ زیادہ عطا فرمایا ہے۔

امام بخاری رحمہ الباری نے کتاب العلم میں تراجم واحادیث کے بین السطور اہل علم بالخصوص عزیز طالب علموں کے لئے بہت سے قیمتی آداب کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چلتے چلتے ''بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ'' (نبی کریم ﷺ کے قول یا اللہ اسے کتاب علم عطا فرما کے بارے میں باب ہے) کا عنوان قائم کر کے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ''قَالَ ضَمَّنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ'' (فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے چمٹا کر دُعا دی یا الٰہ اسے کتاب کا علم و سمجھ عطاء فرما) نقل فرمائی ہے۔ اس ضمن میں ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ وہ طالب علم کامیاب ہے جو حصولِ علم کے لئے سفر حضر کی اور بحر و بر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے پوری یکسوئی سے اپنی تعلیم میں مصروف رہے۔ اس کے ساتھ اپنے اساتذۂ کرام کی بے ساختہ دُعاؤں کے حصول کی کوشش بھی کرتا رہے، جس کا آسان ذریعہ ادب و احترام اور خدمت ہے۔

رئیس المفسرین کا واقعہ :

امام بخاری نے اس پر حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے بچپن کا واقعہ بطورِ شاہد کے پیش فرمایا ہے۔ مشہور قول کے مطابق حضرت ابن عباسؓ کی عمر آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت کل تیرہ (۱۳) سال تھی۔ محدثین کرام آپ کو حبرُ الامۃ، بحر العلم، رئیس المفسرین اور ترجمان القرآن کے مقدس القابات سے یاد کرتے ہیں۔

(عمدۃ القاری ج:۲، ص:۶۷)

حضرت عمر بن الخطابؓ کی ''مجلس شوریٰ'' میں اکابر صحابۂ کرامؓ کے برابر اس نوجوان صحابی کی نشست متعین تھی۔ ایک موقع پر خود حضرت عمرؓ نے بعض صحابۂ کرامؓ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا، حضرت ابن عباسؓ کی یہ نشست ان کی خصوصیت ہے، جس کی وجہ سے علومِ قرآن میں ان کا تفوق و برتری ہے۔

عالی مقام امام بخاری نے یہاں پر جس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ علامہ عینی اور حافظ ابن حجر جیسے شارحینِ بخاری نے اس کو مفصل اور مدلل تحریر فرمایا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے بچپن کے زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمتِ

Marfat.com

عالیہ میں تفویض وسپردگی، ادب واحترام اور خدمت کا ایسا مظاہر کیا کہ بے ساختہ لسانِ نبوت علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام سے بار بار یہ دُعائیں آپ کو نصیب ہوتی رہیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْکِتَابَ (۲) اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ (۳) اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنَ وَعَلِّمْہُ التَّاوِیْلَ (۴) اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ وَ تَاْوِیْلَ الْکِتَابِ۔

(عمدۃ القاری ج:۲،ص:۶۷، والاصابۃ ج:۲،ص:۳۳۱)

ان مبارک دُعاؤں کا ثمرہ ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود صحابۂ کرامؓ کی مقدس جماعت میں صرف حضرت ابن عباسؓ کے تفسیری اقوال کا مجموعہ ''تفسیر ابن عباسؓ'' کے نام سے دنیا میں شائع ہو رہا ہے۔

اہلِ حق کی درسگاہیں، تربیت گاہیں اور ان میں پڑھنے پڑھانے والے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً کی مسجد نبوی کی پہلی درسگاہ وتربیت گاہ سے کچھ نہ کچھ نسبت رکھتے ہیں، خواہ ایک فی لاکھ سہی۔ تو جس قدر آج کی درسگاہ کو اس پہلی درسگاہ سے آج کے استاذ کو معلم اوّل، محسنِ انسانیت ﷺ سے اور آج کے متعلّم کو دورِ اوّل کے متعلمین صحابۂ عظامؓ سے نسبت ومشابہت ہوگی۔ اس قدر علم وعمل کی برکات وثمرات کا ظہور وشیوع ہوگا۔

جان نثاری وتفویض کا حق :

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی بہت خوش نصیب عالم ہیں، کہ فیاضِ ازل نے آپ کو سیدی ومرشدی، فخر المحدثین، قدوۃ العارفین، مرشد المجاہدین، محبوب العلماء والصلحاء والقائدین شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہ العزیز کی خدمتِ

Marfat.com

اقدس میں پہنچا دیا۔ مولانا حقانی نے حضرت شیخ الحدیث کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہو کر ادب و احترام، جان نثاری وتفویض اور خدمت کا حق ادا کر دیا۔ رفتہ رفتہ موصوف حضرت شیخ الحدیث کے علوم کے ترجمان اور توجہات ودعوات کے مرکز ومحور بن گئے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

مزید برآں قدوۃ العلماء واسوۃ الصلحاء حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی دامت برکاتہم کی تربیت وشفقت نے اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے تربیت یافتہ صاحبزادے انتھک مجاہد، جوہر شناس محقق عالم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کی شفقت وسرپرستی اور اعانت ورہنمائی نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔

مولانا حقانی زید مجدہم کی کتاب "توضیح السنن اردو شرح آثار السنن" نہ صرف آثار السنن پڑھنے پڑھانے والوں کے لئے ایک بہترین رہنما ثابت ہوگی، بلکہ توقع ہے کہ مشکوٰۃ شریف اور دیگر کتبِ حدیث کا درسی کام کرنے والوں کے لئے بھی ایک حد تک ممد ومعاون کا کام دے گی۔ ان شاء اللہ الکریم۔

دُعا ہے کہ ربِ کریم محض اپنے فضل واحسان سے حضرت مولانا حقانی صاحب کے علم وتقویٰ اور عمر وصحت میں مزید برکت عطا فرمائیں۔ ملتِ اسلامیہ کو اس کتاب سے استفادہ کی مزید توفیق مرحمت فرمائیں۔ مولانا موصوف کے لئے رفع درجات وہمہ نوع برکات کا وسیلہ بنائیں۔ (آمین)

فیض احمد

خادم مدرسہ امداد العلوم ملتان

۶ ربیع ۱۴۱۵ھ

Marfat.com

والدین کے احسانات اور حسنِ سلوک

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمة الله و برکاتهٗ !

(۱) ''القاسم'' کے تازہ پرچہ سے آنجنات کی والدہ ماجدہ مرحومہ و مغفورہ کے سانحۂ ارتحال کی اندوہناک اطلاع پائی۔ انا للّٰہ و انّا الیه راجعون۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ اپنی شانِ عالی کے مطابق مرحومہ و مغفورہ کے درجاتِ عالیہ میں اضافہ فرماویں اور پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل سے مشرف فرماویں۔ (آمین)

اماں جی مرحومہ و مغفورہ کے لئے ایصالِ ثواب :

بندہ نے تلاوتِ قرآن مجید سے مرحومہ کو ایصالِ ثواب کر دیا ہے۔ بلاریب والدین دنیا میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کی شانِ ربوبیت کا مظہرِ اَتم ہیں، بالخصوص والدہ ماجدہ۔ اسی لئے قرآن مجید میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے متعدد آیات میں اپنے حقِ عبادت کے بعد والدین کے احسان اور ان سے حُسنِ سلوک کا ارشاد فرمایا ہے۔ تربیتِ اولاد کے سلسلہ میں والدہ کی مشقت اُٹھانے کی خوب خوب تصویر کشی فرمائی ہے :

Marfat.com

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔

(ترجمہ : پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور حمل میں رہنا اس کا اور دودھ چھوڑنا تیس (۳۰) مہینے میں ہے)

مرحومہ و مغفورہ کی شب و روز دُعاؤں نے آپ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہٗ کیخدمتِ اقدسؒ میں پہنچایا اور پھر حضرت شیخ الحدیث کے فیضانِ نظر سے علمی و دینی، تدریسی و تعلیمی، تحریر و تقریری اور جہادی کمالات کے خزانے بے تکلف آپ کے لئے وا ہوتے گئے، تو اِن کمالات کی علۃ العلل اور اصل کنجی مرحومہ کی دُعائیں تھیں۔

(۲) بندہ کے خیالِ ناقص میں ہمسایہ سے گلے شکوے کے مسئلہ کا ذکر نہیں ہونا چاہئے یا دراز نہیں ہونا چاہئے، گواہی کا مقصد حضرت مرحومہ کے صبر و کرامت کا اظہار ہے۔

(۳) بندہ ناچیز تقریباً نو ماہ سے صاحبِ فراش ہے گذشتہ محرم ۱۴۱۹ھ میں شوگر اور فالج کا حملہ ہوا، بحمدِ اللہ اب قدرے افاقہ ہے، صحتِ کاملہ و حسنِ خاتمہ کی دُعا کی درخواست ہے۔

والسلام

دُعا گو و دُعا جو

فیض احمد

۴ر شوال ۱۴۱۹ھ

(القاسم فروری ۲۰۰۹ء)

Marfat.com

کنارۂ بحرِ محبت

مکرم و معظم برادرِ محترم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

آنمحترم کا گرامی نامہ شرفِ صدور لایا۔ یاد فرمائی کا بہت بہت شکریہ۔جزاکم اللہ تعالٰی۔

بفضلہٖ تعالٰی اکابر اور احباب کی دُعاؤں کی برکت سے بندہ روبصحت ہے۔ جامعہ خیرالمدارس ملتان میں جامع ترمذی جلد اوّل کا سبق میرے ذمہ لگا دیا گیا ہے۔ عزیز طلباء مریض کی کرسی پر مجھے لے جاتے ہیں اور پہنچا جاتے ہیں۔ پہلے مسلسل لیٹے رہنے اور طویل آرام کرنے سے بے آرامی پیدا ہوتی تھی۔ اب کچھ وقت مطالعہ میں اور کچھ وقت مدرسہ کی حاضری میں گزر جاتا ہے۔ نیز ہلکا پھلکا دوسری کتابوں کا بھی مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ جناب کی بعض تصنیفات اور تحریرات بھی گاہے گاہے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں۔ بالخصوص ’’ساعتے با اولیاء‘ اربابِ علم وکمال‘‘ کے بعد اب ’’صحبتے با اہلِ حق‘‘ زیرِ مطالعہ ہے۔ اس سے بہت فائدہ ہو رہا ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ میں براہِ راست حضرتِ اقدس شیخ الحدیث صاحب قدس سرہٗ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور آپ کے ارشادات سُن رہا ہوں۔

Marfat.com

آپ نے بڑا احسان فرمایا کہ حضرتِ اقدس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ملفوظاتِ طیبات کو اُمت کے لئے قلمبند فرمایا۔ اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس کے درجات بلند فرماویں اور آنمحترم کی دینی مساعی مقبول اور مبارک فرماویں۔ ساری اُمت کو آپ کے مدرسہ اور آپ کی تصنیفات اور آپ کے خطابات سے بلاواسطہ و بالواسطہ استفادہ کی توفیق بخشیں۔ دیگر مدارس کی طرح جامعہ ابوہریرہ بھی اکثر دُعاؤں میں شامل رہتا ہے۔ ماہنامہ ''القاسم'' بھی کبھی کبھی مل جاتا ہے اور میں پوری طرح اس سے استفادہ کرتا ہوں۔

علالت کے ایام میں ''نقشِ زندگی'' کے عنوان سے میں نے اپنے کچھ حالات لکھ رکھے ہیں۔ زیادہ تر اپنے اساتذہ کرام کے کمالات جو حافظہ میں تھے لکھے گئے ہیں اور اب تو حضرت مجذوب علیہ الرحمۃ کا شعر از خود زبان پر آتا رہتا ہے جو حسبِ حال ہے ....

صد شکر کہ آپہنچا لبِ گور جنازہ
لو بحرِ محبت کا کنارہ نظر آیا

بس اب درخواست ہے کہ بندہ کو حُسنِ خاتمہ اور صحتِ کاملہ کی دُعا سے نوازا جائے۔ عزیزم حافظ فاروق احمد و حافظ مسعود احمد کی طرف سے سلامِ مسنون اور درخواستِ دُعا عرض ہیں۔

والسلام

فیض احمد

۲۸/ذوالحجہ ۱۴۲۰ھ/۱۴/اپریل ۲۰۰۰ء

(القاسم مئی ۲۰۰۰ء، ص:۳۶)

Marfat.com

ہمہ نوع دینی کارنامے

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ! بفضلہٖ تعالیٰ بندہ مع متعلقین خیریت سے ہے، بارگاہِ لم یزل سے اُمید ہے کہ آنجناب مع متعلقین خیر و عافیت سے ہوں گے۔ آنجناب کا عظیم القدر تحفہ ماہنامہ القاسم کا ''حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ قدس سرہٗ نمبر'' موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ، بہت بہت شکریہ۔

مجھے اس کے مطالعہ سے بہت فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کا جناب پر خاص فضل و کرم ہے کہ جناب ہمہ جہت دینی خدمات بیک وقت سرانجام دے رہے ہیں :

نظام تعلیم و تربیت :

۱) سب سے پہلے جامعہ ابوہریرہ میں سینکڑوں طلباء و طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کا نظام قائم کیا ہوا ہے۔ جامعہ نے بہت مختصر وقت میں محیّر العقول ترقی کی ہے۔

دعوت و تبلیغ اور جہاد :

۲) آنجناب کی دعوت و تبلیغِ حق کے سلسلہ میں اصلاحی خطبات و خطابات کا حیران کن سلسلہ ہے۔

۳) جہادی مہمات میں مسلسل جد و جہد ہے۔

Marfat.com

لامتناہی سلسلۂ تصنیف :

۴) تصنیف و تالیف کا لامتناہی سلسلہ ہے۔ بالخصوص ماہنامہ ''القاسم'' کے ذریعے نشر و اشاعت کا موثر، جامع پروگرام ہے۔ اکابرِ دیوبند کے عظیم الشان دینی و سیاسی کارناموں سے اہلِ اسلام کو آگاہی بخشتا ہے۔ یہ کارنامے صدیوں تک اُمت مسلمہ کی ہدایت کے لئے نشانِ راہ اور منارۂ نور کا کام دیتے رہیں گے ان شاء اللّٰہ العزیز الکریم۔

یقیناً یہ ہمہ نوع دینی کارنامے آنجناب کی کرامات ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے آنحترم پر اور رفقائے کار پر عظیم انعامات ہیں، پھر آپ حضرات کے اُمت مسلمہ پر وقیع احسانات ہیں۔ اللھم زدفزد۔

دُعا ہے کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ زیادہ سے زیادہ آپ حضرات کو اپنے دینِ عالی کی خدمت سے نوازیں اور مقبول و مبارک فرماویں۔ (آمین)

بفضلہ تعالیٰ ومنّہ و کرمہ بندہ رُوبصحت ہے، گھر میں لاٹھی کے سہارے کچھ چلتا پھرتا ہے۔ جامعہ خیر المدارس میں بھی ایک گھنٹہ روزانہ حاضری دیتا ہے۔ عزیز طلباء! مریض کی کرسی پر لے جاتے ہیں اور واپس پہنچا جاتے ہیں۔ ترمذی شریف جلد اوّل کا سبق چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آسان فرماویں اور قبول فرماویں۔ آخر میں حُسنِ خاتمہ اور صحتِ کاملہ کی دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

بندہ دُعا جو و دُعا گو فیض احمد غفرلہٗ بقلم فاروق احمد

۱۲ / ذوالحجہ ۱۴۲۱ھ

(القاسم اپریل ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

البنایہ

اصلاح شدہ جدید اشاعتی قالب میں

محترم مکرم شفیق معظم خیر مجسم

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! مزاجِ سامی بعافیت !

بندۂ ناچیز البنایہ شرح الہدایہ پر تبصرے کے سلسلے میں عرض رسا ہے کہ :

۱) البنایہ کے اکثر صفحات میں ۷ سے ۱۵/اغلاط کی تصحیح کی گئی ہے۔ایک محتاط ترین اندازے کے مطابق اوسطاً فی صفحہ چار (۴) اغلاط کے لحاظ سے البنایہ کی تصحیح شدہ دس (۱۰) جلدوں میں کم ازکم بیس بائیس ہزار اغلاط کی تصحیح کی گئی ہے الحمد للہ۔

۲) البنایہ جلد اوّل کے شروع میں کلمۃ الشکر و بیان الاحوال کے تحت مکتبہ امدادیہ کے شرکاء کے تعاون کا تذکرہ ترغیب وتشویق کے درجہ میں تھا۔شرکاء کا تعاون محض رسمی تھا اور یہ رسمی تعاون بھی مکتبہ امدادیہ کی تقسیم کے بعد ایک ونصف جلد پر ختم ہوگیا۔ بعد ازیں تاحال مکتبہ حقانیہ کے تحت یہ عظیم الشان علمی کام جاری ساری ہے۔

۳) بلاریب البنایہ کی تصحیح وتعلیق وتخریج کی زریں دینی خدمتِ جلیلہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے خاص فضل وکرم کی اساس پر مخدوم ومطاع استاذ العلماء عارف باللہ والدی و

Marfat.com

استاذی ومرشدی شیخ الحدیث قبلہ حضرت مولانا فیض احمد ادام اللّٰہ تعالٰی ظلالھم و زاد فیوضھم کی عالی ہمت' بلند پایہ عزم واستقامت' شبانہ روز جہد ومحنت اور کامل اخلاص وللّٰہیت کی رہینِ منت ہے۔

۴) البنایہ بظاہر تو فقہ حنفی کی بلند پایہ تصنیف الہدایہ کی شرح ہے ولیکن درحقیقت یہ احادیث و آثار کا بے مثال انسائیکلو پیڈیا ہے جیسا کہ مطالعہ کا ذوق رکھنے والے اربابِ علم حدیث پر عیاں ہے۔ البنایہ حدیث وفقہ کے جواہر پاروں کا شہ پارہ ہے، جو ہدایہ' مشکوٰۃ شریف اور صحاحِ ستہ کی تدریس کے دوران مسائل ودلائل کے باب میں یکساں مفید ہے۔ حدیث وفقہ کی تحقیق وتصنیف کے ذائقین وشائقین' اہلِ علم وفضل کے لئے علمی جواہر ویواقیت سے لبریز بحر ذخار ہے۔

یقیناً البنایہ کے عالی شان کام کی تکمیل کی توفیق سعادتِ جسیمہ ونعمتِ عظیمہ ہے۔ ایسا سلسلے میں آپ اور آپ جیسے دیگر مخلصین ومشفقین اللہ والے بھائیوں اور دوستوں کی اَدعیہ وتوجہات کی اشد ضرورت ہے۔ دُعا فرماویں کہ اللہ تعالٰی شانہٗ ہم سب مسلمانوں کی مغفرت فرماویں اور اپنی شانِ عالی کے مطابق اپنی رضاءِ عالی نصیب فرماویں۔ (آمین)

نوٹ : آپ کے وجودِ مسعود کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔

والسلام مع الاکرام

اخوکم فی اللّٰہ مسعود احمد

۱۴ر صفر المظفر ۱۴۲۲ھ

(القاسم' فروری ۲۰۰۹ء)

Marfat.com

اسلامی فقہ، اسلامی قانون ہے

محترم ومکرم برادرِ کبیر حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

اللہ پاک سے قوی اُمید ہے کہ آنجناب مع جملہ اعزہ واحباب بہ عافیت ہوں گے۔ ہمارے ہاں بھی ہمہ نوع کی خیریت موجود ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

''اسلامی فقہ، اسلامی قانون ہے'' کے عنوان کے تحت حضرت والد محترم صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا مضمون ارسالِ خدمت ہے۔ اُمید واثق ہے کہ آنجناب عزت مآب اس گراں قدر مضمون کو ماہنامہ ''القاسم'' کے زریں صفحات میں زینت بخشیں گے۔ مخلصانہ دُعاؤں میں ضرور یاد فرماویں۔

والسلام

مسعود احمد بن (مولانا فیض احمد)

۲۵ ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ

(القاسم، جولائی ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

مکتوبِ تحسین بر سوانح
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم و معظم حضرتِ اقدس مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !

آنجناب کا عظیم الشان مرسلہ تحفہ "سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس اللہ اسرارھم شرفِ صدور لایا، جس سے دل کے سرور اور آنکھوں کے نور میں بین اضافہ محسوس ہوا۔ جزاکم اللہ تعالٰی و فقنی و ایاکم لما یحب و یرضی۔

(۱) آج سے تقریباً چالیس سال قبل حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کسی تقریب سے جامعہ خیر المدارس ملتان میں تشریف لائے تھے۔ اس وقت خیر المدارس کے شعبۂ کتب خادم طلباء تھا اور معزز مہمانوں کی خدمت کے کام بھی شریک ہوتا تھا۔ بندہ نے حضرت والا مرتبت کی خدمت عالیہ میں چند لمحات حاضری دی۔ حضرت اقدس مکمل سکوت فرماتے تھے۔ معصوم خاموشی سے مترشح ہوتا تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ گویا مقدس فرشتہ بصورتِ انسان کامل تشریف فرما ہے۔ اس کا نقش اب تک قلب حزیں پر کندہ ہے۔ اس کے بعد حضرتِ اقدس کے وصال سے چند برس قبل بندہ اکوڑہ خٹک حاضر ہوا، اور حضرتِ والا مرتبت کے قدیم سادہ دولت خانہ کے بالا خانہ میں حضرت کی

Marfat.com

دست بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضرت نے کچھ اوراد وظائف بھی ارشاد فرمائے جو صحت کے زمانہ میں معمول بہا رہے اور عجیب برکات وانوار محسوس ہوتے رہے، جب بھی حاضری کا موقع ملتا تو حضرتِ اقدس کمال شفقت و رأفت سے بالا خانہ میں زیارت کا شرف بخشتے اور ڈھیروں دُعائیں عنایت فرماتے۔

آنمحترم نے بلا مبالغہ سوفی صد درست لکھا ہے کہ :

''حضرت شیخ الحدیث اپنی زندگی کے تمام اعمال شب و روز کے معمولات اپنی شکل وصورت اور وضع وقطع میں ایک مذہبی شخصیت کی مثال تھے لیکن وہ ملکی تقاضوں کو بھی سمجھتے تھے اور قومی فرائض کی بجا آوری میں کسی قوم پرست (قوم کے سچے خادم) سے پیچھے نہ تھے اور ایک محدث اور شیخ الحدیث ہونے کے ساتھ وقت کی سیاست اور اس کی رفتار کے اندازہ شناس بھی تھے۔ مذہب وسیاست کے جام وسندان پر ان کی گرفت سخت تھی اور ان کو یکجا کر کے ان کے دائرۂ حدود کی نزاکت پر بھی نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی شریعت کے خصائص کو عشق کے مطالبوں اور تقاضوں سے پامال نہیں ہونے دیا، اور ان کی سیرت کے دریا میں اپنی کشتی کی تختہ بندی کر کے بھی دریا کے چھینٹوں سے اپنی زندگی کے دامن کو تر نہیں ہونے دیا اور مجھے یہ کہنے میں کوئی تردد نہیں کہ ان تمام فضائل ومحامد علم وعمل اور خصائص ومحاسن فکر وسیرت اور ایثار وقت وجان اور جہادِ ملی وقومی کی جامع شخصیت اگر ہے تو وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق قدس سرہٗ العزیز کی ہے''۔ (حرفِ آغاز ص:۱۷)

برق رفتاری اور مولانا حقانی :

(۲) اللہ تعالیٰ شانہٗ کا خاص فضل وکرم اور بے حد احسان وانعام ہے کہ آنجناب

Marfat.com

ہمہ جہت اور چہار سو علمی، دینی، روحانی و جہادی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ تدریس و تعلیم ہو یا اہتمام و انتظام، دعوت و تبلیغ ہو یا تصنیف و تالیف اور نشر و اشاعت جہادی مہمات ہوں یا تنظیمی اُمور آپ بیک وقت یہ سارے میدان برق رفتاری سے عبور کئے جا رہے ہیں۔ دیکھ لیجئے کہ منبع نور و ہدایت تازہ تصنیف سیرت حضرت شیخ الحدیث کئی موضوعات کی فصیح و بلیغ کتاب کی تالیف پھر اس کی حسین و جمیل طباعت و جلدی بندی پر صرف ایک ماہ صرف ہوا ہے۔

''وھذا من تعاجیب ربنا'' یہ سب کچھ حضرت شیخ الحدیث کی مستجاب دُعاؤں اور مقبول توجہات کا کرشمہ ہے جس کا ظاہری سبب مولانا حقانی مدظلہ کا جذبہ ادب و خدمت تھا۔ ہزاروں کا مشاہدہ ہے کہ برسہا برس حقانی صاحب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کی خدمت عالیہ میں مجسم ادب، خدمت، اطاعت بنے رہے، ترجمانی کرتے رہے اور حضرت کی دُعا، توجہ و تصرف کی برکات و انوار سے مستفیض و مستنیر ہوتے رہے۔ ذٰلك فضل اللّٰه یوتیه من یشاء۔

ترجمان القرآن :

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر مبارک آپ ﷺ کے وصال کے وقت تقریباً تیرہ (۱۳) سال تھی مگر علومِ قرآن میں آپ کو خاص مقام حاصل تھا۔ ''ترجمان القرآن'' آپ کا لقب ہے، خلیفہ راشد حضرت عمر بن الخطابؓ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس نوجوان کو اپنی شوریٰ کا رُکن اس لئے بنایا تھا کہ آپ علومِ قرآن کے امتحان میں اوّل نمبر کامیاب ہوئے تھے۔ حافظ ابن حجر و دیگر شراح بخاری نے لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کو یہ بلند مقام آپ ﷺ کی مقدس دُعاؤں کی بنا پر حاصل ہوا

Marfat.com

تھا۔اللّٰھم علمہ الکتاب ...... اللّٰھم فقھہ فی الدین ۔اوران پاکیزہ دُعاؤں کا ظاہری سبب حضرت ابن عباسؓ کا جذبۂ ادب و خدمت تھا۔ بلا ریب اساتذہ و مشائخ اور اکابر کا ادب وخدمت بسا اوقات انسان کو ثریٰ سے اُٹھا کر ثریا پر پہنچا دیتا ہے۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے خاص فضل واحسان سے آنجناب اور آنجناب کے رفقاءِ کار کی متنوع دینی وملی خدمات کی برکات اُمت مسلمہ کو نصیب فرمائیں اور تمام دینی جماعتوں واداروں کی مساعی مبارک ومقبول فرمائیں۔(آمین)

اخیر میں درخواست ہے کہ بندہ کو حسنِ خاتمہ اور صحتِ کاملہ کی دُعا سے نوازا جائے۔

فیض احمد غفرلہٗ

۲۵/ربیع الاوّل ۱۴۲۲ھ

(القاسم اگست ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رح

مقدس فرشتہ بصورتِ انسانِ کامل

بزرگانِ دین، اکابر ومشائخ کی مجلس میں طلبِ صادق کے ساتھ حاضری دینا، ان کے ارشادات وملفوظات سننا اوران کی ہدایات پر عمل پیرا ہونا اصلاحِ نفس کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔اسی طرح اکابر ومشائخ کی سوانح وسِیَر ایک درجہ میں اصلاحِ نفس کا موثر ومجرب ذریعہ ہے۔

بارہ سو صفحات کا خلاصہ :

قدۃ العلماء والعرفاء امیر المجاہدین شیخ الحدیث حضرتِ اقدس مولانا عبدالحق قدس اللہ اسرارھم کو اللہ تعالیٰ شانہٗ نے متنوع کمالاتِ علمی وعملی سے نوازا تھا۔ حضرت والا مرتبت خداداد میزات وخصوصیات میں منفرد تھے،آپ کے منظورِ نظر تربیت یافتہ تلمیذ خاص حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ نے اُمتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم فرمایا ہے کہ پہلے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے کمالات پر بارہ سو صفحات کا ماہنامہ الحق کا خصوصی نمبر مرتب فرما کر شائع کیا،اس کے بعد ''سوانح شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ'' کے عنوان سے تقریباً تین سو صفحات پر اس کا خلاصہ شائع کیا ہے،جس میں درج ذیل عنوانات وحالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

Marfat.com

باکمال شخصیت :

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے زمانۂ طالب علمی میں حصولِ علم کے لئے مجاہدہ و جفاکشی' اساتذۂ کرام کا ادب و خدمت' زمانۂ تدریس میں مطالعہ کا ذوق وشوق اور محنت' طلبا پر شفقت اور ان کی علمی و عملی تربیت' حضرت والا کا ذوقِ عبادت' مقامِ عبدیت' زہد و تواضع وفنائیت' مخلوقِ خدا پر شفقت و رأفت' علم پروری' اصاغر نوازی' حضرتِ اقدسؒ کا ایثار و فیاضی' خواص و عوام میں محبوبیت و وجاہت' حضرتِ اقدس کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اتباعِ سنت' محدثانہ جلالتِ قدر اور فقیہانہ و حکیمانہ بصیرت' دارالعلوم حقانیہ میں چالیس سالہ مثالی و معیاری دورِ اہتمام و انتظام' وادیٔ سیاست کے خارزار میں محیر العقول کارنامے' حضرتِ اقدسؒ تین بار پاکستان قومی اسمبلی میں غالب اکثریت سے منتخب ہوتے رہے اور اسمبلی میں اسلام اور ملک و ملت کی خوب خوب ترجمانی کرتے رہے مگر اس طویل عرصہ میں کبھی بھی آپ کی زبان و قلم سے سخت سے سخت مخالفت کے خلاف بھی چبھنے والا ایک لفظ نہیں نکلا' مخالف کے سخت الزام و بہتان کے جواب میں آپ صرف مسکرا کر ٹال دیتے تھے۔ سیاست کے زمانہ میں وزارت و امارت اور بڑے بڑے عہدوں سے استغناء و بے نیازی کا مظاہرہ۔

جہادِ افغانستان میں حصہ :

آخر میں جہادِ افغانستان کی سرپرستی' شہادت کا شوق' بلاریب جہادِ افغانستان میں پھر طالبان کی اسلامی حکومت کے قیام میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ آپ کے دارالعلوم حقانیہ کے اساتذۂ کرام و فضلاءِ عظام بالخصوص مخدوم زادہ مجاہد

Marfat.com

اعظم حضرت مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم کا تقریباً پچھتر فیصد حصہ ہے۔ذلك فضل اللّٰہ یؤتیه من یشاء۔

قلم اعجاز رقم :

ان تمام ہمہ جہت کمالات کے باوصف حضرت والا کی مقدس زندگی انتہائی سادہ تھی۔لباس، خوراک، رہائشی مکان، رہن سہن ہر چیز انتہائی سادہ، ہلکی پھلکی تھی۔ الغرض حضرتِ اقدس کی کتابِ زندگی اُمت کے تمام طبقوں کے لئے اور زندگی کے تمام شعبوں و گوشوں میں بہترین راہنما و مشعلِ راہ تھی۔حضرت مولانا حقانی صاحب دامت برکاتہم کی تازہ تالیف ''سوانح شیخ الحدیثؒ '' میں ان تمام گوشوں پر مختصر، مگر انتہائی مؤثر و بلیغ انداز میں اور سلیس زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے۔حضرت والا کے کمالات کے ساتھ مولانا حقانی مدظلہٗ کے قلم اعجاز رقم نے ''سونے پر سہاگہ'' کا سامان پیدا کر دیا ہے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ مولانا حقانی مدظلہٗ کی اس سعی کو قبول و مبارک فرمائیں، اسے اُمت کی ہدایت کا ذریعہ اور مولانا موصوف کے لئے رفع درجات کا زینہ بنائیں۔

فیض احمد غفرلہٗ بقلم مسعود احمد

۱۲؍ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ

(القاسم اگست ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ اور دل کی روشنی

موفق من اللہ شخصیت :

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم "الموفق من اللہ" شخصیت ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ شانہٗ تھوڑے وقت میں دینِ اسلام کا بہت زیادہ کام لے رہے ہیں۔

۱) چند سالوں میں آپ کی سرپرستی میں جامعہ ابوہریرہ کے مکتب سے عظیم دینی درسگاہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جہاں پر سینکڑوں طلباء و طالبات دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۲) دعوت و تبلیغِ حق کا کام شب و روز سرانجام دے رہے ہیں۔

۳) تصنیف و تالیف کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ بدستور جاری ہے۔

۴) نشر و اشاعت کا شعبہ نہایت مؤثر انداز میں کام کر رہا ہے۔

ماہنامہ "القاسم" ہر ماہ اپنے قارئین کو نوع بہ نوع علمی اور روحانی غذا مہیا کرتا رہتا ہے۔

۵) اس پر مستزاد عالمِ اسلام کی انقلاب مقدس شخصیات پر خصوصی نمبرات کی

Marfat.com

اشاعت ہے۔ شیخ الحدیث حضرتِ اقدس مولانا عبدالحق قدس سرۂ پر "شیخ الحدیث نمبر" جو دارالعلوم حقانیہ میں مرتب ہو کر شائع ہوا، پھر مفتی اعظم ہند حضرتِ اقدس مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی قدس سرۂ پر "مفتی اعظم نمبر" شائع ہوا۔ اب عالمِ اسلام کی نہایت ممتاز شخصیت حضرتِ اقدس مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرۂ پر "مفکر اسلام نمبر" شائع فرمایا ہے۔

خصوصی کمالات کے جامع :

حضرت مولانا علی میاں ندوی قدس سرۂ کے ہمہ نوع دینی و علمی کارناموں سے اشارہ ملتا ہے کہ موصوف گزشتہ صدی کے مجدد دین میں شامل تھے۔ آپ ندوہ اور دیوبند کی متاعِ مشترک و خصوصی کمالات کے جامع تھے۔

علی گڑھ کے لئے بواسطہ حضرت مولانا محمد الیاس قدس سرۂ مصلح بن کر آئے تھے۔ آپ عربی اور اردو کے بے مثل ادیب' خطیب اور مصنف تھے۔ آپ کو انگریزی اور فارسی پر بھی کامل عبور حاصل تھا۔ آپ کی حیات، میں آپ کے کمالات پر براعظم ایشیا' یورپ' امریکہ تک میں مقالے لکھے گئے۔ سیمینار منعقد کئے گئے۔ دنیا کی متعدد یونیورسٹیوں نے ان مقالات پر پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگریاں جاری کیں۔ مصر' شام' سعودی عرب و دیگر عربی ممالک کے ماہرینِ عربیت علماء نے آپ کے عربی ادب کو سلام کیا اور زبردست خراجِ تحسین سے نوازا۔

دیوبند سے تعلق :

"زبانِ ہوشمند" کے فرمانروا بزرگوں کا انتہائی کمالِ اخلاص تھا کہ انہوں نے

Marfat.com

تمام علمی، لسانی، ادبی اور تاریخی تصنیفی کمالات کے باوصف ایک کمی محسوس کی، اور وہ کمی ''دل کی روشنی'' تھی۔ اس روشن ضمیری کے لئے حضرت مولانا سید سلیمان ندوی نے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کی بارگاہ میں پہنچ کر بیعت و خلافت کا شرف حاصل کیا۔ مولانا عبدالماجد دریابادی ندویؒ اور مولانا عبدالباری ندویؒ نے حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ سے اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ سے سلسلہ استرشاد قائم کیا۔ ان سب سے بڑھ کر مولانا علی میاں ندویؒ نے دونوں ہاتھ سے اکابرِ دیوبند سے قلبی روشنی حاصل کی، پھر اس سے تمام دنیا کو منور اور معطر کیا۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ سے لاہور میں باقاعدہ درسِ قرآن پڑھا اور اس کے امتحان میں اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔

حضرت لاہوریؒ نے حج کے موقع پر مسجد حیف میں استخارہ کیا اور مولانا ندویؒ کے لئے دُعا فرمائی جو قبول ہوئی، پھر آپ لاہور تشریف لائے اور مولانا علی میاںؒ کو بلا کر خلافت سے مشرف فرمایا۔ سبحان اللہ۔

مولانا ندویؒ رائے پور میں حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبدالقادر قدس سرہٗ کی خدمتِ عالیہ میں کافی عرصہ روحانی تربیت حاصل کرتے رہے، اور چاروں سلسلوں میں خلافت سے مشرف ہوئے۔ اخیر میں آپ حضرت مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت کے دامن سے وابستہ ہوئے، پھر انہی کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۹۴۷ء میں مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ کے مشورہ پر کئی ماہ عرب ممالک میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے، جس کے نیک اثرات اور ثمرات اب تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔ اکبر مرحوم نے سچ کہا تھا ....

Marfat.com

ہے دلِ روشن مثال دیوبند اور ندوہ ہے زبانِ ہوشمند
اب علی گڑھ کی بھی تم تشبیہ لو ایک معزز پیٹ بس اس کو کہو

مولانا ندویؒ دیوبند اور ندوہ کے تو جامع تھے ہی، تبلیغی جماعت کی وساطت سے اپ نے علی گڑھ جیسے اداروں پر دعوت کی زبردست محنت کی جو بارآور ہوئی۔ اس وقت تمام دنیا میں یونیورسٹی کالج اسکول کے لاکھوں سعادت مند افراد دینی دعوت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی رحمت سے اُمید ہے کہ اس خاموش محنت سے خاموش دینی انقلاب وجود میں آ کر رہے گا۔ ان شاء اللّٰہ الکریم وما ذلك علی اللّٰہ بعزیز۔

فیض احمد بقلم فاروق احمد

۲۹ر جمادی الاول ۱۴۲۳ھ، بروزِ جمعہ

(القاسم ستمبر ۲۰۰۲ء)

Marfat.com

شرح شمائل ترمذی پرایک وقیع علمی تحریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !

۱) گذشتہ جمعہ ۵ ؍صفر کو آنمحترم کا والا نامہ شرفِ صدور لایا، یاد فرمائی کا شکریہ۔ یہ معلوم کر کے بے حد مسرت و فرحت حاصل ہوئی کہ آنجناب شمائل ترمذی کی مفصل شرح تصنیف فرما کر شائع فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے مقبول و مبارک فرمائیں۔ سارے مراحل آسانی سے طئے کرائیں۔ (آمین)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ' پھر محدثین عظام نے محبتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور عشقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب و غریب نمونے اُمت کو دکھائے ہیں۔ ایک سچا عاشق و محبِ صادق اپنے معشوق و محبوب کی ایک ایک ادا اور ایک ایک نشانی کو یاد کر کے اور بار بار دیکھ کر روتا چلاتا ہے، ایک گونہ حظ حاصل کرتا ہے یا والدین اپنی محبوب و عزیز اولاد کے غائب ہونے پر اس کے نقوشِ زندگی کو دیکھ کر اسے چومتے ہیں، روتے ہیں اور ایک گونہ تسلی پاتے ہیں۔ اس سے کئی ہزار درجہ زیادہ محدثین کرام اور بالخصوص امام ترمذی نے عشق و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اظہار کا ایک انوکھا اور نرالا طرز اختیار فرمایا ہے۔ محدثِ

Marfat.com

ترمذی نے چند صفحات میں شمائل ترمذی کے عنوان سے ''دریا بہ کوزہ'' کا بہترین نمونہ عشاقِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سراپا کی خوب خوب تصویر کشی فرمائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خدوخال ، قدو قامت ، اعضاءِ مبارکہ کی کیفیت و بناوٹ کیسے تھی؟ بال مبارک کتنے سفید تھے اور کہاں پر تھے ۔ان کے پیچ و تاب کیونکر تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیل ونہار :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کب اور کیسے فرماتے تھے۔سُرمہ کیسے استعمال کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس کیسا تھا، نعل مبارک کیسے تھے، انگوٹھی کیسی تھی، اس پر کیا نقش تھا، مہر نبوت کا حجم کتنا تھا اور کیسے تھا، سید المرسلین وامام المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار، خود اور زرہ کیسے تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کیسے کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست گاہ اور تکیہ کیسا تھا، کھانا تناول فرمانے کی کیا کیفیت تھی ، روٹی ، سالن کیسا ہوتا تھا ، کون کونسے ماکولات و مشروبات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھے کھانے سے قبل و بعد اپنے منعمِ حقیقی کا شکر یہ کن الفاظ سے ادا فرماتے تھے اور کون کون سی دعائیں پڑھتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استعمالی برتن کیسے تھے، کونسی خوشبو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتار وکلام اور مزاح وخوش طبعی کیسے تھی، محبوبِ رب العالمین کی مسکراہٹ دلنواز کیسے تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس نوع کے اشعار پسند فرماتے تھے۔بعض اوقات عشاء کے بعد امہات المؤمنین کو عجیب وغریب طویل کہانیاں سناتے تھے۔حدیث امّ زرع پڑھیے، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیسے تھی، خصوصاً تہجد اور قیام اللیل کی کیا کیفیت تھی ''قام رسول اللّٰہ بآیۃ من القرآن لیلۃ'' نمازِ چاشت اور دیگر نوافل کی کیفیت ادا کیسے تھی۔

Marfat.com

آپ ﷺ کے روزوں کا نظام کیسے تھا، قرأتِ قرآن کی کیفیت کیسی تھی۔ رات کو اپنے رب کے سامنے گریہ وزاری کیسے فرماتے تھے۔ "لجوفه ازيز كازيز المرجل من البكاء" محبوبِ خدا ﷺ کا بچھونا کیسا تھا آپ کے شب و روز کا نظام الاوقات کیسے تھا، محبوب ربّ العالمین کس قدر بلند خلقِ عظیم پر فائز تھے، تواضع وانکساری، شرم وحیاء، جود وسخا کی کیا کیفیت تھی، آپ گھر میں اہلِ خانہ کے کام وکاج میں کیونکر تعاون فرماتے تھے ،آپ ﷺ علاج معالجہ کیونکر اختیار فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا خورد و نوش کتنا سادہ او مختصر تھا۔ آسمان و زمین میں آپ ﷺ کو کون سے حسین ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ آپ ﷺ دنیا سے کس حالت میں رخصت ہوئے، کیا میراث چھوڑی اور کس کے لئے چھوڑی۔ "ما تركنا صدقة" خواب میں زیارت نبویہ کا کیا مقام ہے؟ الغرض امامِ ترمذی نے امت پر بہت بڑا احسان فرمایا، سیرت مقدس کا عطر نکال کر چند صفحات میں عشاق کے سامنے رکھ دیا۔ جزاهم الله تعالیٰ و رزقنا انتفاعه آمین۔

(۴) جناب کے سب مرقومہ نام پسند ہیں، مشورہ میں درج ذیل عنوان بھی رکھے جاسکتے ہیں :

(۱) انوارِ حقانی (۲) دررِ حقانی (۳) فرائد حقانی (۴) فوائد حقانی

(۵) یہ حقانی نسبت بھی بہت جامع ہے (مولانا عبدالقیوم حقانی آگے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہٗ سب کمالات کا منبع سب سے بلند و بالا ان الله هو الحق تک اس کی رسائی ہے) بہرحال بہتر یہ ہے کہ نام مختصر ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور آپ حضرات کی دعاؤں کی برکت سے بندہ دھیرے دھیرے روبہ صحت ہے، مریض کی [illegible] مدارس جاتا آتا ہے۔ علماء

Marfat.com

کرام وغیرہ اور طلبا کی زیارت وملاقات سے محظوظ ہوتا اور سکون پاتا ہے۔ اپنے گھر میں لاٹھی کے بغیر تھوڑا تھوڑا چلتا ہے۔

(۵) دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ حضرات کی علمی ودینی، قومی وملی خدماتِ عالیہ و مساعی جمیلہ کو مبارک و مقبول فرمائیں۔ ساری ملت کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

درخواست ہے کہ حسنِ خاتمہ اور صحتِ کاملہ کی دُعا سے بندہ کو ممنون فرمایا جائے۔

بندہ فیض احمد غفرلہٗ

۸ر صفر ۱۴۲۳ھ

(القاسم نومبر ۲۰۰۸ء)

شروح شمائل ترمذی :

شمائل ترمذی عربی زبان میں ہے۔ محدثین کرام نے ہر دور میں اور ہر زبان میں اس کے ترجمہ وتشریح پر توجہ دی ہے۔ اساتذہ حدیث، دورۂ حدیث کے سال خصوصیت واہتمام سے اسے پڑھاتے اور طلبہ عزیز شوق ومحبت سے اسے پڑھتے ہیں۔ اردو زبان میں ریحانۃ العصر شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کی خصائل مروّج متداول اور نافع ہے۔ تاہم اساتذہ اور طلبہ دورۂ حدیث کے لئے درسی انداز کی ایک جامع شرح کی ضرورت بہرحال محسوس کی جارہی تھی۔ تکوین وتقدیر کے ازلی انتخاب کا قرعہ فال مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہٗ کے نام نکلا اور الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ ہی کی توفیق سے وہ اس عظیم علمی کام میں لگ گئے۔

Marfat.com

قاسم العلوم ملتان میں خطبہ صدارت :

(۱) مکرم و محترم مصنفِ بے بدل، عالم باعمل حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم سے بندہ کا تقریباً بیس سالہ تعلقِ رفاقت و محبت ہے۔ مولانا موصوف وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ اجلاسوں میں جامعہ قاسم العلوم ملتان تشریف لایا کرتے تھے۔ اس وقت قاسم العلوم ملتان کی ذمہ داری بندہ کے سپرد تھی۔ ایک دفعہ مولانا حقانی نے قاسم العلوم کی جامع مسجد میں نہایت مؤثر اصلاحی عالمانہ خطاب بھی فرمایا، جس کی شرینی و حلاوت اب تک محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس وقت حضرت حقانی صاحب کے تدریسی اور علمی سفر کا آغازِ کار تھا، جبکہ قاسم العلوم ملتان میں وفاق المدارس کے بڑے بڑے جید علماء اور اساطینِ علم موجود تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ، حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی، حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی ملک بھر کے دینی مدارس کے چیدہ چیدہ علماء مگر خطبہ جمعہ کے لئے انتخاب مولانا حقانی صاحب کا ہوا۔ حقانی صاحب کی تقریر مؤثر رہی اور علماءِ کرام بے حد متاثر ہوئے۔

حقائق السنن سے اقتباسات :

(۲) مولانا حقانی صاحب سے بارہا دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، پھر جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ میں شرفِ ملاقات حاصل ہوتا رہا۔ حضرت حقانی صاحب کی بعض تصنیفات بھی مطالعہ سے گزری ہیں۔ اُن کی مرتب کردہ حقائق السنن اردو شرح ترمذی کا مطالعہ بڑی دلچسپی سے بارہا کیا۔ ''المسائل والدلائل'' میں اس کے اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ ''حقائق السنن'' بعض علمی جواہر میں منفرد ہے۔ بارہ سو

Marfat.com

صفحات سے زائد "الحق" کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر اس کے بعد آثار السنن کی اردو شرح توضیح السنن کے بعض ابواب کا مطالعہ بھی باعث شرف ہوا۔ بندہ مولانا حقانی صاحب کی تحقیق، وسعتِ مطالعہ اور سرعت تحریر سے بہت متاثر ہوا۔

اسوۂ حسنہ کا عظیم سرمایہ :

(۳) مولانا حقانی صاحب کی تازہ تصنیفات سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق "، میرے حضرت میرے شیخ ،سوانح قائد ملت مولانا مفتی محمود، جمالِ یوسف (سوانح مولانا محمد یوسف بنوری) لاجواب کتابیں ہیں۔ شرح شمائل ترمذی تو اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قوی اُمید ہے کہ حقائق السنن و دیگر تصنیفات کی طرح یہ بھی جامع اور محقق ہے۔ ملت اسلامیہ کے لئے عشق محمدی اور محبت اسوہ حسنہ کا عظیم سرمایہ ثابت ہوگی۔ خصوصاً علماءِ کرام اور عزیز طلبہ کے لئے لاثانی رہنما کا مقام حاصل کرے گی۔ ان شاء اللہ العزیز۔

محیر العقول ترقی :

(۴) مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب "موفق من اللہ" ہیں۔ دین وعلم کے تمام شعبوں میں ہمہ نوع خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دارالعلوم حقانیہ، پھر جامعہ ابو ہریرہ میں ہر علم وفن کی کتابیں آپ کے زیر تدریس رہی ہیں۔ جامعہ ابو ہریرہ آپ کے اہتمام وانتظام واخلاص کی برکت سے نہایت مختصر عرصے میں محیر العقول ترقی کر چکا ہے۔ سینکڑوں طلبہ وطالبات قرآن وحدیث ودیگر دینی علوم وفنون کی تعلیم پا رہے ہیں۔ جامعہ ہذا کا نظام تعلیم وتربیت مثالی ومعیاری ہے۔ عوامی جلسوں اجلاسوں

Marfat.com

میں آپ کے خطبات و خطابات ضرب المثل ہیں ۔ دعوت و تبلیغ آپ کی زندگی کا جزءِ لاینفیک ہے ۔تصنیف و تالیف ،نشر واشاعت کے میدان میں بھی موصوف خاص مقام پر فائز ہیں ۔ ہزاروں صفحات پر مشتمل تحریری سرمایہ آپ کے قلم اعجاز رقم کا ممتاز شاہکار ہے ۔جامعہ ابوہریرہ کے ماہنامہ القاسم کی خدمات اس پر مستزاد ہیں ......

...... الغرض علمی و دینی جدوجہد اور اسلامی جہاد کا کوئی شعبہ آپ کی تگ و دو سے ناآشنا نہیں ہے ۔اللّٰھم زد فزد ۔

درِ یتیم اور جوہر مکین :

(۵) مولانا کے ان متنوع کمالات کا حقیقی سبب توفیقِ الٰہی ہے ۔ظاہری سبب حضرت مولانا کی والدہ ماجدہ (اماں جی مرحومہ و مغفورہ) کی شب و روز گریہ وزاری والی مستجاب دعائیں ہیں ۔ان دعاؤں نے آپ کو ڈیرہ اسماعیل خان کے دور دراز پس ماندہ علاقہ سے اُٹھا کر اور اُڑا کر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پہنچادیا ۔شیخ وقت جامع الظاہر والباطن ، جامع المعقول امام المجاہدین شیخ الحدیث حضرتِ اقدس مولانا عبدالحق قدس سرہٗ نے اس ''دریتیم اور جوہر مکین'' کو اپنی آغوش میں لے کر دس سال تربیت فرمائی ۔مولانا حقانی صاحب نے یہ عشرہ کاملہ بے مثل ادب و تواضع اور بے مثال خدمت سے بسر کیا ۔تقریباً روزانہ حضرت اقدس کی ڈھیروں دعاؤں کا شرف حاصل کرتے رہے ۔مولانا حقانی صاحب کی زندگی مسلسل جدوجہد سے عبارت ہے ۔آپ کی لغت میں چھٹی کا لفظ مہمل ہے ۔ایک مرتبہ بندہ جمعہ کے روز مولانا حقانی صاحب کی قیام گاہ دارالعلوم حقانیہ میں عصر کے بعد حاضر ہوا ، یہ دیکھ کر محوِ حیرت رہ گیا کہ مولانا چھٹی کے روز بعد العصر بھی تحریری کام میں مصروف ہیں ۔

Marfat.com

کامیاب وکامران شاگرد :

(۶) پہلے بھی مختلف معروضات میں لکھا گیا ہے۔اب اس کا اعادہ وتکرار ہے۔ ضروری چیز اور ضروری بات کا تکرار معیوب نہیں، بلکہ محمود ہے۔بعض اوقات واجب ہوتا ہے۔شب وروز نماز کا تکرار' کھانے پینے کا تکرار' سبق کا تکرار' اس کے مسلمہ نظائر ہیں۔کسی شیخ کا وہی مرید اور کسی معلم کا وہی شاگرد کامیاب وکامران اور فائق علی الاقران ہوتا ہے، جو سب سے زیادہ اپنے مرشد اور استاذ کی خدمت کرتا ہے اور سب سے زیادہ ادب وتواضع سے پیش آتا ہے۔امام بخاری نے کتاب العلم میں اشارہ کیا ہے کہ طالب علم کو محنت کے ساتھ ساتھ استاذ کی دعائیں حاصل کرنے کا اہتمام بھی کرتے رہنا چاہئے۔اس کی مثال میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو پیش کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت ابنؓ عباسؓ کی عمر تقریباً تیرہ سال تھی۔مراہق تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں آپ کو مختلف دعاؤں سے نوازا تھا اللّٰھم علمہ الکتاب، اللّٰھم فقھہ فی الدین ۔علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں حافظ ابن حجر شافعی نے فتح الباری میں ان دعاؤں کا سبب نوجوان صحابی حضرت ابن عباسؓ کا جذبہ خدمت اور ادب لکھا ہے۔اس پر متعدد واقعات سپرد قلم کیے ہیں۔تمام صحابہ کرامؓ میں حضرت ابن عباسؓ کی خصوصیت ہے کہ چودہ سو سال سے آپ کے تفسیری اقوال تفسیر ابن عباسؓ کے عنوان سے مختلف زبانوں میں شائع ہو رہے ہیں۔

اتباعِ صحابہؓ کے امین :

مولانا حقانی صاحب نے صحابہ کرامؓ کے اتباع میں اپنے اکابر ومشائخ اور اساتذہ کا خوب خوب ادب کیا اور خوب خوب خدمت کی۔ بالخصوص شیخ الحدیث

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ دس سال آپ کی خدمت وادب کا مرکز ومحور رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ حضرت مولانا حقانی صاحب مدظلہٗ اورآپ کے گرانقدر رفقاءِ کار کی تمام علمی ودینی خدمات کوقبولیت عامہ وتامہ بخشے۔ (آمین)

خادمزادہ حافظ فاروق احمد سلمہٗ وحافظ مسعود احمد سلمہٗ سلام مسنون وہدیہ دُعائیں کرتے ہیں اوردُعا کی درخواست بھی۔

دُعاوُعاجو فیض احمد غفرلہٗ

۶رصفر۱۴۲۳ھ

(القاسم نومبر ۲۰۰۸ء)

....

ماہنامہ ’’القاسم‘‘ میں اشاعت

مکرم ومعظم حضرتِ اقدس مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

’’السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

بفضل اللہ تعالیٰ یہاں سب خیریت سے ہیں، آنجنات کی خیر وعافیت بارگاہِ لم یزل سے مطلوب وموجود ہے۔ یہ چند سطریں ارسالِ خدمت ہیں، اگر اشاعت کا ارادہ ہوتو القاسم میں شائع فرمائی جائیں۔ سابقہ عریضہ کی ضرورت نہیں ہے۔

دُعاگو طالب دُعا فیض احمد غفرلہ

(۱۲رصفر۱۴۲۳ھ)

Marfat.com

سوانح قائد ملت مولانا مفتی محمود

تبصرہ' تجزیہ' اصلاح اور تصدیق

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم علمی و دینی' روحانی' ادبی اور انقلابی شخصیت کے مالک ہیں۔ مسلسل انقلابی شخصیات کے علمی و عملی خصوصی کمالات سے اہلِ اسلام کو خصوصاً اہلِ علم کو تصنیف و تالیف کے ذریعہ آگاہ فرماتے رہتے ہیں۔ نوجوان نسل کی یہ بہترین' مؤثر مبارک اور کامیاب صورت ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اپنے فضل سے مولانا کی ان دینی مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازیں انہیں پاکستان میں اسلامی انقلاب کا زینہ بنائیں۔ (آمین)

اکابرِ ملت کے کمالات کی اشاعت :

اکابرِ ملت کے تبحرِ علمی' تقویٰ' شجاعت' قناعت و کفایت شعاری جیسے کمالات کا علم' اہلِ علم کے پاس امانت ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ملتِ اسلامیہ کی اصلاح و تربیت کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا حقانی کی تازہ تصنیف ''سوانح قائدِ ملت حضرت مولانا مفتی محمود'' منصۂ شہود پر ظہور پذیر ہوئی ہے۔ بندہ راقم حروف اس کا عینی شاہد ہے، اس کے مندرجات صحیح ہیں۔ البتہ حضرت مفتی صاحب اس سے بہت بلند اور بہت آگے تھے۔ حضرتِ اقدس مولانا مفتی محمود صاحب قدس سرہٗ تقریباً تیس سال مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں رہے۔ (۱۹۵۰ء تا ۱۹۸۰ء)

Marfat.com

بندہ اٹھارہ سال آپ کی خدمتِ اقدس میں رہا (۱۹۶۲ء تا ۱۹۸۰ء) بہت قریب سے آپ کی قابلِ رشک اور مقدس زندگی کا بار بار مطالعہ و مشاہدہ کیا۔ ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است۔

قادیانی مسئلہ کبھی حل نہ ہوتا :

۱) موصوف خداداد علمی و عملی و اخلاقی قابلیت و صلاحیت کے بنا پر مدرس، شیخ الحدیث، صدر مدرس، مفتی اعظم، قائد جمعیت علماءِ اسلام، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس پاکستان، قائد حزبِ اختلاف پاکستان اور وزیر اعلیٰ سرحد جیسے متنوع مناصبِ عُلیا پر زینہ بہ زینہ فائز ہوتے گئے۔ قادیانی مسئلہ پاکستان کے قومی اسمبلی میں حل ہوا، اور قادیانی گروہ کو ان کے غلط عقائد و کردار کی وجہ سے آئین و قانون کی زبان میں بھی کافر قرار دیا گیا تو اسمبلی سے واپسی پر حضرت مفتی صاحبؒ نے قاسم العلوم ملتان میں فرمایا:

> ''آج قدرے اطمینان حاصل ہوا ہے کہ سیاسی جدو جہد اور اسمبلی کی حاضری ضروری تھی، اگر علماءِ کرام اسمبلی میں موجود نہ ہوتے قادیانی مسئلہ اس طرح کبھی حل نہ ہوتا''۔

امتیازات سے بے نیاز :

۲) ملتان کی گرمی مشہور و معروف ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ مدرسہ قاسم العلوم کے جس مکان میں رہائش پذیر رہے، اس میں صرف دو کمرے اور ایک بیٹھک تھی، جو زیادہ سے زیادہ ۳، ۴ مرلہ میں ہوگا جبکہ حضرت کے دو اہل خانہ ہمراہ رہتے تھے، چار پانچ بچے بھی تھے۔ شدید گرمیوں میں عشاء کے بعد حضرتِ اقدس پنکھے کے نیچے بیٹھ کر سر پر

Marfat.com

پانی بہاتے رہتے اور مشکل وقت پاس کرتے رہتے۔ کولر یا ائیر کنڈیشنز کا تصور تک نہیں تھا، کیونکہ مدرسہ کا فنڈ اس کی اجازت نہیں دیتا تھا اور نہ ہی حضرت مفتی صاحبؒ امتیاز کے قائل تھے۔ اس طرح رات گزار کر صبح کو بخاری و ترمذی کا درس دیتے تھے۔

عمر بن عبدالعزیزؓ کا عکسِ جمیل :

چند فٹ کی بیٹھک میں وزراء، گورنر اور سیاسی و مذہبی قائدین سے ملاقات فرماتے تھے۔ حضرت مفتی صاحبؒ کا ایک خاص کمال یہ تھا کہ آپ نے اسلامی سیاست کے ساتھ صوبہ کی حد تک صوبہ سرحد میں اسلامی نظام قائم کیا تھا۔ کتاب ہٰذا کے صفحہ نمبر ۱۴۱ پر قاری عبدالعزیز جلالی صاحب کے واقعہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ بعض اوقات صبح آٹھ بجے سے رات کے ایک دو بجے تک مسلسل .... وزارتِ علیا سے استعفا دے کر پشاور سے واپس ملتان تشریف لائے تو مقروض ہو چکے تھے جبکہ جاتے وقت مقروض نہیں تھے۔ آپ کا نظامِ حکومت صحابۂ کرامؓ اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے مبارک نظام کا ایک گونہ عکسِ جمیل تھا۔ اللّٰھم ارفع درجاتھم وارزقنا اتباعھم۔ (آمین)

استدراک :

زیرِ تبصرہ کتاب میں ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو قاسم العلوم ملتان میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالخالق کی وفات کے بعد شیخ الحدیث کا منصب سپرد کیا گیا۔ یہ تسامح ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرتِ اقدس مولانا عبدالخالق صاحب قدس سرہٗ از خود قاسم العلوم سے کبیر والا تشریف لے گئے تھے، وہاں آپ نے دارالعلوم کی بنیاد رکھی، اُسے پروان چڑھایا، وہیں وفات پائی اور آسودۂ خواب ہوئے۔ حضرت مولانا

Marfat.com

عبدالخالق صاحبؒ کے تشریف لے جانے کے بعد مدرسہ کی انتظامیہ کی درخواست پر حضرت مفتی صاحبؒ نے شیخ الحدیث کے منصب کو قبول فرمایا، پھر تاحیات آپ قاسم العلوم شیخ الحدیث اور صدر رہے۔ذٰلك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

فیض احمد بقلم مسعود احمد

۱۲؍جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

(القاسم اکتوبر ۲۰۰۲ء)

....

خودکار فولادی مشین

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زید مجدہم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ ! بحمداللہ بندہ مع متعلقین خیریت سے ہے۔اُمید ہے کہ آنجناب بھی مع اہلِ تعلق خیر و عافیت سے ہوں گے۔علالت و نقاہت کی وجہ سے لکھنا پڑھنا ندارد ہے۔ جناب کے گرامی نامہ کے شرفِ صدور لانے کی برکت سے کچھ حرکت و قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

لطیفہ : آنجناب کی مسلسل دینی محنت کو دیکھ کر شبہ سا ہوتا ہے کہ آپ کا جسم گوشت و پوست سے عبارت نہیں ہے بلکہ قدرتی خودکار فولادی مشین ہے جو نہ گھستی ہے نہ تھکتی ہے نہ رُکتی ہے۔اللهم زد فزد۔

بندہ فیض احمد غفرلہٗ بقلم مسعود احمد

۱۲؍جمادی الاخری ۱۴۲۳ھ

(القاسم جولائی ۲۰۰۱ء)

Marfat.com

درسِ علم وعرفان

رُشد وہدایت کا منبع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم ومعظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہاں خیریت ہے، اُمید ہے کہ آنمحترم بھی خیر وعافیت سے ہوں گے۔ ماشاءاللہ جناب کا ''درسِ علم وعرفان'' رُشد وہدایت کا منبع اور ایمان وعمل کا داعی ہوتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ اسے مقبول ومبارک فرما کر ملت اسلامیہ کی ہدایت کا ذریعہ اور آنجناب کے رفع درجات کا وسیلہ بنائیں۔ عزیز حافظ فاروق احمد صاحب وعزیزم حافظ مسعود احمد صاحب سلام مسنون اور درخواست دُعا عرض کرتے ہیں۔ ہم سب کی طرف سے آنجناب کے صاحبزادگان اور رفقاء کار کی خدمت میں بھی سلام ودُعا عرض ہیں۔

دُعا گوودُعا جو

فیض احمد

یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

(القاسم جنوری ۲۰۰۳ء)

Marfat.com

تذکرہ وسوانح سید سلیمان ندویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم ومعظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! جناب کا مرسلہ ''القاسم سید سلیمان ندویؒ نمبر'' شرفِ صدور لایا۔ بہت خوشی ہوئی۔ اس کے مطالعہ سے بندہ کو علمی اور روحانی وایمانی بہت فائدہ حاصل ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اس کی رعایتی قیمت ہمارے حساب میں مکتبہ صدیقیہ اکوڑہ خٹک سے وصول فرمالی جائے۔ ان کے ہاں ہمارا حساب چلتا رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تحریر ارسالِ خدمت ہے۔ یہ جناب کی صوابدید پر موقوف ہے کہ اسے حسبِ ضرورت اصلاح کے بعد شائع کیا جائے، یا شائع نہ کیا جائے۔

حسبِ سابق بیماری، علاج اور درسِ ترمذی جلد اوّل کا سلسلہ جاری ہے۔ بس اب تو ''من احب لقاء اللہ احب اللہ لقائہ'' دل ودماغ پر حاوی رہتا ہے۔ خاتمہ بالخیر کی دُعا کی درخواست ہے۔ صاحبزادوں اور دیگر احباب کی خدمت میں سلام مسنون اور دُعا کی درخواست ہے۔ عزیزم حافظ مسعود احمد سلمہٗ سفرِ حج پر ہیں۔ عزیز حافظ فاروق احمد سلمہٗ سلام مسنون اور درخواستِ دُعا عرض کرتے ہیں۔

فیض احمد غفرلہٗ

۱۱ر ذی قعدہ ۱۴۲۴ھ

(القاسم، نومبر ۲۰۰۳ء)

Marfat.com

القاسم کے لئے مضمون کا اہتمام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب زید مجدہم ودامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

بحمد للہ یہاں خیریت ہے۔ اُمید ہے کہ جناب کے ہاں بھی خیر و عافیت ہوگی۔ ایک مضمون القاسم میں اشاعت کے لئے ارسالِ خدمت ہے۔ عزیزوں کو سلام مسنون اور درخواستِ دُعا موصول ہوں۔ عزیزان من حافظ فاروق احمد سلمہ اور حافظ مسعود احمد سلمہ سلام مسنون اور درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

دُعاجو و دُعاگو

فیض احمد

۳؍شعبان ۱۴۲۵ھ

(القاسم اپریل ۲۰۰۹ء)

Marfat.com

علامہ شبیر احمد عثمانی نمبر کے لئے خصوصی تحریر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرم و معظم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ !

بندہ بفضلہٖ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ حافظ فاروق صاحب سلمہ، حافظ مسعود سلمہ سلام مسنون اور درخواستِ دُعا عرض کرتے ہیں۔ حسبِ ارشادِ عالی چند صفحات علامہ عثمانی کے حالات پر ارسالِ خدمت ہیں۔ آخری عنوان ہے ''علامہ شبیر احمد عثمانی کے تفسیری جواہر پارے'' کوئی ذہین عالم اس عنوان کے تحت بیسیوں صفحات کا اضافہ کرسکتا ہے۔ بندہ کے ناقص خیال میں یہ اضافہ بہت مفید رہے گا۔ ان شاء اللہ الکریم۔

''بیس بڑے مسلمان'' اور ''تجلیاتِ عثمانی'' کتابوں سے بھی بہت زیادہ اور مفید اضافے کئے جاسکتے ہیں۔

دُعا جو و دُعا گو

فیض احمد

۱۴/۱۲/۱۴۲۵ھ

(القاسم مارچ ۲۰۰۹ء)

Marfat.com

شرح شمائل سبقاً سبقاً پڑھتا ہوں

مولانا عبدالقیوم حقانی آپ کی تمام تصنیفات اور تالیفات میں شرح شمائل ترمذی من وجہ فائق ہے کہ اس میں محبتِ رسول اور عشقِ رسول ﷺ کا پہلو غالب ہے۔ میں تو اسے بطورِ سبق کے روزانہ سبقاً سبقاً پڑھتا ہوں اور ہر ہر مضمون کے ساتھ دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ فلاں صفحہ پر چودہ سو سال کے بجائے چودہ سال رقم ہوگیا ہے۔ پروف ریڈر تو از خود بھی اس کی تصحیح کر سکتا تھا، ایسے اُمور پر بہر حال توجہ دینی چاہئے۔

''صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام'' عمدہ کتاب ہے۔ اس کو عام کرنا چاہئے۔ یہ کتاب درحقیقت اسلامی ایٹم بم ہے، یہ دنیا بھر کے اسلام دشمن نشریاتی اداروں کے غباروں سے ہوا نکال دے گی۔ (القاسم، ستمبر ۲۰۰۴ء)

Marfat.com

Marfat.com

الھدیٰ پرنٹرز محلہ جنگی پشاور
091-2580182
0300-5991873

Marfat.com

Marfat.com